الشافی
شرح اُردو
متن الکافی
احمد بن عباد بن شعیب القناء
تشریح
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
استاذ جامعة العلوم الاسلامیة
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید
بالمقابل دارلعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

الشافی

شرح اردو

متن الکافی

احمد بن عباد بن شعیب القناء

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

[illegible]

قیمت -/60 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا، ایبٹ آباد
اسلامی کتب خانہ کچہری روڈ، ایبٹ آباد
مکتبہ امدادیہ، ہری پور
مکتبہ حمادیہ، حضرو
دینی اسلامی کتب خانہ، مانسہرہ
مکتبہ صدیقہ، بٹگرام
مکتبہ علمیہ، اوگی
کتب خانہ رشیدیہ، چارسدہ
مکتبہ اسلامیہ، شیر گڑھ
مکتبہ رشیدیہ، منگورہ سوات
مکتبہ صدیقہ، منگورہ سوات
دینی کتب خانہ، تیمر گرہ
حافظ کتب خانہ، مردان
حسینیہ کتب خانہ، مردان

مکتبہ سبحانیہ، کوہاٹ
مکتبہ احیاء العلوم تخت نصرتی کرک
مکتبہ نعمانیہ، لکی مروت
مکتبہ رحمانیہ، میران شاہ
اسلامی کتب خانہ ڈیرہ اسماعیل خان
مکتبہ حبیبیہ، نورنگ
مکتبہ مدینہ، لاہور
ادارۃ الحرم، اردو بازار لاہور
مکتبہ الحسن، اردو بازار لاہور
عتیق اکیڈمی، ملتان
مکتبہ عارفی، ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ شہید الاسلام، لال مسجد اسلام آباد
مکتبہ فریدیہ F/7 اسلام آباد
مکتبہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی

فہرست مضامین

الکافی ﴿فی علمی العروض والقوافی﴾

لأحمد بن عباد بن شعیب القناء[1]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ[2] لِلّٰهِ عَلَى الْاِنْعَامِ[3]، وَالشُّكْرُ[4] لَهٗ عَلَى الْاِلْهَامِ[5]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اس کے انعام پر، اور اللہ ہی کیلئے شکر ادا کرنا واجب ہے خیر کے الہام پر۔

(۱) علامہ ابو العباس احمد بن شعیب القنائی الشافعی (المتوفی ۸۵۹ھ) نے اپنی کتاب کو کتب سماویہ اور احادیث نبویہ کی اقتداء کرتے ہوئے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے شروع کیا، باقی باتیں دوسرے فنون کی کتابوں میں مشہور ہیں، ان باتوں کو یہاں لانا مناسب نہیں، اور علم العروض کے اعتبار سے بحث کرنا مثلاً "بسم" وتد مفروق ہے تکلف سے خالی نہیں۔

(۲) بسم اللہ کے بعد الحمد للہ سے کتاب شروع کی تا کہ قرآن مجید کی اقتداء اور دو مشہور روایتوں میں سے ایک روایت پر عمل ہو۔

(۳) حمد اور محمود کے ذکر کے بعد محمود علیہ کو بیان کیا ہے لیکن منعم بہ (جن چیزوں کے ساتھ انعام کیا گیا ہے) کا ذکر نہیں کیا کیونکہ منعم بہ کے تمام افراد کا احاطہ کرنے سے عبارت اور الفاظ قاصر ہیں۔

(۴) حمد اور شکر دونوں کو جمع کیا تا کہ دونوں کا اجر ملے۔

(۵) "والالهام: القاء شئی فی الروع بطریق الفیض یطمئن له فلا یکون الاخیرا" (اللہ کی جانب سے ایسی بات کا دل میں القاء کرنا جو اطمینان قلب کا باعث ہو، یہ الہام اللہ کے نیک و باصفا بندوں کو ہوتا ہے اور یہ خیر کے علاوہ شر میں نہیں ہوتا اس لئے ترجمہ میں خیر کے الہام سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

باقی قرآن مجید کی آیت " فالهمها فجور ها وتقوا ها" میں الہام بمعنی تعلیم ہے لہذا کوئی اشکال وارد نہ ہوگا۔

وَالصَّلٰوۃُ (۱) وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا (۲) مُحَمَّدٍ (۳)

ترجمہ: اور درود وسلام نازل ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

(۱) "صلوۃ" صلّی سے ماخوذ ہے جس کے لغوی معنی دعا کے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، "اذا دعی احدکم الی طعام فلیجب فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیصل" میں، فلیصل بفلیدع، کے معنی میں ہے اس طرح آیت" وصل علیھم ان صلاتک سکن لھم" میں بصل، بادع، کے معنی میں ہے پھر مجاز مرسل کے طور پر صلوۃ کا استعمال ارکان مخصوصہ کی ادائیگی میں ہونے لگا کیونکہ دعاء ارکان مخصوصہ کا جز ہے، لہذا جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ نسبت کے اختلاف سے صلاۃ کے معنی مختلف ہو جاتے ہیں چنانچہ "صلوۃ باری" سے رحمت کے معنی مراد ہوتے ہیں، اور "صلاۃ ملائکہ" سے استغفار کے معنی مراد ہوتے ہیں، اور "صلاۃ مومنین" سے طلب رحمت اور دعا کے معنی مراد ہوتے ہیں، اور "صلاۃ طیور" سے تسبیح کے معنی مراد ہوتے ہیں اور صلاۃ وسلام یا تو مشترک معنوی ہیں یا مشترک لفظی ہیں، مشترک معنوی میں وضع اور معنی متحد ہوتے ہیں اور مشترک لفظی میں وضع اور معنی الگ الگ ہوتا ہے۔

(۲) "سید" کے معنی سردار کے ہیں، اور متعلق محذوف ہے، یعنی "کائنان علی سیدنا" وسید القوم رئیسھم واکرمھم" اور لفظ "سید" کا استعمال غیر اللہ کیلئے بلا کراہت جائز ہے اس لئے مصنف رحمہ اللہ نے "سید" کے لفظ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں استعمال کیا۔

(۳) محمد: "سیدنا" سے بدل یا عطف بیان ہے، صفت نہیں کیونکہ علم کی صفت لائی جاتی ہے، علم کو صفت بنایا نہیں جاتا۔

خَيْرِ (١) الْأَنَامِ (٢) وَآلِهِ (٣) وَصَحْبِهِ (٤) السَّادَةِ (٥) الْأَعْلَامِ (٦) وَبَعْدُ: فَهٰذَا تَالِيفٌ (٧) كَافِي (٨)

ترجمہ: جو مخلوق میں بہترین فرد ہیں۔ اور ان کی آل اور اصحاب پر جو بزرگی اور ثابت قدمی میں پہاڑوں کی طرح ہیں، حمد وشکر اور درود وسلام کے بعد یہ کفایت کرنے والی تالیف ہے

(۱) "خیر" اسم تفضیل کا صیغہ ہے کثرت استعمال کی وجہ سے تخفیف کیلئے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے، جیسا کہ "شرٌ" میں بھی ہمزہ کو حذف کردیا گیا ہے ورنہ دونوں اصل میں "اخیر و اشر" تھے، اور ان دونوں پر اسم تفضیل کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۲) "انام" سے مراد جمیع الخلائق، ہے۔

(۳) "وآلہ" سے جمیع امت اجابت، مراد لینا بہتر ہے، اور یہ اسم جمع ہے اس کا واحد نہیں ہے۔

(۴) صحبہ: صاحب کا اسم جمع ہے۔

(۵) "السادۃ" سائلۃ کی جمع ہے بمعنی سردار۔

(۶) الاعلام: عَلَمٌ، کی جمع ہے بمعنی پہاڑ، اس میں بلیغ تشبیہ ہے اس پر کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بزرگی اور دین پر پہاڑ کی مانند ثابت قدم ہیں۔

(۷) تالیف، کا معنی لغت میں "ایقاع الالفۃ بین شیئین او اشیاء" دو یا چند اشیاء کے درمیان تعلق قائم کرنا اور یہاں تالیف بمعنی مؤلف ہے مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے۔

(۸) کافی...... جو لوگ علم العروض اور علم القوافی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے یہ کتاب کافی ہے، اس کتاب کے بعد اس فن کی مزید کتابوں کی طرف محتاج نہیں ہوں گے، اور یہ کافی کا لفظ "قاضٍ" کی طرح "یاء" کے بغیر ہے، البتہ مصنف نے بعض قراء مثلاً ابن کثیر وغیرہ کی قرأت کی اتباع کی ہے اور "یاء" کو باقی رکھا ہے جیسا کہ "ولکل قوم ھادی"۔

فی عِلمَي (۱) العَرُوضِ وَالقَوَافِی (۲)

عروض وقافیہ کے دونوں علموں میں۔

(۱) فی علمی العروض ،لغت میں عروض کا اطلاق چند معنوں پر ہوتا ہے، ا۔ الطریق الصعبۃ: مشکل راستہ ۲۔ مکہ مکرمہ کو بھی عروض کہتے ہیں کیونکہ یہ شہر کے درمیان میں واقع ہے۔

اور اصطلاح میں بھی مختلف معنوں پر اطلاق ہوتا ہے البتہ مناسب معنی یہ ہے، "ہو علم باصول یعرف بہا صحیح اوزان الشعر وفاسد ھا وما یعتریہا من الزحافات والعلل"۔

یعنی علم العروض چند اصول کو جاننا ہے جس سے شعر کے صحیح اور فاسد اوزان اور ان میں پیش آنے والے زحافات اور علل کی پہچان ہو۔

علم العروض کا موضوع: الشعر العربی من حیث ہو موزون باوزان مخصوصۃ ' عربی اشعار ہیں اس اعتبار سے کہ وہ خاص وزن کے ساتھ موزون ہیں۔

اس کا واضع خلیل بن احمد الفراھیدی المصری (التوفی ۱۷۳ھ ہیں، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ (عروض) میں یہ علم ان کے دل میں الہام کیا ہے۔

غرض وغایت: " تمییز الشعر من غیرہ " شعر کی غیر شعر سے تمیز کرنا اور صحیح اور غیر صحیح شعر کو پہچاننا مثلاً یہ علم ہو کہ قرآن مجید شعر نہیں ہے، اس طرح نثر اور نظم میں فرق کرنے پر قادر ہو۔

(۲) القوافی: قافیہ لغت میں گردن کے پچھلے حصے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں " ہو علم یعرف بہ احوال اواخر الابیات الشعریۃ من حرکۃ و سکون ولزوم وجواز و فصیح و قبیح و نحو ھا" قافیہ وہ علم ہے جس کے ذریعہ شعر کے آخر کا حال، حرکت ،سکون، لزوم، جواز، فصیح اور قبیح وغیرہ کے اعتبار سے پہچانا جاتا ہے۔

اس کا موضوع: "اواخر الابیات الشعریۃ من حیث ما یعرض لہا" (شعر کا آخری جز عوارض کے اعتبار سے) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

"وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ[۱]، وَعَلَيْهِ التَّوَكُّلُ[۲]، الْأَوَّلُ[۳] فِيهِ مُقَدِّمَةٌ[۴] وَبَابَانِ وَخَاتِمَةٌ.

ترجمہ: اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اسی پر بھروسہ ہے، پہلا علم، علم عروض، اس میں ایک مقدمہ، دو باب اور ایک خاتمہ ہے

اس کا واضع: مہلہل بن ربیعہ امرا القیس کے ماموں ہیں۔

اس کا حکم: ندب یا اباحت ہے۔

اس کا فائدہ: "الاحتراز عن الخطاء فی القافية" قافیہ میں غلطی سے بچنا۔

اور قافیہ شعر کے آخری حرف سے لیکر جو پہلا ساکن آئے اس ساکن سے ملے ہوئے متحرک حرف تک قافیہ کہلاتا ہے، بعضوں نے کہا آخری کلمہ کو قافیہ کہتے ہیں۔

(۱) توفیق کا معنی "هو خلق قدرة الطاعة فی العبد وتسهيل سبيل الخير اليه" بندہ میں طاعت وعبادت کی قدرت پیدا کرنا، خیر کے راستے کو آسان کرنا اور اللہ تعالیٰ ہر نیک کام کی توفیق دیتے ہیں اور متن الکافی کی تالیف بھی ایک کار خیر ہے اور اللہ ہر کار خیر کی توفیق دینے والا ہے۔

(۲) توکل کا معنی صرف اللہ پر اعتماد کرنا غیر اللہ پر نہیں۔

(۳) یعنی علم العروض اور علم القوافی میں سے پہلا علم العروض ہے۔

(۴) یہ مقدمۃ العلم نہیں بلکہ مقدمۃ الکتاب ہے، اور اس میں چند الفاظ ہوتے ہیں جن کو مقصد کے بیان سے مقدم کیا جاتا ہے، مقصد کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے اور ان سے مقصد سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

......☆......☆......☆......

فَالمُقَدِّمَةُ فِی اَشیَاءَ[1] لَا بُدَّمِنهَا ، أحرُفُ التَّقطِیعِ[2] الَّتِی تَتَألَّفُ مِنهَا الأجزَاءُ[3] عَشرَةٌ یَجمَعُهَاقَولُکَ "لَمَعَت سُیُوفُنَا"[4]

ترجمہ: پس مقدمہ ان چیزوں کے بیان میں ہے کہ جن کا جاننا ضروری ہے، تقطیع کے حروف جن سے اجزاء مرکب ہوتے ہیں دس ہیں (ل، م، ع، ت، س، ی، و، ف، ن، اور الف) ان سب حرف کو جمع کرتا ہے تمہارا کہنا "لمعت سیوفنا"۔

(۱) "اشیاء" شئی کی اسم جمع ہے بعض نے جمع کہا ہے، فالمقدمۃ فی اشیاء "ظرفیۃ الکل فی الاجزاء" ہے اور ان اشیاء کا علم حاصل کرنا طالب علموں پر ضروری ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

(۲) تقطیع: لغۃ ، "تجزیۃ الشئی اجزاء": کسی چیز کو کاٹنا اور اصطلاح میں تجزیۃ البیت بمقدار من التفاعیل"۔ یعنی شعر کے ٹکڑے کر کے انہیں بحر کے اجزاء کے مطابق کرنا، بحر کے بارے میں تفصیل آرہی ہے۔

☆......اور تقطیع میں لفظ کا اعتبار ہوتا ہے خط اور لکھائی کا نہیں، یعنی تقطیع میں ان حروف کا اعتبار کیا جاتا ہے جو پڑھے جاتے ہیں اگرچہ لکھنے میں نہ آئیں۔

☆......اور کھڑے زبر سے جو الف اور کھڑی زیر سے جو یاء اور الٹے پیش سے جو واؤ پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی مستقل حرف شمار کیا جائے گا، اور وزن تقطیع میں ان کا اعتبار کیا جائے گا۔

☆......حرف مشدد میں دو حرف ہوتے ہیں پہلا ساکن دوسرا متحرک اس لئے تقطیع میں دو حرف شمار کئے جائیں گے۔

☆......اگر کسی حرف پر تنوین ہے تو وہ لکھنے میں تو ایک حرف ہوگا لیکن پڑھنے میں دو حروف ہوتے ہیں، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن اس لئے تنوین کو دو حرف شمار کیا جائے گا، جیسے "قلمٌ" کی میم میں تنوین ہے گویا کہ اس کے آخر میں ایک نون بھی ہے اور تقطیع میں وہ "قلمن" ہو جائے گا۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَالسَّاكِنُ(۱) مَا عَرِيَ(۲) عَنِ الْحَرَكَةِ وَالْمُتَحَرِّكُ مَالَمْ يَعْرِ عَنْهَا

ترجمہ: پس حرف ساکن وہ حرف ہے جو حرکت (زبر زیر اور پیش) سے خالی ہو، اور متحرک حرف وہ حرف ہے جو حرکت سے خالی نہ ہو۔

☆......اور جو حروف لکھنے کے باوجود پڑھنے میں نہیں آتے تقطیع میں ان حروف کا بالکل اعتبار نہیں ہوگا۔ جیسے الف اور لام تعریف وغیرہ۔

☆...... تقطیع میں لفظ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے خواہ وہ مہمل ہو جائے تقطیع میں اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ تقطیع میں لفظ کا اعتبار ہے خط کا اعتبار نہیں کیونکہ لفظ کتابت پر مقدم ہے اور کتابت لفظ کی تصویر ہے اور تصویر کا وجود اصل کے بعد ہوتا ہے، عرب کا مشہور مقولہ ہے: **"خطان لا يقاس عليهما: "خط المصحف العثماني و خط العروضيين " اى عند التقطيع۔**

(۳) بحر کے اجزاء جیسے سبب، وتد، اور فاصلہ وغیرہ کے واسطے سے بحر بنتی ہے۔

(۴) چمکیں گی ہماری تلواریں، سیوف، سیف، کی جمع ہے۔

(۱) فالساکن: صفت ہے اس کا موصوف "حرف" محذوف ہے اصل عبارت **"فالحرف الساکن"** ہے اس طرح **"والمتحرک"** سے پہلے بھی **"فالحرف"** محذوف ہے اور حروف کی دو قسمیں ہیں بعض متحرک ہیں اور بعض ساکن ہیں اور ساکن اور متحرک کی تعریف کرنا ضروری ہے کیونکہ بعد میں آنے والے چیزوں کی بنیاد ان دونوں چیزوں پر ہے۔

(۲) "ماعری" راء کے کسرہ کے ساتھ سمع یسمع سے ہے اور خالی ہونے کے معنی میں ہے، اور راء کے فتح کے ساتھ طاری ہونا اور نازل ہونا کے معنی میں ہے اور یہ معنی یہاں مراد نہیں ہے، ہاں اگر کسرہ فتحہ سے اور یاء الف سے بدل جائے تو اس وقت فتحہ کے ساتھ پڑھنا جائز ہوگا۔

سوال: اگر کوئی یہ اشکال کرے کہ حرکت سے خالی ہونے کیلئے پہلے سے حرکت ہونا ضروری ہے ورنہ خالی ہونے کا تصور نہیں ہوتا۔

فَمُتَحَرِّکٌ بَعْدَہُ سَاکِنٌ سَبَبٌ [1] خَفِیفٌ کَقَدْ ، وَمُتَحَرِّکَانِ سَبَبٌ ثَقِیلٌ [2] کَبِکَ وَمُتَحَرِّکَانِ بَعْدَ ھُمَا سَاکِنٌ وَتَدٌ [3] مَجمُوعٌ [4] کَبِکُم وَمُتَحَرِّکَانِ بَیْنَھُمَا سَاکِنٌ وَتَدٌ مَفرُوقٌ [5]

ترجمہ: (پس دو حرفی لفظ) جس میں متحرک کے بعد ساکن ہو سبب خفیف ہے جیسے ،قد، اور وہ دو حرفی لفظ جس میں دونوں حروف متحرک ہوں سبب ثقیل ہے جیسے بِکَ ،وہ تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک حرف کے بعد ایک ساکن حرف ہو، وتد مجموع ہے جیسے بکم ،وہ تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک درمیان ایک ساکن ہو وتد مفروق ہے۔

....

جواب: مصنف رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ لفظ کو اسی حالت میں پایا جائے ،لفظ کو اسی حالت میں پائے جانے کیلئے پہلے سے اس پر حرکت ہونا ضروری نہیں۔

(۱) سبب: لغت میں الحبل الذی تربط بہ الخیمۃ مثلاً " اس رسی کو کہا جاتا ہے جس سے خیمہ وغیرہ باندھا جائے اور خفیف اس لئے نام رکھا جاتا ہے کیونکہ اس میں حرکت کے بعد ساکن ہے اور یہ ہلکا ہے۔

(۲) ثقیل: چونکہ دو حرکتیں مسلسل جمع ہیں اس لئے خفیف کے اعتبار سے ثقیل ہے۔

(۳) وتد، تاء پر زیر اور زبر دونوں صحیح ہیں، وتد کا معنی لغت میں " الخشبۃ التی ترکز فی الأرض لیربط بھا الحبل لتثبت بہ الخیمۃ مثلاً " اس لکڑی کی کھونٹی کو کہا جاتا ہے جو زمین میں گاڑی جاتی ہے تاکہ اس میں رسی باندھی جائے اور خیمہ ثابت رہے، اور وتد نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح خیمہ کی رسی کو باندھنے کیلئے کھونٹی ہوتی ہے اس طرح شعر کے بیت کی بھی یہی کھونٹی ہے۔

(۴) مجموع: اس لئے کہا جاتا ہے کہ دو متحرک حرف فاصل کے بغیر جمع ہوتے ہیں۔

(۵) مفروق: اس لئے کہا جاتا ہے کہ دو متحرک حرف کے درمیان ساکن کا فاصلہ ہے لہذا دونوں میں فرق اور جدا کر دیا ہے۔

كَفَامَ وَثَلاثٌ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ (۱) صُغْرَى كَفَعَلَتْ (۲) وَأَرْبَعٌ بَعْدَهَا سَاكِنٌ فَاصِلَةٌ كُبرى كَفَعَلَتُنْ (۳) يَجْمَعُهَا (۴) قَوْلُكَ ، لَمْ أَرَعَلى ظَهْرِ جَبَلٍ سَمَكَةً .

ترجمہ: جیسے ،قام، وہ چار حرفی لفظ جس میں تین متحرک حرف کے بعد ایک ساکن ہو "فاصلہ صغریٰ" ہے جیسے ،فعلت، وہ پانچ حرفی لفظ جس میں چار متحرک حرف کے بعد ایک ساکن ہو"فاصلہ کبریٰ" ہے جیسے ،فعلتن، یہ جملہ چھ اقسام تمہارے اس قول میں جمع ہیں،" لم أر علي ظهر جبل سمكة"(میں نے نہیں دیکھی پہاڑ کی پشت پر کوئی مچھلی)

---

(۱) فاصلہ: ستون کو کہتے ہیں، واضح رہے کہ فاصلہ صغری سبب ثقیل اور سبب خفیف سے مرکب ہوتا ہے جیسے "ضَرَبَت" اس میں "ضَرَ" سبب ثقیل اور "بَت" سبب خفیف ہے، اور فاصلہ کبری سبب ثقیل اور وتد مجموع سے مرکب ہوتا ہے جیسے "ضَرَبَنَا" اس میں ،ضر، سبب ثقیل ہے اور ،بنا، وتد مجموع ہے۔

(۲) فَعَلَت: تین حروف متحرک ہوں گے چاہے کوئی بھی حرکت ہو اور چوتھا حرف ساکن ہوگا۔

(۳) فَعَلَتُن: چار حرف متحرک ہوں گے چاہے کوئی بھی حرکت ہو اور پانچواں حرف ساکن ہوگا۔

(۴) مذکورہ تمام اقسام سبب وتد وغیرہ اس قول میں لف ونشر مرتب کے مطابق جمع ہیں، اس میں "لم" سبب خفیف ہے "أر" سبب ثقیل ہے "علی" وتد مجموع ہے، ظهر، وتد مفروق ہے، "جبلن" فاصلہ صغری، تقطیع میں تنوین کو نون لکھا جاتا ہے، کیونکہ تقطیع میں لفظ کا اعتبار ہے خط کا نہیں، "سمکتن" فاصلہ کبری ہے۔

......☆......☆......☆......

وَمِنْهَا تَتَأَلَّفُ[1] التَّفَاعِيلُ[2] وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ لَفْظًا عَشَرَةٌ حُكْمًا[3] اثْنَانِ خُمَاسِيَّانِ[4] ، وَثَمَانِيَةٌ سُبَاعِيَّةٌ ، الاَْصُولُ[5] مِنْهَا: فَعُوْلُنْ مَفَاعِيْلُنْ، مُفَاعَلَتُنْ ، فَاعِ لَاتُنْ .

ترجمہ: انہیں سے بحر کے اجزاء مرکب ہوتے ہیں اور یہ اجزاء آٹھ ہیں لفظوں میں، اور دس ہیں حکم میں، ان میں سے دو اجزاء پانچ حرفی اور آٹھ اجزاء سات حرفی ہیں ان اجزاء سے اصول چار ہیں۔ ''فعولن، مفاعیلن، مفاعلتن، فاع لاتن''

....

(۱) یعنی ان اسباب، اوتاد، فواصل یا ان کے مجموعہ سے بحر کے اجزاء مرکب ہوتے ہیں۔

(۲) ''التفاعیل'' بحر کے اجزاء کو تفاعیل بھی کہتے ہیں۔

(۳) کیونکہ دو اجزاء ''مستفعلن اور فاعلاتن'' کی دو حالتیں ہیں کبھی دو سبب خفیف اور درمیان میں وتد مجموع سے مرکب ہوتا ہے، کبھی دو سبب خفیف اور درمیان میں وتد مفروق سے مرکب ہوتا ہے وغیرہ۔

(۴) خماسیان: خماسی کا تثنیہ ہے پانچ کے معنی میں ہے، اسطرح ''سباعیۃ'' ''سباع'' کی طرف منسوب ہے بمعنی سات۔

(۵) بحر کے اجزاء کی دو قسمیں ہیں (الف)۔ اصول (ب)۔ فروع۔

☆...... اصول کہتے ہیں جن میں وتد مجموع یا وتد مفروق اسباب پر مقدم ہو اور ایسے اجزاء چار ہیں۔

(۱) فعولن: یہ پانچ حرفی خماسی ہے، وتد مجموع ''فعو'' اور سبب خفیف ''لن'' سے مرکب ہے

(۲) مَفَاعِیلُن: یہ سات حرفی سباعی ہے، وتد مجموع ''مفا'' اور دو سبب خفیف ''عی'' اور ''لن'' سے مرکب ہے۔

(۳) مُفَاعَلَتُن: یہ بھی سات حرفی سباعی ہے، وتد مجموع ''مفا'' اور فاصلہ صغری ''عَلَتُن'' سے مرکب ہے۔ یا پھر ''مفا'' وتد مجموع اور ''عل'' سبب ثقیل او ''تن'' سبب خفیف سے مرکب ہے۔

(۴) فَاعِ لَاتُن: یہ بھی سات حرفی سباعی ہے اور یہ وتد مفروق "فَاعِ" اور دو سبب خفیف "لَا" اور "تُن" سے مرکب ہے۔

☆......فروع: وہ اجزاء ہیں جن میں سبب خفیف یا سبب ثقیل یا فاصلہ مقدم ہو اور وتد مجموع یا وتد مفروق مؤخر ہو، ایسے اجزاء کل چھ ہیں اور یہ انہی چار اجزاء اصلیہ میں سے نکلتے ہیں اس لئے اجزاء فرعیہ یا فروع کہلاتے ہیں۔

(۱) فَاعِلُن: یہ فعولن، کی فرع ہے اور اس کی تفریع اس طرح ہوتی ہے کہ سبب خفیف "لن" کو وتد مجموع "فعو" پر مقدم کردیا تو "لُن فعُو" ہوگیا پھر وہ "فَاعِلُن" کی طرف منتقل ہوگیا۔ اور "فاعِلُن" وتد مفروق "فاعِ" اور سبب خفیف "لن" سے مرکب نہیں ہوسکتا کیونکہ "فاعلن" جہاں کہیں بھی واقع ہو زحاف کی وجہ سے اس کے "الف" کو حذف کرنا جائز ہوتا ہے اور زحاف سبب خفیف یا سبب ثقیل کے دوسرے حرف میں واقع ہوتا ہے وتد مجموع یا وتد مفروق میں زحاف واقع نہیں ہوتا، لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ یہ سبب ہے وتد نہیں ہے۔

(۲) "مُستَفعِلُن" یہ مفاعیلن کی فرع ہے اور اس کی تفریع کی کیفیت یہ ہے کہ دونوں سبب "عی" اور "لن" کو وتد مجموع "مفَا" پر مقدم کردیا جائے تو "عیلن مفا" ہوجائے گا اور وہ "مُستفعِلُن" کی طرف منتقل ہوجائے گا۔

(۳) فَاعِلَاتُن: یہ بھی "مَفَاعِیلُن" کی فرع ہے اور اس کی تفریع اس طرح ہے کہ سبب ثانی "لن" کو وتد مجموع پر مقدم کردیا گیا تو "لن مفاعی" ہوکر "فاعلاتن" کی طرف منتقل ہوگیا۔

(۴) مُتَفَاعِلُن: یہ "مفاعلتن" کی فرع ہے کہ فاصلہ صغریٰ "علتن" کو وتد مجموع "مفا" پر مقدم کودیا گیا تو "عِلَتُن مَفَا" ہوگیا پھر وہ "مُتَفَاعِلُن" کی طرف منتقل ہوگیا۔

(۵) مفعولات: یہ فاع لاتن" کی فرع ہے اور اس کی تفریع اس طرح ہے کہ دونوں سبب "لا" اور "تن" کو وتد مفروق "فاع" پر مقدم کردیا گیا تو "لاتن فاع" ہوگیا پھر "مفعولات" کی طرف منتقل ہوگیا۔

ذُوْ الْوَتَدِ الْمَفْرُوْقِ فِي الْمُضَارِعِ[۱]، وَالْفُرُوْعُ فَاعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ، فَاعِلَاتُنْ، مُتَفَاعِلُنْ، مَفْعُوْلَاتُ، مُسْتَفْعِ لُنْ ذُوْالْوَتَدِ الْمَفْرُوْقِ فِي الْخَفِيْفِ وَالْمُجْتَثِّ، وَمِنْهَا تَتَأَلَّفُ الْبُحُوْرُ[۲].

ترجمہ: جو وتد مفروق سے شروع ہوتا ہے بحر مضارع میں، اور فروع چھ ہیں: فاعلن، مستفعلن، فاعلاتن، متفاعلن، مفعولات اور مستفع لن، وتد مفروق کے ساتھ بحر خفیف اور بحر مجتث میں، انہی اجزاء سے بحر مرکب ہوتی ہے۔

(۶) "مستفع لن" یہ بھی "فاع لاتن" کی فرع ہے اور اس کی تفریع اس طرح ہے کہ دوسرے سبب خفیف "تن" کو وتد مفروق "فاع" پر مقدم کر دیا تو "تن فاع لا" ہو گیا پھر "مستفع لن" کی طرف منتقل ہو گیا۔

اجزاء اصلیہ اور فرعیہ کا نقشہ اس طرح ہے

اجزاء اصلیہ	اجزاء فرعیہ	
(۱) فعولن	(۱) فاعلن	
(۲) مفاعیلن	(۲) مستفعلن	(۳) فاعلاتن
(۳) مفاعلتن	(۴) متفاعلن	
(۴) فاع لاتن	(۵) مفعولات	(۶) مستفع لن

(۱) مضارع سے فعل مضارع مراد نہیں بلکہ سولہ بحروں میں سے ایک بحر کا نام مضارع ہے، وہی بحر مضارع مراد ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

باقی "فاع لاتن" اور "فاعلاتن" میں تکرار نہیں ہے کیونکہ فاع لاتن" میں وتد مفروق کو الگ کر دیا گیا ہے اور "فاعلاتن" میں وتد مفروق کو الگ نہیں کیا گیا بلکہ یکجا کر دیا گیا ہے اس طرح "مستفعلن" اور "مستفع لن" میں بھی فرق ہے۔

(۲) بحر شعر کے وزن کو کہتے ہیں اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

الباب الاول[1]

فِي أَلْقَابِ الزِّحَافِ وَالْعِلَلِ، اَلزِّحَافُ: تَغْيِيْرٌ مُخْتَصٌّ بِثَوَانِي الاَسْبَابِ مُطْلَقاً بِلاَ لُزُوْمٍ ، وَلاَ يَدْخُلُ الاَوَّلَ وَالثَّالِثَ وَالسَّادِسَ مِنَ الْجُزْءِ ، فَالْمُفْرَدُ ثَمَانِيَةٌ .

پہلا باب زحاف اور علتوں کے القاب واسماء کے بیان میں

زحاف: جز میں وہ تغیر اور تبدیلی ہے جو جز کے سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ مطلقا بلا لزوم خاص ہے، زحاف جز کے پہلے، تیسرے اور چھٹے حرف پر داخل نہیں ہوسکتا، پس مفرد کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) اب تک بحر کے اجزاء اور تفاعیل کی تفصیل تھی اور اب ان تبدیلیوں اور تغیرات کا بیان ہے جو ان اجزاء کو لاحق ہوتی ہیں، یہ تبدیلیاں اور تغیرات دو قسم پر ہیں (۱) زحاف (۲) علل

زحاف

زحاف، مصدر ہے، لغت میں اس کا معنی جلدی ہے، چونکہ کلمے پر زحاف داخل ہونے کے بعد حروف یا حرکات میں کمی کی وجہ سے بولنے میں جلدی ادا ہو جاتا ہے اس لئے اس کو زحاف کہا جاتا ہے اور اصطلاحی تعریف متن میں آرہی ہے۔

علل

علل، علۃ کی جمع ہے لغت میں اس کا معنی بیماری ہے اور اصطلاح میں اس تغیر کو کہتے ہیں جو اسباب اور اوتاد میں مشترک ہوتا ہے اور علت صرف عروض اور ضرب میں لازمی طور پر واقع ہوتی ہے یعنی اگر قصیدہ کے پہلے شعر میں علت واقع ہوتی ہے تو اس کے بعد آنے والے تمام اشعار کو بھی لاحق ہوتی ہے۔

(۲) یعنی بحر کے جز میں وہ تغیر وہ تبدیلی جو صرف جز کے سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ خاص ہو خواہ سبب خفیف ہو یا ثقیل، حشو میں واقع ہے یا غیر حشو میں اور یہ تغیر لازمی نہیں ہے،

....

یعنی اگر قصیدہ کے ایک شعر میں زحاف ہوا ہے تو اسی قصیدہ کے دوسرے شعر میں زحاف ہونا لازم نہیں ہے۔

اس سے چند باتیں معلوم ہوتیں ہیں، (الف) اگر تغیر و تبدیلی جز کے سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ خاص نہیں تو وہ زحاف نہیں بلکہ "علۃ" ہے۔ (ب) اگر پہلے شعر میں علت واقع ہوئی ہے تو پورے قصیدہ میں اس علت کا باقی رہنا لازم ہے۔

اور زحاف کو سبب کے ساتھ اس لئے خاص کیا ہے کیونکہ اشعار میں زحاف کا دوران زیادہ ہوتا ہے اور سبب کا وجود اوتاد سے زیادہ ہے، اس لئے اکثر کو اکثر کے ساتھ خاص کیا ہے۔

اور سبب کے دوسرے حرف کو اس لئے خاص کیا ہے کیونکہ وہ تغیر کا محل ہے اور پہلا حرف تغیر کا محل نہیں ہے۔

(۳) اور یہ زحاف پہلے، تیسرے اور چھٹے حرف پر داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ سبب کا دوسرا حرف نہیں ہے۔

(۴) زحاف کی دو قسمیں ہیں مفرد اور مزدوج (مرکب) علامہ سکاکی کے نزدیک مفرد سے مراد جز میں تغیر و تبدیلی صرف ایک ہی جگہ پر ہوگی اور مزدوج سے مراد جزء میں دو قسم کے تغیرات اور تبدیلیاں ہوں گی دو جگہوں میں، اور بعض کے نزدیک مزدوج وہ جز ہے جس میں دو قسم کی تبدیلیاں ہوں، اور "زحاف مفرد" حذف یا ساکن کرنے سے ہوتا ہے۔

......☆......☆......☆......

اَلْخَبْنُ (۱) **حَذْفُ ثَانِي الْجُزْءِ سَاكِنًا** (۲) **وَالاِضْمَارُ اِسْكَانُهُ مُتَحَرِّكًا** (۳) **، وَالْوَقْصُ حَذْفُهُ مُتَحَرِّكًا** (۴)

ترجمہ: (۱) خبن جز کے دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا۔ (۲) اضمار: جز کے دوسرے متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ (۳) وقص: جز کے دوسرے متحرک حرف کو حذف کرنا۔

---

(۱) اب یہاں سے اجمال کے بعد تفصیل کر رہے ہیں تا کہ بات دل میں اتر جائے۔

(۲) جیسے: مستفعلن، سے دوسرا حرف ''سین'' کو حذف کر دیا ''متفعلن'' ہو گیا پھر وہ ''مفاعلن'' کی طرف منتقل ہو گیا، کیونکہ ''مفاعلن'' کا لفظ تلفظ کے اعتبار سے ''متفعلن'' سے بہتر ہے جیسے ''فاعلن اور فاعلاتن'' سے دوسرا حرف ''الف'' کو حذف کر دیا تو ''فعلن'' اور فعلاتن'' رہ گیا اس طرح ''مفعولات'' سے دوسرا حرف ''فاء کو حذف کر دیا تو ''معولات'' رہ گیا اور یہ سب ''مفاعیل'' کی طرف منتقل ہو گئے'' لأنه احسن منه لفظا ''اور اس علت کو ہمیشہ کیلئے ذہن نشین کر لیں تا کہ جب کوئی جز کسی اور جز کی طرف منتقل ہو تو پریشانی نہ ہو۔

اور خبن کا معنی لغت میں ''جمع ذيل الثوب من أمام إلى الصدر لوضع شئى فيه'' (کپڑے کے دامن کو سامنے سے سینہ تک موڑنا تا کہ اس میں کوئی چیز رکھ سکے) اور دوسرے حرف کو حذف کرنے کی صورت میں تیسرے حرف کو اول حرف کے ساتھ جمع کر دیا جاتا ہے، اس لئے اس کو خبن کہا جاتا ہے۔

(۳) جیسے ''متفاعلن'' کے دوسرے حرف تاء کو ساکن کر دیا تو ''متفاعلن'' ہو گیا پھر وہ ''مستفعلن'' کی طرف منتقل ہو گیا اور اضمار کا معنی اخفاء ہے اور یہاں حرکت کو چھپا دیا گیا ہے۔

(۴) جیسے ''متفاعلن'' کے دوسرے حرف ''تاء'' کو حذف کر دیا تو ''مفاعلن'' رہ گیا۔ اور وقص کا معنی لغت میں ''کسر العنق'' گردن توڑنا، چونکہ پہلا حرف سر کے مانند اور دوسرا حرف گردن کی مانند ہے اور دوسرے حرف کو حذف کر دیا گویا کہ کلمہ کی گردن کو توڑ دیا گیا اس لئے اس کو وقص کہتے ہیں، اور وقص خبن کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا کیونکہ خبن میں متحرک حرف کو حذف نہیں کیا جاتا، اور وقص صرف ''متفاعلن'' میں ہوتا ہے کسی اور جز میں نہیں ہوتا۔

وَالطَّيُّ حَذْفُ رَابِعِهِ سَاكِناً [۱] ، وَالْقَبْضُ حَذْفُ خَامِسِهِ سَاكِناً [۲] وَالْعَصْبُ اِسْكَانُهُ [۳] ، وَالْعَقْلُ حَذْفُهُ مُتَحَرِّكاً [۴]

ترجمہ: (۴) طی: جز کے چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا۔ (۵) قبض: جز کے پانچوں ساکن حرف کو حذف کرنا (۶) عصب: جز کے پانچویں متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ (۷) عقل جز کے پانچویں متحرک حرف کو حذف کرنا۔

....

(۱) جیسے "مستفعلن" کے چوتھے ساکن حرف "فاء" کو حذف کر دیا تو "مستعلن" ہو گیا۔ پھر وہ "مفتعلن" کی طرف منتقل ہو گیا، اور طی کا معنی لپیٹنا چونکہ اس میں چوتھے حرف کو حذف کر کے تیسرے اور پانچویں حرف کو لپیٹ دیا جاتا ہے اس لئے طی کہا جاتا ہے۔

(۲) جیسے "فعولن" کے پانچویں ساکن حرف "نون" کو حذف کر دیا تو "فعول" رہ گیا۔ یا مفاعیلن، کے پانچویں حرف ساکن "یاء" کو حذف کر دیا تو "مفاعلن" رہ گیا۔ اور "قبض" بسط کی ضد ہے چونکہ پانچویں حرف کو حذف کر دیا تو آواز میں قبض پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ صرف ،فعولن اور ،مفاعیلن، میں ہوتا ہے۔

(۳) خبل: طی اور خبن کو جمع کرنا۔

(۱) جیسے ،مفاعلتن، کے پانچویں متحرک حرف "لام" کو ساکن کر دیا تو "مفاعلْتن" ہو گیا پھر وہ "مفاعیلن" کی طرف منتقل ہو گیا اور عصب صرف "مفاعلتن" میں ہوتا ہے، اور عصب کا معنی روکنا چونکہ پانچویں حرف کو ساکن کر دیا تو اس کو حرکت سے روک دیا۔

(۴) جیسے "مفاعلتن" کے پانچویں متحرک حرف "لام" کو حذف کر دیا تو "مفاعتن" ہو گیا پھر وہ "مفاعلن" کی طرف منتقل ہو گیا اور عقل کا معنی روکنا چونکہ پانچویں حرف کو حذف کر دیا ہے گویا اس کو حرکت سے روک دیا ہے۔ اور یہ صرف "مفاعلتن" میں ہوتا ہے۔

......☆......☆......☆......

وَالْكَفُّ حَذْفُ سَابِعِهِ سَاكِنًا (۱)، وَالْمُزْدَوِجُ (۲) أَرْبَعَةٌ: الطَّيُّ مَعَ الْخَبْنِ خَبْلٌ (۳)

ترجمہ: (۸) کف: جز کے ساتویں ساکن حرف کو حذف کرنا۔ اور مزدوج زحاف کی چار قسمیں ہیں۔

....

(۱) جیسے "فاعلاتن" کے ساتویں ساکن حرف نون کو حذف کر دیا تو "فاعلاتُ" رہ گیا۔

اور "مستفع لن" سے نون کو حذف کر دیا تو "مستفع ل" ہو گیا۔

اور کف، کا معنی ہے روکنا، چونکہ ساتویں ساکن حرف کو حذف کر دیا گویا کہ اس کو تلفظ وغیرہ سے روک دیا گیا۔

تنبیہ: زحاف کے بارے میں یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ یہ صرف سبب کے دوسرے حرف میں واقع ہوتا ہے۔

اس لئے "فاع لاتن" کے دوسرے حرف "الف" پر خبن داخل نہیں ہوگا اگر چہ وہ ساکن ہے کیونکہ یہ سبب کا دوسرا حرف نہیں بلکہ وتد کا دوسرا حرف ہے، اور "وتد" کے دوسرے حرف پر زحاف داخل نہیں ہوتا۔

اسی طرح مستفعلن، میں ساتواں حرف اگر چہ ساکن ہے لیکن اس پر کف داخل نہیں ہوگا کیونکہ یہ نون سبب کا دوسرا حرف نہیں بلکہ وتد کا تیسرا حرف ہے، اس پر باقی اجزاء کو بھی قیاس کر لیا جائے۔ (علم العروض ص ۱۶)

(۲) یہاں "المزدوج" صفت ہے اور "الزحاف" موصوف محذوف ہے اور مزدوج اسم فاعل کا صیغہ ہے اصل میں مفتعل، کے وزن پر "مزتوج" تھا تاء کو دال سے بدل دیا تو مزدوج ہو گیا۔ اور مزدوج کا معنی ایک جز کے دو جگہوں پر زحاف ہوگا۔

(۳) یعنی جز کے دوسرے اور چوتھے حرف کو حذف کرنا جیسے "مستفعلن" کے دوسرے حرف سین کو خبن کی وجہ سے اور چوتھے حرف "فاء" کو طی کی وجہ سے حذف کر دیا تو "متعلن"

وَهُوَ مَعَ الاِضْمَارِ خَزْلٌ(۱) ، وَالْكَفُّ مَعَ الْخَبْنِ شَكْلٌ(۲) وَهُوَ مَعَ الْعَصْبِ نَقْصٌ(۳)

ترجمہ: (خزل) اور طئی اضمار کے ساتھ جمع ہو جائے خزل ہے (شکل) اور کف خبن کے ساتھ جمع ہو جائے شکل ہے، (نقص) اور کف عصب کے ساتھ جمع ہو جائے نقص ہے۔

ہوکر "فعلتن" کی طرف منتقل ہوگیا اور جیسے "مفعولات" سے فاء، اور واؤ کو حذف کر دیا۔ تو معالات، ہوکر "فعلات" ہوگیا، اگر دو زحاف الگ الگ جز میں ہوں گے تو مزدوج نہیں ہوگا۔ اور خبل کا معنی لغت میں اعضاء خراب ہونا، چونکہ ایک ہی جزء سے دو حرف کو حذف کر دیا گیا تو یہ آدمی کے دو اعضاء خراب ہونے کے ساتھ مشابہ ہوگیا۔

(۱) یعنی جز کے دوسرے حرف کو اضمار کی وجہ سے ساکن کر کے چوتھے حرف کو طی کی وجہ سے حذف کرنا جیسے "متفاعلن" کے دوسرے حرف "تاء" کو اضمار کی وجہ سے ساکن کیا اور چوتھے حرف "الف" کو طی کی وجہ سے حذف کیا تو "متفعلن" ہوکر "مفتعلن" ہوگیا اور خزل کا معنی لغت میں کوہان کو کاٹنا، چونکہ "تاء" کو ساکن کر کے الف کو حذف کر دیا گویا کہ کوہان کو کاٹ دیا گیا۔

(۲) یعنی جز کے دوسرے ساکن حرف کو خبن کی وجہ سے اور ساتویں حرف کو "کف" کی وجہ سے حذف کرنا جیسے "مستفعلن" کے دوسرے ساکن حرف سین کو خبن کی وجہ سے اور ساتویں حرف نون کو کف کی وجہ سے حذف کر دیا تو "متفع ل" ہوگیا۔

یا جیسے "فاعلاتن" کے الف اور نون کو حذف کر دیا تو "فعلات" رہ گیا۔ اور شکل کا معنی لغت میں جانوروں کی چاروں ٹانگوں کو رسی سے باندھ دینا چونکہ یہاں آواز روانگی سے نہیں نکل پاتی اس لئے شکل کہا جاتا ہے۔

(۳) یعنی جز کے پانچویں متحرک حرف کو عصب کی وجہ سے ساکن اور ساتویں ساکن حرف کو "کف" کی وجہ سے حذف کرنا جیسے "مفاعلتن" کے لام کو عصب کی وجہ سے ساکن اور ساتویں ساکن حرف نون کو "کف" کی وجہ سے حذف کر دیا تو "مفاعلت" ہوکر "مفاعیل" کی طرف منتقل ہوگیا۔

وَالْعِلَلُ زِيَادَةٌ[1] فَزِيَادَةُ سَبَبٍ خَفِيفٍ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتِدٌ مَجْمُوعٌ تَرْفِيلٌ[2] وَحَرْفٍ سَاكِنٍ عَلَى مَا آخِرُهُ وَتِدٌ مَجْمُوعٌ تَذْيِيلٌ[3] وَ عَلَى مَا آخِرُهُ سَبَبٌ خَفِيفٌ تَسْبِيغٌ[4]

ترجمہ:اور وہ علل جو زیادتی کے ساتھ ہوں۔پس سبب خفیف کا اضافہ کرنا اس جز میں جس کے آخر میں وتد مجموع ہو ترفیل ہے، اور ساکن حرف کا اضافہ کرنا جس جز کے آخر میں وتد مجموع ہو تذییل ہے، اور ساکن حرف کا اضافہ کرنا اس جز کے آخر میں جس میں سبب خفیف ہے تسبیغ ہے،

....

(۱)علت کی دو قسمیں ہیں:(۱)وہ تغیر اور تبدیلی جو اسباب اور اوتاد میں زیادتی اور اضافہ کے ساتھ ہوتی ہے۔(۲)وہ علل جو اسباب و اوتاد میں کمی کے ساتھ ہوتی ہیں۔اضافہ کر کے جو تبدیلی ہوتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۲)یعنی جز کے آخر میں وتد مجموع (تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے بعد ایک ساکن ہو) ہو اس کے آخر میں سبب خفیف (دو حرفی لفظ جس میں متحرک کے بعد ساکن ہو) کو اضافہ کرنا جیسے "متفاعلن" ایک جز ہے اس کے آخر میں "علن" وتد مجموع ہے اسکے آخر میں سبب خفیف "تن" کا اضافہ کیا تو "متفاعلتن" ہو کر "متفاعلاتن" کی طرف منتقل ہو گیا۔

اور ترفیل کا معنی لغت میں ازار لٹکانا اور اترا کر چلنا، یہاں سبب خفیف کی زیادتی کو ازار لٹکانے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(۳)جیسے "متفاعلن" کے آخر میں ساکن حرف نون کو اضافہ کیا تو "متفاعلنن" ہو کر "متفاعلان" ہو گیا۔اسی طرح "مستفعلن" کے آخر میں ساکن حرف نون کو اضافہ کیا تو "مستفعلنن" ہو کر "مستفعلان" کی طرف منتقل ہو گیا۔

(۴)جز کے آخر میں سبب خفیف پر ساکن حرف کا اضافہ کرنا جیسے "فاعلاتن" میں "تن" سبب خفیف ہے اس پر ساکن حرف نون کا اضافہ کیا تو "فاعلاتنن" ہو کر "فاعلاتان" ہو گیا۔

وَنَقْصٌ (۱)، فَذَهَابُ سَبَبٍ خَفِيفٍ حَذْفٌ (۲)، وَهُوَ مَعَ الْعَصْبِ قَطْفٌ (۳)، وَحَذْفُ سَاكِنِ الْوَتَدِ الْمَجْمُوعِ وَإِسْكَانُ مَا قَبْلَهُ قَطْعٌ (۴) وَهُوَ مَعَ الْحَذْفِ بَتْرٌ (۵)

ترجمہ: وہ علل جو کمی کے ساتھ ہوتی ہیں، جز کے آخر سے سبب خفیف ساقط کرنا حذف ہے، اور حذف کو عصب کے ساتھ جمع کرنا قطف ہے، جز کے وتد مجموع کے ساکن حرف کو حذف کر کے اس کے ماقبل حرف کو ساکن کرنا قطع ہے، اور قطع حذف کے ساتھ جمع ہو جائے بتر ہے۔

....

(۱) وہ علل جو کمی کے ساتھ ہوتی ہیں ان کی نو قسمیں ہیں۔

(۲) جیسے "مفاعیلن" کے آخر سے سبب خفیف "لن" کو ساقط کر دیا تو "مفاعی" ہو کر فعولن ہو گیا یا جیسے "فاعلاتن" کے آخر سے سبب خفیف "تن" کو ساقط کر دیا تو "فاعلا" ہو کر "فاعلن" ہو گیا۔

(۳) یعنی جز کے آخر سے سبب خفیف کو ساقط کر کے اس سے ماقبل والے پانچویں متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے "مفاعلتن" کے آخر سے سبب خفیف "تن" کو ساقط کر کے اس سے پہلے پانچویں متحرک حرف لام کو ساکن کر دیا تو "مفاعل" ہو کر "فعولن" ہو گیا۔

(۴) یعنی جز کے آخر سے وتد مجموع کے آخری حرف کو حذف کر کے اس سے پہلے حرف کو ساکن کرنا جیسے "مستفعلن" میں علن، وتد مجموع ہے، اس کے آخری حرف نون کو حذف کر کے اس سے پہلے لام کو ساکن کر دیا تو "مستفعل" ہو کر "مفعولن" کی طرف منتقل ہو گیا۔

(۵) یعنی جز کے وتد مجموع کے آخری ساکن کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو ساکن کرنا اور جز کے آخر سے سبب خفیف کو ساقط کرنا جیسے "فاعلاتن" سے سبب خفیف "تن" کو حذف کی وجہ سے ساقط کر دیا اور قطع کی وجہ سے "الف" ساقط کر کے لام کو ساکن کیا تو "فاعل" رہ گیا پھر "فعلن" کی طرف منتقل ہو گیا۔

......☆......☆......☆......

وَحَذْفُ سَاكِنِ السَّبَبِ وَإِسْكَانُ مُتَحَرِّكِهِ قَصْرٌ[1] ، وَحَذْفُ وَتِدٍ مَجْمُوْعٍ حَذَذٌ[2] ، وَ مَفْرُوْقٍ صَلْمٌ[3] ، وَإِسْكَانُ السَّابِعِ الْمُتَحَرِّكِ وَقْفٌ[4] ، وَحَذْفُهُ كَسْفٌ[5]

ترجمہ: سبب خفیف کے ساکن حرف کوحذف کر کے اس کے متحرک حرف کو ساکن کرنا قصر ہے، اور وتد مجموع کو حذف کرنا حذذ ہے، اور وتد مفروق کو حذف کرنا صلم ہے، اور ساتویں متحرک حرف کو ساکن کرنا وقف ہے، اور ساتویں متحرک حرف کو حذف کرنا کسف ہے۔

(۱) یعنی جز کے آخر سے سبب خفیف کے دوسرے حرف کو حذف کر کے اس سے پہلے والے متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے "مفاعیلن" کے سبب خفیف "لن" کے دوسرے حرف نون کو حذف کر کے اس سے پہلے والے متحرک حرف لام کو ساکن کیا تو "مفاعیل" ہو گیا۔

(۲) یعنی جز کے آخر سے وتد مجموع کو مکمل طور پر حذف کرنا "حذذ" ہے جیسے "متفاعلن" سے وتد مجموع "علن" کو حذف کردیا تو "متفا" ہو کر "فعلن" ہو گیا۔

(۳) یعنی جز کے آخر سے وتد مفروق کو حذف کرنا صلم ہے جیسے "مفعولات" کے آخر سے وتد مفروق "لات" کو حذف کر دیا تو "مفعو" رہ گیا پھر وہ "فعلن" کی طرف منتقل ہو گیا۔

(۴) یعنی وتد مفروق کے آخری حرف کو جز کے آخر میں ساکن کرنا جیسے "مفعولات" کے ساتویں حرف "تاء" کو ساکن کردیا تو "مفعولاتْ" ہو گیا۔

(۵) یعنی وتد مفروق کے آخری حرف کو جز کے آخر سے حذف کرنا جیسے "مفعولات" کے تاء کو حذف کیا تو "مفعولا" ہو کر "مفعولن" ہو گیا۔

واضح رہے کہ "کسف" شین معجمہ اور سین مہملہ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

اَلْبَابُ الثَّانِی (۱)

فِی اَسْمَاءِ الْبُحُوْرِ (۲) وَاَعَارِیْضِهَا (۳) وَاَضْرُبِهَا

دوسرا باب

ترجمہ: بحروں کے اسماء وعروض اور ضربوں کے بیان میں۔

(۱) فن عروض کا مقصود بالذات یہی باب ہے، اس سے پہلے جو کچھ مذکور ہوا وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔

(۲) بحور، بحر کی جمع ہے، لغت میں اس کا معنی الشق والاتساع "شگاف" پھٹن اور گنجائش ہے۔ اور اصطلاح میں بحر اس خاص وزن کو کہتے ہیں جس پر عربی اشعار کو تولا جاتا ہے، اس سے صحیح اور غلط اشعار کی تمیز ہوتی ہے۔

اور خاص وزن کو بحر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس پر لامتناہی اشعار کو پرکھا جاتا ہے گویا کہ یہ لامتناہی سمندر کے مانند ہیں، اور یہ بحر خلیل کے نزدیک ۱۵ ہیں اور اخفش رحمہ اللہ کے نزدیک ۱۶ ہیں، کسی شاعر نے ۱۶ بحروں کے نام نظم میں پیش کئے ہیں۔

طویل، مدید، فالبسیط، فوافر
فکامل اهزاج الاراجیز، ازملا
سریع ، سراح، فالخفیف، مضارع
فمقتضب، مجتث، قرب لتفضلا

(۳) اعاریض "خلاف قیاس عروض" کی جمع ہے اور "اضرب" "ضرب" کی جمع ہے ہر شعر کے دو مصرعے ہوتے ہیں پہلے مصرعہ کو "صدر" اور دوسرے مصرعہ کو "عجز" کہا جاتا ہے، اور صدر کے آخری جز کو "عروض" کہا جاتا ہے، کیونکہ عروض کا معنی طرف اور کنارہ ہے، اور عروض بھی شعر کے ایک طرف میں ہوتا ہے۔ اور "عجز" کے آخری جزء کو "ضرب" کہا جاتا ہے۔

عروض اور ضرب کے علاوہ شعر کے بقیہ حصے کو "حشو" کہتے ہیں۔

اَلاوَّلُ الطَّوِيلُ(۱) وَاَجزَاؤُهُ : فَعُولُنْ ، مَفَاعِيلُنْ ، فَعُولُنْ، مَفاعِيلُنْ مَرَّتَيْنِ(۲)، وَعَرُوضُهُ وَاحِدَةٌ مَقْبُوضَةٌ(۳) وَاَضرُبُهَا ثَلاثَةٌ: الاَوَّلُ صَحِيحٌ(۴)، وَبَيْتُهُ(۵):

ترجمہ: پہلی بحر طویل ہے، اس کے اجزاء یہ ہیں: فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن، دومرتبہ اس بحر میں ایک عروض مقبوض ہے۔اوراس کی تین ضرب ہیں: پہلی ضرب صحیح ہے،اس کاشعر یہ ہے:

....

(۱) مصنف رحمہ اللہ نے بحر طویل سے اس لئے شروع کیا ہے کیونکہ یہ تمام بحروں میں استعمال کے اعتبار سے تام ہے اس میں مجزو، مشطور اور منہوک وغیرہ داخل نہیں ہوتا، اس لئے اس کا طویل نام رکھا ہے۔

(۲) کل آٹھ مرتبے ہو جائیں گے۔

(۳) مقبوض کا مطلب اس میں قبض ہوگا اور قبض یہ ہے کہ جز کے پانچویں ساکن حرف کو حذف کرنا اور اس بحر میں ''مفاعیلن'' صدر کا آخری جز ہونے کی وجہ سے عروض ہے اور اس کے پانچویں حرف ''یاء'' ساکن کو حذف کردیا تو ''مفاعلن'' ہوا۔

(۴) صحیح سے مراد تغیر وغیرہ سے سالم ہے۔

(۵) بیت شعر کو کہا جاتا ہے اور یہاں اس سے مراد دلیل ہے۔

......☆......☆......☆......

اَبَا مُنْذِرٍ کَانَتْ غُرُوْراً صَحِیْفَتِیْ
وَلَمْ اُعْطِکُمْ بِالطَّوْعِ مَالِیْ وَلاَ عِرْضِیْ (۱)

اَلثَّانِیْ مِثْلُهَا وَبَیْتُهٗ (۲):

ترجمہ: ''اے ابومنذر تمہارے لئے لوٹ ڈالنا میرا عہد تھا، اور نہیں دیا میں نے تم کو اپنی مرضی سے اپنا مال اور نہ اپنی عزت''، دوسری ضرب عروض کی طرح مقبوض ہے اس کا شعر یہ ہے،

....

(۱) یہ طرفہ کا شعر ہے، حرف ندا محذوف ہے: غروراً بمعنی، غارۃ لکم، تمہارے لئے لوٹ ڈالنا، صحیفتی، میرا عہد

تقطیع۔

ابامن	ذرن	کانت	غرورن	صحیفتی	ولم اع	طکم بططو	عمالی	ولاعرضی
فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعلن	فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعیلن	

اس میں ''صحیفتی ''عروض مقبوض ہے یعنی ''مفاعلن'' میں قبض کی وجہ سے پانچویں ساکن حرف یاء کو حذف کر دیا ہے اور ''ولاعرضی'' ضرب صحیح ہے ''مفاعیلن'' کے وزن پر ہے ہر قسم کی تغیر وغیرہ سے سالم ہے۔

(۲) جس طرح عروض میں قبض کی وجہ سے پانچویں ساکن حرف کو حذف کر دیا جائے گا اس طرح ضرب میں بھی پانچویں ساکن حرف کو حذف کر دیا جائے گا اور ''مفاعیلن'' سے یاء کو حذف کرنے کے بعد ''مفاعلن'' باقی رہے گا جیسے طرفہ کے شعر میں ہے مطلب یہ ہے رات اور دن کے گزرنے کی وجہ سے لوگوں کے وہ حالات ظاہر ہو جائیں گے جو تجھ سے مخفی تھے اور وہ حوادث بھی جو ابھی ظاہر نہیں ہیں۔

سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاهِلاً

وَیَاتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

اَلثَّالِثُ مَحْذُوْفٌ وَبَیْتُهُ[1] :

اَقِیْمُوْا بَنِی النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَکُمْ ،

وَاِلَّا تُقِیْمُوْا صَاغِرِیْنَ الرُّؤُوْسَا[2]

ترجمہ: "عنقریب ظاہر کرے گا زمانہ تیرے لئے ان چیزوں کو جس سے تو ناواقف اور جاہل تھا، اور لائے گا تیرے پاس خبریں وہ شخص جس کو تو نے زادراہ نہیں دیا تھا"۔ تیسری ضرب محذوف ہے، اے بنو نعمان ہٹالو ہمارے سامنے سے اپنے سینوں کو، ورنہ کھڑے رہو گے ذلت کے ساتھ سر جھکائے ہوئے۔

تقطیع:

تزوودی	رمن لم	کبل اخبا	ویاتی	تجاهلن	مماکن	لکل ایا	سبتدی
مفاعلن	فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعلن	فعولن	مفاعیلن	فعولن

اس میں "تجاهلن" عروض اور "تزوودی" ضرب دونوں "مفاعلن" کے وزن پر مقبوض ہیں۔

(۱) یعنی "مفاعیلن" کے آخر سے حذف کی وجہ سے سبب خفیف "لن" کو حذف کیا تو "مفاعی" رہ گیا اور وہ "فعولن" کی طرف منتقل ہو گیا۔

(۲) یعنی تم لوگ اپنے شریف اور بڑے بڑے لوگوں کو ہمارے سامنے سے ہٹاؤ تا کہ لمبی گفتگو نہ کریں ورنہ مرغابن کے رہو گے۔

تقطیع:

رء وسا	غرینر	تقیموصا	واللا	صدورکم	ن عننا	بنینعما	اقیمو
فعولن	فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعلن	فعولن	مفاعیلن	فعولن

اس میں "صدورکم" مفاعلن کے وزن پر عروض مقبوض اور "رء وسا" فعولن کے وزن پر ضرب محذوف ہے۔

اَلثَّانِي اَلْمَدِيْدُ ، وَاَجْزَاؤُهُ : فَاعِلاتُنْ ، فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ مَجْزُوٌّ[۲] وُجُوْباً وَاَعَارِيْضُهُ ثَلاثَةٌ ، وَاَضْرُبُهُ سِتَّةٌ ، الاُوْلٰى صَحِيْحَةٌ وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا[۳] وَبَيْتُهُ:

يَا لَبَكْرٍ اُنْشُرُوْا لِيْ كُلَيْباً ۔۔۔ يَا لَبَكْرٍ اَيْنَ اَيْنَ الْفِرَارُ[۴]

ترجمہ: دوسری بحر مدید ہے: اور اس کے اجزاء: فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن چار مرتبہ ہیں، یہ بحر مجزو استعمال کرنا واجب ہے، اس کے تین عروض اور چھ ضرب ہیں، پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی ضرب بھی عروض کی طرح صحیح ہے، اس کا شعر یہ ہے، اے آل بکر زندہ کرو میرے لئے کلیب کو، اے آل بکر آج بھاگنے کا موقع کہاں ہے؟

---

(۱) اصل کے اعتبار سے اس بحر کے آٹھ اجزاء ہیں البتہ استعمال کے اعتبار سے چھ اجزاء ہوں گے۔

(۲) مجزو، کا معنی عروض اور ضرب دونوں میں سے ایک ایک جز محذوف ہوگا مثلاً اگر شعر پہلے آٹھ اجزاء سے مرکب تھا تو وہ مجزو ہونے کی وجہ سے چھ اجزاء پر مشتمل ہوگا اور اس کا تیسرا جز عروض اور چھٹا جز ضرب کہلایا جائے گا۔

(۳) عروض اور ضرب دونوں تغیر سے سالم ہوں گے۔

(۴) آل ابو بکر نے کلیب بن ربیعہ کو قتل کیا تو شاعر مہلہل بن ربیعہ آل ابو بکر کو خطاب کر کے کہہ رہا ہے کہ، اے آل ابو بکر میرے بھائی کلیب کو قبر سے زندہ کرو جس کو تم نے قتل کیا ہے، ورنہ ہم نے تمہارا محاصرہ کر لیا ہے۔ اور بھاگنے کا راستہ بند کر دیا ہے، تمہارے لئے بھاگنا ممکن نہیں ہوگا۔

تقطیع:

یالبکرن	انشرو	لی کلیبن	یالبکرن	این ای	نلفرارو
فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن

اَلثَّانِيَةُ مَحْذُوفَةٌ (۱)، وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ اَلاَوَّلُ مَقْصُورٌ (۲) وَبَيْتُهُ:

لَا يَغُرَّنَّ امْرَأً عَيْشُهُ كُلُّ عَيْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالِ (۳)

اَلثَّانِيْ مِثْلُهَا (۴) وَبَيْتُهُ:

ترجمہ: دوسری عروض محذوف ہے اوراس کی تین ضرب ہیں، پہلی ضرب مقصور ہے اس کا شعر یہ ہے، ہرگز ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے کسی آدمی کو اس کی پر آسائش زندگی کیونکہ ہر زندگی ختم ہونے والی ہے۔ دوسری ضرب عروض کی طرح محذوف ہے اس کا شعر یہ ہے:

یہ شعر اصل میں آٹھ اجزاء پر مشتمل تھا لیکن مجزو ہونے کی وجہ سے آخری جزء "فاعلن" دونوں مصرعوں سے محذوف ہے اور "لی کلیبن" عروض اور "تلفر ارد" ضرب دونوں "فاعلاتن" کے وزن پر صحیح ہیں۔

(۱) محذوف یعنی "فاعلاتن" سے حذف کی وجہ سے سبب خفیف "تن" کو ساقط کردیا تو "فاعلا" باقی رہ گیا اور "فاعلن" کی طرف منتقل ہوگیا۔

(۲) یعنی سبب کے ساکن حرف کو حذف کر کے اس کے ماقبل متحرک حرف کو ساکن کردیا جائے گا یعنی "فاعلاتن" میں "تن" سبب خفیف ہے اس میں آخری حرف نون ساکن کو حذف کر دیا اور اس سے ماقبل "تاء" متحرک کو ساکن کردیا تو "فاعلات" ہوکر "فاعلان" کی طرف منتقل ہوگیا۔

(۳) تقطیع:

لزوال	صائرن	کللعیشن	عیشھو	نمرء ن	لا یغررن
فاعلان	فاعلن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلن	فاعلاتن

اس میں "عیشھو" "فاعلن" کے وزن پر عروض محذوف اور "لزوال" فاعلان، کے وزن پر ضرب مقصود ہے۔

(۴) یعنی "فاعلاتن" سے سبب خفیف "تن" کو ساقط کردیا تو "فاعلا" ہوکر "فاعلن" کی طرف منتقل ہوگیا۔

اِعْلَمُوْا اَنِّی لَکُمْ حَافِظٌ   شَاهِدًا مَا کُنْتُ اَوْ غَائِبًا (۱)

اَلثَّالِثُ اَبْتَرُ (۲) وَبَیْتُهُ:

اِنَّمَا الذَّلْفَاءُ یَاقُوْتَةٌ   اُخْرِجَتْ مِنْ کِیْسِ دِهْقَانِ

جان لو کہ میں تمہارا محافظ ہوں خواہ میں موجود ہوں یا غائب، تیسری ضرب ابتر ہے، اس کا شعر یہ ہے، بے شک زلفاء محبوبہ اس یاقوت کی طرح ہے جو تاجر کے تھیلے سے نکالا گیا ہو۔

....

(۱) یعنی جان لو کہ بیشک کہ میں تمہارے حقوق کا محافظ ہوں، زندگی بھر اس کی رعایت کرنے والا ہوں خواہ میں موجود ہوں یا غائب منافق نہیں ہوں۔

تقطیع:

غائبن	کنت او	شاهدن ما	حافظن	نی لکم	اعلموان
فاعلن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلن	فاعلاتن

اس میں حافظن: عروض اور "غائبن" ضرب دونوں "فاعلن" کے وزن پر محذوف ہیں یعنی دونوں سے سبب خفیف ساقط ہیں یعنی دو حرف ساقط ہیں اب جز میں سات حروف کی بجائے پانچ حروف ہیں۔

(۲) ابتر یعنی قطع اور حذف کو جمع کرنا جیسے "فاعلاتن" سے سبب خفیف "تن" کو حذف کی وجہ سے ساقط کر دیا اور "الف" کو قطع کی وجہ سے ساقط کر کے لام کو ساکن کیا تو فاعل ہو کر فعلن ہو گیا۔

(۳) تقطیع:

قانی	کیس ده	اخرجت من	قوتتن	فاء یا	ان نمذذل
فَعْلُنْ	فاعلن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلن	فاعلاتن

اس میں "قوتتن" فاعلن کے وزن پر عروض محذوف اور "قانی" فعلن کے وزن پر ضرب ابتر ہے۔

اَلثَّالِثَةُ مَحْذُوْفَةٌ مَخْبُوْنَةٌ (۱) وَلَهَا ضَرْبَانِ اَلاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ:

لِلْفَتٰى عَقْلٌ يَعِيْشُ بِهٖ   حَيْثُ تَهْدِىْ سَاقَهُ قَدَمُهُ (۲)

اَلثَّانِى اَبْتَرُ وَبَيْتُهُ: (۳)

رُبَّ نَارٍ بِتُّ اَرْمُقُهَا   تَقْضِمُ الْهِنْدِىَّ وَالْغَارَا (۴)

ترجمہ: تیسری عروض محذوف مخبون یعنی "فعلن" ہے اس عروض کی دو ضرب ہیں، پہلی ضرب اسی کی مانند محذوف ومخبون ہے، اس کا شعر یہ ہے" للفتى عقل يعيش به، حيث تهدى ساقه قدمه"(نوجوانوں کیلئے عقل ہے، جس کے ذریعے وہ زندگی گزارتا ہے، جہاں بھی راستہ دکھائیں اس کے قدم اس کی پنڈلی کو) دوسری ضرب ابتر ہے یعنی "فعلن" ہے اس کا شعر یہ ہے: کئی ایک آتش وآگ جنہیں میں نے رات گزارتے ہوئے دیر تک دیکھتا رہا، جو بھسم کررہی تھیں ھندی لکڑی (لوبان) اور خوشبودار گھاس کو۔

(۱) محذوفہ مخبونہ سے مراد جز کے آخر سے سبب خفیف کو ساقط کر کے جز کے شروع کے دوسرے حرف کو حذف کرنا لہٰذا سات حروف میں سے تین حروف ساقط ہو جائیں گے اور پانچ حروف باقی رہیں گے اور "فعلن" بن جائے گا۔

(۲) شعر کی تقطیع:

للفتاعق	لن یعی	شُبھی	حیث تهدی	ساقهو	قدمه
فاعلاتن	فاعلن	فَعِلُن	فاعلاتن	فاعلن	فَعِلُن

اس میں "شُبھی" عروض اور "قدمہ" ضرب دونوں محذوف ومخبون ہیں۔

(۳) دوسری ضرب ابتر: قطع اور حذف دونوں جمع ہوں گے جیسے "فاعلاتن" سے حذف کی وجہ سے "تن" کو حذف کیا اور قطع کی وجہ سے الف کو ساقط کر کے لام کو ساکن کیا تو "فاعل" ہو کر "فعلن" ہوگیا۔

(۴) تقطیع: (اگلے صفحہ پر)

اَلثَّالِثُ اَلْبَسِیْطُ، وَاَجْزَاؤُہٗ: مُسْتَفْعِلُنْ، فَاعِلُنْ، اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، وَاَعَارِیْضُہٗ ثَلَاثَۃٌ ، وَاَضْرُبُہٗ سِتَّۃٌ ، اَلاُوْلٰی مَخْبُوْنَۃٌ (۱) وَلَھَا ضَرْبَانِ اَلاَوَّلُ مِثْلُھَا وَبَیْتُہٗ: (۲)

یَا حَارِ لَا اُرْمَیَنْ مِنْکُمْ بِدَاھِیَۃٍ لَمْ یَلْقَھَا سُوْقَۃٌ قَبْلِیْ وَلَا مَلِکٌ (۳)

ترجمہ: تیسری بحر بسیط ہے، اس کے اجزاء یہ ہیں، مستفعلن، فاعلن، چار مرتبہ، اس بحر کے تین عروض اور چھ ضرب ہیں۔ پہلی عروض مخبون ہے، اس کی دو ضرب ہیں، پہلی ضرب اس کی مثل مخبون ہے اس کا شعر یہ ہے: اے بنو حارث نہ پہنچے تمہاری طرف سے مصیبت (میرے مویشیوں کو) نہیں لیا ہے ان مویشیوں کو کسی رعایا نے اور نہ کسی بادشاہ نے مجھ سے پہلے۔

ربب نارن	بتت ار	مقھا	تقضملھن	دیبول	غارا
فاعلاتن	فاعلن	فعلن	فاعلاتن	فاعلن	فعلن

اس میں ''مقھا'' عروض محذوف اور مخبون اور ''غارا'' ضرب ابتر ہے۔

(۱) مخبون یعنی جز کے دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا جیسے ''فاعلن'' سے دوسرا ساکن حرف ''الف'' کو حذف کر دیا تو فعلن ہوا۔

(۲) یہ زہیر بن ابوسلمٰی کا شعر ہے۔

(۳) تقطیع:

یا حارلا	ارمین	منکم بدا	ھیتن	لم یلقھا	سوقتن	قبلی ولا	ملکو
مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	فَعِلُن	مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	فَعِلُن

اس میں ''ھیتن'' عروض اور ''ملکو'' ضرب دونوں فعلن کے وزن پر مخبون ہیں یعنی دوسرے ساکن حرف الف کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اَلثَّانِیْ: مَقْطُوْعٌ(۱) وَبَیْتُهُ:

قَدْ اَشْهَدُ الْغَارَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْمِلُنِی

"جَرْدَاءُ مَعْرُوْقَةُ اللَّحْیَیْنِ سُرْحُوْبُ.

اَلثَّانِیَةُ: مَجْزُوْءَةٌ صَحِیْحَةٌ(۲)، وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ، اَلاَوَّلُ مَجْزُوٌّ مُذَالٌ(۳) وَبَیْتُهُ:

اِنَّا ذَمِمْنَا عَلٰی مَا خَیَّلَتْ سَعْدُ بْنُ زَیْدٍ وَعَمْرٌو مِنْ تَمِیْمٖ

(۱) دوسری ضرب مقطوع یعنی "فعلن" ہے (جز کے وتد مجموع کے ساکن حرف کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو ساکن کرنا جیسے "فاعلن" میں "علن" وتد مجموع ہے اس کے ساکن حرف نون کو گرا کر لام کو ساکن کیا تو "فاعل" ہو کر "فعلن" ہو گیا اس کا شعر یہ ہے

تقطیع:

قد اشهد ل	غارتش	شعواء تح	ملنی	جرداء مع	روقتل	لحیین سر	حوبو
مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	فَعِلُن	مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	فَعِلُن

اس میں "ملنی" فعلن کے وزن پر عروض مخبون اور "حوبو" فعلن کے وزن پر ضرب مقطوع ہے۔

ترجمہ: میں نے حصہ لیا ہے ہولناک تباہ کن جنگوں میں اس حال میں کہ مجھے اٹھائے ہوئے تھا کم بال والا سبک جبڑے والا اور متناسب الأعضاء گھوڑا۔

(۲) دوسری عروض مجزوء صحیح (یعنی عروض اور ضرب کا ایک ایک جزء ساقط ہے، اگر بیت چھ جزء سے مرکب ہے تو "جزء" کی بنا پر چار جزء والا ہو جائے گا اور مصرع اول کے دوسرے جز کو عروض اور مصرع ثانی کے دوسرے جزء کو ضرب کہا جائے گا) اس کے تین ضرب ہیں۔

(۳) پہلی ضرب مجزو مذال یعنی وتد مجموع پر حرف ساکن کا اضافہ ہو گا تو مستفعلن

اَلثَّانِیْ مِثْلُهَا(۱) وَبَیْتُهٗ:

مَا ذَا وُقُوْفِی عَلٰی رَبْعٍ عَفَا مُخْلَوْلِقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمٖ

"مستفعلان" ہو جائے گا ورنہ اجتماع ساکن کی وجہ سے پڑھنا ممکن نہیں ہوگا اس لئے نون اول کو الف سے بدل دیا۔ اس کا شعر یہ ہے

ان ناذمم	ناعلی	ماخییلت	سعلبن زی	دن و عم	رن من تمیم
مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	مستفعلن	فاعلن	مستفعلان

یہ شعر "مجزو" ہونے کی وجہ سے دونوں مصرعوں کے آخر سے ایک ایک جز ساقط ہو گیا اور اس میں ماخیلت "مستفعلن" کے وزن پر عروض صحیح اور "رن من تمیم" "مستفعلان" ضرب مذال ہے۔

ترجمہ: بیشک کہ ہم نے مذمت کی ہے اس دھوکہ پر جو قبیلہ سعد بن زید اور عمرو بن تمیم نے ہمیں دیا تھا۔

(۱) دوسری ضرب عروض کی مانند صحیح ہے، یعنی "مستفعلن" ہے اور بحر کے چھ جز ہوں گے۔

اس کا شعر یہ ہے: تقطیع

ماذاوقو	فی علی	ربعن عفا	مخلولقن	دارسن	مستعجمی
مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	مستفعلن	فاعلن	مستفعلن

اس شعر میں "ربعن عفا" عروض اور "مستعجمی" ضرب دونوں "مستفعلن" کے وزن پر صحیح ہیں۔

ترجمہ: نہیں ہے میرا کھڑا ہونا اس منزل پر اس سبب سے کہ محبوبہ کا گھر مٹ گیا ویران و بوسیدہ ہو گیا اور گونگا ہو گیا کہ بات کرنے پر قادر نہیں (بلکہ یہ محبوبہ کی محبت کی وجہ سے ہے)

......☆......☆......☆......

اَلثَّالِثُ[۱]: مَجْزُوْءٌ مَقْطُوْعٌ وَبَيْتُهُ:

سِيْرُوْا مَعًا اِنَّمَا مِيْعَادُكُمْ "يَوْمَ الثَّلَاثَا بِبَطْنِ الْوَادِیْ

اَلثَّالِثَةُ[۲] مَجْزُوْءَةٌ مَقْطُوْعَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَ بَيْتُهُ:

مَا هَيَّجَ الشَّوْقَ مِنْ اَطْلَالٍ" اَضْحَتْ قِفَارًا كَوَحْيِ الْوَاحِیْ

اَلرَّابِعُ اَلْوَافِرُ[۳]، وَاَجْزَاؤُهُ مُفَاعَلَتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ، وَلَهُ عَرُوْضَانِ،

....

(۱) تیسری ضرب مجزو مقطوع (قطع: وتد مجموع کے ساکن حرف کو حذف کرنا اور اس کے ماقبل کے حرف کو ساکن کرنا تو "مستفعلن"، "مستفعل" ہوگا اور مفعولن کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ تقطیع:

سیرومعن	اننما	میعادکم	یوم ثلا	ثابط	ن لوادی
مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	مستفعلن	فاعلن	مفعولن

اس شعر میں "میعادکم" "مستفعلن" کے وزن پر عروض صحیح اور "ن لواری" "مفعولن کے وزن پر ضرب مقطوع ہے۔

ترجمہ: چلو ساتھ ساتھ اچھے انداز سے، بے شک کہ تم سے قتال کا وقت منگل کے دن بطن الوادی میں ہے۔

(۲) تیسری عروض مجزو مقطوع یعنی "مفعولن" ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل مقطوع ہے، اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

ماھیجش	شوق من	اطلالی	اضحت قفا	رن کوح	ی لواحی
مستفعلن	فاعلن	مفعولن	مستفعلن	فاعلن	مفعولن

اس میں "اطلالی" عروض اور "ی لواحی" ضرب دونوں مفعولن کے وزن پر مقطوع ہیں۔

ترجمہ: کیا ہی شوق پیدا کیا ہے ان ٹیلوں نے جو چٹیل میدان بن گئے، اور مخفی ہو گئے کاتب کی کتابت کی مانند۔

(۳) چوتھی بحر وافر ہے: اس کے اجزاء "مفاعلتن" چھ مرتبہ ہیں۔

وَثَلاثَةُ اَضْرُبٍ اَلاُوْلٰی مَقْطُوْفَةٌ[1]، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَیْتُهُ:

لَنَاغَنَمٌ نُسَوِّقُهَا غِزَارٌ　　كَاَنَّ قُرُوْنَ جِلَّتِهَا الْعِصِیُّ

اَلثَّانِیَةُ مَجْزُوْءَةٌ صَحِیْحَةٌ[2]: وَلَهَا ضَرْبَانِ: الاَوَّلُ مِثْلُهَا ، وَبَیْتُهُ:

لَقَدْ عَلِمَتْ رَبِیْعَةُ اَنْـــنَ حَبْلَكَ وَاهِنٌ خَلِقُ[3]

مفاعلتن ،مفاعلتن ،مفاعلتن ،مفاعلتن ،مفاعلتن ،مفاعلتن ۔ اس کے دو عروض اور تین ضرب ہیں۔

(۱) پہلی عروض اور اس کی ضرب "مقطوف" یعنی "فعولن" ہے (قطف جزء کے پانچویں متحرک حرف کو ساکن کرنا اور آخر سے سبب خفیف کو گرانا جیسے "مفاعلتن" سے تن کو گرایا اور لام کو ساکن کیا تو "مفاعل" ہو کر "فعولن" ہو گیا، اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

لنا غنمن	نسووقها	غزارن	کان ن قرو	ن جللتهل	عصیو
مفاعلتن،	مفاعلتن،	فعولن	مفاعلتن،	مفاعلتن،	فعولن

اس شعر میں "غزارن" عروض اور "عصیو" ضرب دونوں "فعولن" کے وزن پر مقطوف ہیں۔

ترجمہ: ہمارے پاس زیادہ دودھ دینے والی بکریوں کے کثیر ریوڑ ہیں ہم ان کو چراگاہ کی طرف لے جاتے ہیں ان میں سے اکثر کے سینگ لاٹھیوں کی طرح لمبے ہیں۔

دوسری عروض مجزوء صحیح ہے، اس کے دو ضرب ہیں پہلی ضرب اس کے عروض کے مانند صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے "البتہ جان لیا ہے قبیلہ ربیعہ نے کہ تمہارے معاہدہ کی رسی کمزور اور بوسیدہ ہے"

(۲) دوسری عروض مجزوء صحیح ہے یعنی دونوں مصرعوں کے آخر سے ایک ایک جزء ساقط ہوگا۔

(۳) تقطیع:

لقد علمت	ربیعة ان	ن حبلک وا	هنن خلقو
مفاعلتن	مفاعلتن	مفاعلتن	مفاعلتن

یہ شعر مجزوء ہے، اسی وجہ سے ایک جزء "مفاعلتن" دونوں مصرعوں سے ساقط ہے۔

اَلثَّانِیْ مَجْزُوٌّ مَعْصُوْبٌ (۱) وَبَیْتُهُ:

اُعَاتِبُهَا وَ آمُرُهَا فَتُغْضِبُنِیْ وَتَعْصِیْنِیْ (۲)

اَلْخَامِسُ اَلْکَامِلُ (۳)، وَاَجْزَاؤُهُ مُتَفَاعِلُنْ سِتُّ مَرَّاتٍ، وَاَعَارِیْضُهُ ثَلَاثَةٌ، وَاَضْرُبُهُ تِسْعَةٌ، اَلْاُوْلٰی تَامَّةٌ (۴)، وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ: اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَیْتُهُ:

ترجمہ: دوسری ضرب مجزو معصوب ہے اور اس کا شعر یہ ہے: میں اس کی سرزنش کرتا ہوں اور اسے حکم دیتا ہوں تو وہ مجھے غصہ دلاتی ہے، اور میرے حکم کی نافرمانی کرتی ہے۔

---

(۱) دونوں مصرعوں سے ایک ایک جز ساقط ہوگا اور جزء کا پانچواں متحرک حرف ساکن ہو گا، جیسے "مفاعلتن" کے لام کو ساکن کیا تو مفاعلْتن ہو کر مفاعیلن ہو گیا۔

(۲) تقطیع:

وتعصيني	فتغضبنی	وآمرها	اعاتبها
مفاعيلن	مفاعلتن	مفاعلتن	مفاعلتن

یہ شعر مجزو ہے اور "وآمرہا" "مفاعلتن" کے وزن پر عروض صحیح اور "وتعصینی" "مفاعیلن" کے وزن پر ضرب معصوب ہے۔

(۳) پانچویں بحر: کامل ہے، اور اس کے اجزاء "متفاعلن" چھ مرتبہ ہیں، اس کی تین عروض اور نو ضرب ہیں کامل کو کامل اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس بحر میں تیس حرکات کامل طور پر موجود ہیں، اس کے علاوہ دوسرے بحر میں تیس حرکات کامل طور پر موجود نہیں۔

(۴) پہلی عروض تامہ (صحیحہ) ہے اور اس کے تین ضرب ہیں، پہلی ضرب عروض کی مانند صحیح ہے یعنی "متفاعلن" اور اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

وتكررمي	ت شمائلي	وكماعلم	صرعن ندن	ت فما اقص	واذا صحو
متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن

اس شعر میں تمام اجزاء سالم ہیں اس لئے تامہ کہا جاتا ہے، اور اس میں "صرعن ندن" عروض اور "وتکررمی" ضرب دونوں "متفاعلن" کے وزن پر صحیح ہیں۔

وَ اِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی
وَكَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِیْ وَتَكَرُّمِیْ

اَلثَّانِیْ مَقْطُوْعٌ[۱] وَبَيْتُهُ:

وَاِذَا دَعَوْنَكَ عَمَّهُنَّ فَاِنَّهُ نَسَبٌ يَزِيْدُكَ عِنْدَهُنَّ خَبَالاً

اَلثَّالِثُ[۲] اَحَذُّ مُضْمَرٌ وَبَيْتُهُ:

....

ترجمہ: جب میرا نشہ اتر جاتا ہے اور میں ہوش میں آتا ہوں تو کوتاہی نہیں کرتا سخاوت میں (بخیل نہیں) جیسا کہ تجھے معلوم ہے میری عمدہ عادت اور میری فیاضی۔

(۱) دوسری ضرب مقطوع (وتد مجموع سے حرف متحرک کو حذف کر دیا جائے گا، تو "متفاعلن" "متفاعِلْ" ہوکر "فعلاتن" کی طرف منتقل ہو جائے گا) اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

و اذادعو	نک عمهن	ن فان نهو	نسبن یزی	دک عندهن	ن خبالا
متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	فعلاتن

اس میں "ن فاهو" "متفاعلن" کے وزن پر عروض صحیح اور "ن خبالا" فعلاتن کے وزن پر ضرب مقطوع ہے۔

ترجمہ: جب ان عورتوں نے تجھے پکارا اپنا چچا کہہ کر، تو یہ ایسی نسبت ہے کہ زیادہ ہوگئی تیری حقارت ان کے نزدیک یعنی چچا کہہ کر پکارنا تحقیر ہے تعظیم نہیں۔

(۲) تیسری ضرب "اَحذ ومضمر" (یعنی حذذ اور اضمار دونوں جمع ہوں گے، اور حذذ کی وجہ سے وتد مجموع کو حذف کر دیا جائے گا اور اضمار کی وجہ سے جزء کے دوسرے متحرک حرف کو ساکن کر دیا جائے گا، اور متفاعلن سے وتد مجموع "علن" کو حذف کیا تو "متفا" ہوا، پھر اضمار کی وجہ سے دوسرے متحرک حرف تاء کو ساکن کیا تو "متفا" ہوکر "فعلن" ہوگیا۔

......☆......☆......☆......

لِمَنِ الدِّيَارُ بِرَامَتَيْنِ فَعَاقِلٍ　　دَرَسَتْ وَغَيَّرَ آيَهَا الْقَطْرُ

اَلثَّانِيَةُ حَذَّاءُ (۱)، وَلَهَا ضَرْبَانِ: اَلاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ:

دِمَنٌ عَفَتْ وَمَحَا مَعَالِمَهَا　　هَطِلٌ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ

اَلثَّانِيُ اَحَذُّ مُضْمَرٌ (۲) وَبَيْتُهُ:

....

اس کا شعر یہ ہے تقطیع:

لمن ددیا	رہرامتی	ن فعاقلن	درست وغی	یر ایہا	قطرو
متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	فعلن

اس میں "ن فعاقلن" متفاعلن کے وزن پر عروض صحیح اور "قطرو" فعلن کے وزن پر ضرب احذ مضمر ہے۔

ترجمہ: کون ضامن ہے ان گھروں کا جو رامہ اور عاقل کے درمیان واقع ہیں، جو تباہ ہو گئے، اور بدل دیا ہے ان کی نشانیوں کو بارش نے۔

(۱) دوسری عروض حذاء (یعنی متفاعلن، سے وتد مجموع "علن" کو حذف کر دیا جائے گا تو "متفا" ہو کر "فعلن" کی طرف منتقل ہو جائے گا) اس کی دو ضرب ہیں، پہلی ضرب اسی کی مثل "احذ" ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

دمنن عفت	ومحامعا	لمها	هطلن اجش	ش وبارحن	تربو
متفاعلن	متفاعلن	فعلن	متفاعلن	متفاعلن	فعلن

اس میں "لمها" عروض اور "تربو" ضرب دونوں "فعلن" کے وزن پر احذ ہیں۔

ترجمہ: یہ وہ نشانات ہیں جو ختم ہو گئے، اور مٹا دیا ہے ان کے آثار کو مسلسل بارش، شور اور تیز ہوا نے۔

(۲) دوسری ضرب، احذ مضمر (حذذ کی وجہ سے وتد مجموع ساقط ہو گا تو "متفاعلن" "متفا" ہو گا پھر اضمار کی وجہ سے دوسرے حرف کو ساکن کر دیا جائے گا تو "متفا" ہو کر "فعلن" بن جائے گا اور اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

وَلَانْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَةَ اِذْ دُعِيَتْ نَزَالِ وَلُجَّ فِي الذُّعَرِ

اَلثَّالِثَةُ مَجْزُوَّةٌ صَحِيْحَةٌ (۱)، وَاَضْرُبُهَا اَرْبَعَةٌ، اَلْاَوَّلُ مَجْزُوٌّ مُرَفَّلٌ وَبَيْتُهُ:

وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمُوْ اِلَيْ يَ فَلِمْ نَزَعْتَ وَاَنْتَ آخِرُ

ولانت اش	جع من اسا	مة اذ	دعیت نزا	ل ولجج فذ	ذعری
متفاعلن	متفاعلن	فعلن	متفاعلن	متفاعلن	فعلن

اس شعر میں "مت اذ" فعلن کے وزن پر عروض حذاء اور "ذعری" فعلن کے وزن پر ضرب احذ مضمر ہے۔

ترجمہ: اے ہرم بن سنان بیشک تو زیادہ بہادر ہے شیر سے، جب آواز لگائی جائے لڑائی کی اور خوب گھسنے والا ہے، خوف ناک مقامات میں۔

واضح رہے کہ اس سے پہلے "الثالث أحذ مضمر" گزرا ہے اور یہاں بھی بظاہر تکرار معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں تکرار نہیں ہے کیونکہ عروض میں فرق ہے یعنی پہلے والے کا عروض صحیح ہے اور اس کا عروض حذاء ہے۔

(۱) تیسری عروض مجزو صحیح ہے: اس کی چار ضرب ہیں۔ پہلی ضرب مجزو مرفل ہے (جز کے آخر میں سبب خفیف کو اضافہ کیا جائے گا تو "متفاعلن" متفاعلتن" ہو کر متفاعلاتن" ہو جائے گا اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

ولقد سبق	تهموالی	ی فلم نزع	ت وانت آخر
متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلاتن

یہ شعر مجزو ہونے کی وجہ سے دونوں مصرعوں کے آخر سے ایک ایک جز گر گیا، اور اس میں "تهموالی" متفاعلن کے وزن پر عروض صحیح اور "ت وانت آخر" متفاعلاتن کے وزن پر ضرب مرفل ہے۔

ترجمہ: البتہ تو پہلے آیا ان جنگجوؤں سے مرے پاس تو کیوں پیچھے ہٹ گیا لڑائی کے وقت حالانکہ تو جنگجوؤں میں آخری آدمی تھا میرے ساتھ۔

اَلثَّانِی مَجْزُوٌّ مُذَالٌ (۱) وَبَيْتُهُ:

جَدَثٌ يَكُوْنُ مَقَامَهُ ... اَبَدًا بِمُخْتَلِفِ الرِّيَاحْ

اَلثَّالِثُ مِثْلُهَا (۲) وَبَيْتُهُ:

وَاِذَا افْتَقَرْتَ فَلَا تَكُنْ ... مُتَجَشِّعًا وَتَجَمَّلِ

---

(۱) دوسری ضرب مجزو مذال ہے (یعنی وتد مجموع کے آخر میں نون ساکن یا حرف کا اضافہ کرنا جیسے "متفاعلن" پر نون ساکن کا اضافہ کیا تو "متفاعلنن" ہوکر "متفاعلان" ہوگیا۔ اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

جدثن یکو	ن مقامهو	ابدن بمخ	تلفر ریاح
متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلان

اس شعر میں "ن مقامهو" متفاعلن کے وزن پر عروض صحیح اور "تلفر ریاح" متفاعلان کے وزن پر ضرب مذال ہے۔

ترجمہ: قبر ہوگی ایسی جگہ پر جہاں ہمیشہ رخ بدلتی رہیں گی ہوائیں۔

(۲) تیسری ضرب عروض کی مثل مجزو صحیح ہے (یعنی آخر میں اضافہ کر کے تغیر کرنے سے سالم ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

واذ فتقر	ت فلاتکن	متجششعن	وتجمملی
متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن

یہ شعر مجزو ہے اور اس میں "ت فلاتکن" عروض اور "وتجمل" ضرب دونوں صحیح ہیں اور "متفاعلن" کے وزن پر ہے۔

یہاں "المتجشعا" جیم اور حا دونوں کے ساتھ پڑھنا درست ہے، اگر جیم کے ساتھ ہے تو اس کا معنی کھانے پر شدید حریص ہے، اور اگر حا کے ساتھ ہے تو اس کا معنی تکلف خشوع اور خضوع کرنے والا۔

ترجمہ: جب تو محتاج ہو جائے تو زیادہ حریص نہ بن کھانے کیلئے اور صبر کر شریف لوگوں کی مانند اچھے کپڑے پہن کر زینت اختیار کر (اور اللہ کے علاوہ کسی اور کے سامنے شکوہ نہ کر)

اَلرَّابِعُ مَجْزُوٌّ[1] مَقْطُوْعٌ وَبَيْتُهُ:

وَإِذَا هُمُوْ ذَكَرُوْا الإِسَا ءَةَ أَكْثَرُوْا الْحَسَنَاتِ

اَلسَّادِسُ الْهَزَجُ[2]، وَأَجْزَاؤُهُ مَفَاعِيْلُنْ سِتُّ مَرَّاتٍ مَجْزُوٌّ وُجُوْبًا وَعَرُوْضُهُ وَاحِدَةٌ صَحِيْحَةٌ، وَلَهَا ضَرْبَانِ: اَلأَوَّلُ[3] مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ:

عَفَا مِنْ آلِ لَيْلَى السَّهْبُ فَالأَمْلاَحُ فَالْغَمْرُ

---

(۱) چوتھی ضرب مجزو مقطوع (یعنی وتد مجموع کے ساکن حرف کو حذف کر کے اس کے ماقبل کو ساکن کرنا تو "متفاعلن" "متفاعل" ہو کر "فعلاتن" ہو جائے گا۔ اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

حسناتی	ءة اکثرل	ذکرلاسا	واذا همو
فعلاتن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن

یہ شعر مجزو ہے اور اس میں "ذکرلاسا" عروض صحیح ہے "متفاعلن" کے وزن پر ہے اور "حسناتی" ضرب مقطوع ہے اور "فعلاتن" کے وزن پر ہے۔

ترجمہ: اور جب انہوں نے ذکر کیا برائی کا تو انہوں نے زیادہ کیں اچھائیاں۔

(۲) چھٹی بحر: ہزج ہے، اور اس کے اجزء "مفاعیلن" چھ مرتبہ ہیں اس بحر کو مجزو استعمال کرنا واجب ہے اس کی ایک عروض صحیح ہے اور اس کے دو ضرب ہیں۔

(۳) پہلی ضرب عروض کے مانند صحیح ہے یعنی آخر میں اضافہ کر کے تغیر کرنے سے سالم ہے۔

ج فلغمرو	ب فلا ملا	ل لیلیسه	عفا من ا
مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن

اس شعر میں "ل لیلسه" عروض اور "ج فلغمر و" ضرب دونوں صحیح ہیں جزء کے آخر میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوا۔

ترجمہ: مٹ گئے آل لیلی یعنی سلمٰی کے مقامات: سہب املاح اور غمر، اس میں افسوس اور درد والم کو ظاہر کیا گیا۔

اَلثَّانِي مَحْذُوفٌ[1] وَبَيْتُهُ:

وَمَا ظَهْرِيْ لِبَاغِ الضَّيْمِ بِالظَّهْرِ الذَّلُوْلِ

السَّابِعُ اَلرَّجَزُ[2]، وَاَجْزَاؤُهُ مُسْتَفْعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ، وَاَعَارِيْضُهُ اَرْبَعَةٌ وَاَضْرُبُهُ خَمْسَةٌ: اَلاُوْلٰى تَامَّةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ: اَلاَوَّلُ مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ:

دَارٌ لِسَلْمَى اِذْ سُلَيْمَى جَارَةٌ قَفْرًا تُرَى آيَاتُهَا مِثْلَ الزُّبُرْ

....

(۱) دوسری ضرب محذوف یعنی آخری مصرعہ کے آخری جز سے سبب خفیف کو حذف کیا جائے گا تو "مفاعیلن" سے "مفاعی" ہو کر "فعولن" بن جائے گا، اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

وماظهری	لباغ ضضی	م بظظهر ذ	ذلولی
مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	فعولن

اس شعر میں "لباغ ضضی" مفاعیلن کے وزن پر عروض صحیح اور "ذلولی" فعولن کے وزن پر ضرب محذوف ہے۔

ترجمہ: اور نہیں ہے میرا نفس یا مرار کاب ظلم کا ارادہ کرنے والوں کیلئے جھکا ہوا یعنی جو ظالم جس طرح چاہے مجھ پر ظلم نہیں کر سکتا جیسا کہ گرے ہوئے "پر" کو ہوا جس طرح چاہے اڑاتی ہے۔

(۲) ساتویں بحر رجز ہے اور اس کے اجزاء "مستفعلن" چھ مرتبہ ہیں، اس کی چار عروض اور پانچ ضرب ہیں پہلی عروض تامہ ہے، اور اسکی دو ضرب ہیں، پہلی ضرب عروض کی مانند ہے، اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

دارن لسل	مااذسلی	ما جارتن	قفرن تری	آیاتها	مثل ززبر
مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن

اس شعر میں "ما جارتن" عروض اور "مثل ززبر" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

ترجمہ: میری معشوقہ سلمیٰ کا گھر، جبکہ سلمیٰ پڑوسن تھی خالی ہے، (آب و گیاہ کچھ بھی نہیں ہے) معلوم ہوتی ہے اس کی نشانیاں کتاب کے حرفوں کی مانند۔

اَلثَّانِیْ مَقْطُوْعٌ (۱) وَبَیْتُهٗ:

اَلْقَلْبُ مِنْهَا مُسْتَرِیْحٌ سَالِمٌ وَالْقَلْبُ مِنِّیْ جَاهِدٌ مَجْهُوْدُ

اَلثَّانِیَةُ مَجْزُوْءَةٌ صَحِیْحَةٌ (۲) وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَیْتُهٗ:

قَدْ هَاجَ قَلْبِیْ مَنْزِلُ مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرُ

---

(۱) دوسری ضرب مقطوع (یعنی وتد مجموع سے حرف ساکن کو حذف کر کے ماقبل کو ساکن کر دیا جائے گا تو "مستفعلن"، "مستفعل" ہو کر "مفعولن" ہو جائے گا۔ اس کا شعر یہ ہے۔

القلب من	هامستری	حن سا لمن	ولقلب من	نی جاهدن	مجهودو
مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مفعولن

اس شعر میں "حن سالمن" "مستفعلن" کے وزن پر عروض صحیح اور "مجهودو" "مفعولن" کے وزن پر ضرب مقطوع ہے۔

ترجمہ: محبوبہ کا دل پر سکون ہے، اور محبت کی مشقت سے سالم ہے، اور میرا دل محبت کی مشقت برداشت کر رہا ہے اور تکلیف میں ہے "منها" قلب اول اور "منی" قلب ثانی سے حال ہے۔

(۲) دوسری عروض مجزوء صحیح ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کی مانند ہے اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

قد هاج قل	بی منزلن	من امم عم	رن مقفرو
مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن

یہ شعر مجزوء ہے اس میں "بی منزلن" عروض اور "رن مقفرو" ضرب دونوں صحیح ہیں۔

ترجمہ: البتہ ہیجان برپا کر دیا ام عمرو کے خالی گھر نے۔

☆ ☆ ☆

اَلثَّالِثَةُ مَشْطُوْرَةٌ [1]، وَهِيَ الضَّرْبُ وَبَيْتُهُ:

مَا هَاجَ أَحْزَانًا وَشَجْوًا قَدْ شَجَا

اَلرَّابِعَةُ مَنْهُوْكَةٌ [2]، وَهِيَ الضَّرْبُ وَبَيْتُهُ: يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعُ

---

(۱) تیسری عروض مشطور ہے یعنی شعر کے آدھے اجزاء محذوف ہوں گے مثلاً ایک شعر کے چھ اجزاء ہیں تو ان میں سے تین اجزاء محذوف ہوں گے اور تین مذکور ہوں گے اور وہ سالم ہوں گے اور عروض ہی ضرب ہے اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

ون قد شجا	زانن وشج	ماھا ج اح
مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن

یہ شعر مشطور ہے، اس کے چھ اجزاء میں سے کل تین اجزاء مذکور ہیں اور باقی تین اجزاء محذوف ہیں اس میں "ون قد شجا" ضرب اور عروض ہے اور صحیح ہے کسی قسم کا اضافہ اور تغییر وغیرہ نہیں ہے۔

ترجمہ: کس چیز نے ہیجان پیدا کر دیا غموں کا، یہاں پر "اُحزان" اور "شجو" دونوں کا معنی غم ہے اور عطف مرادف ہے اور "ما" استفہامیہ ہے غم کے عظیم باعث پر تنبیہ کرنے کیلئے ہے۔

(۲) چوتھی عروض منہوک ہے یعنی شعر کے دو تہائی اجزاء محذوف ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ ہر مصرعہ سے دو جزء محذوف ہوں گے اور اول جزء باقی رہے گا، اور وہ عروض بھی ہوگا اور ضرب بھی، اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

فیھا جذع	یالیتنی
مستفعلن	مستفعلن

ترجمہ: کاش کہ میں اس وقت نوجوان ہوتا، بوڑھا نہ ہوتا۔

یہ شعر منہوک ہے، اس کے چھ اجزاء میں سے صرف دو اجزاء مذکور ہیں باقی چار اجزاء محذوف ہیں اس میں "فیھا جذع" عروض و ضرب دونوں ہیں اور صحیح ہے۔

اَلثَّامِنُ الرَّمَلُ(۱) ، وَاَجزَاؤُهُ فَاعِلاتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَلَهُ عَرُوضَانِ وَسِتَّةُ اَضْرُبٍ: الاُوْلٰى مَحْذُوفَةٌ وَاَضْرُبُهَا ثَلاثَةٌ ، الاَوَّلُ تَامٌّ وَبَيْتُهُ:

مِثْلَ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفّٰى بَعْدَكَ الْقَطْرُ مَغْنَاهَا وَتَاْوِيبُ الشَّمَالِ

اَلثَّانِي مَقْصُورٌ(۲) وَبَيْتُهُ:

اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّي مَالُكًا اَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْسِيْ وَانْتِظَارْ

(۱) آٹھویں بحر رمل ہے اور اس کے اجزاء "فاعلاتن" چھ مرتبہ ہیں اس کی دو عروض اور چھ ضرب ہیں پہلی عروض محذوف (یعنی آخر سے سبب خفیف کو ساقط کر دیا جائے گا اور "فاعلاتن" سے "تن" حذف ہونے کے بعد "فاعلا" ہو کر "فاعلن" بن جائے گا، اور اس کے تین ضرب ہیں پہلی ضرب تام وصحیح ہے (یعنی ضرب میں کسی قسم کی تغیر نہیں ہوگی۔ اور اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

بشمالی	هاوتاوی	قطر مغنا	بعد ک ل	برد عففا	مثل سحقل
فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلاتن

اس میں "بعد ک ل" فاعلن کے وزن پر عروض محذوف اور "ب ششمالی" فاعلاتن کے وزن پر ضرب صحیح ہے۔

ترجمہ: بوسیدہ چادر کی طرح مٹا دیا ہے تیرے بعد بارش نے محبوبہ کے گھر کو اور شمالی ہوا کے گزرنے نے۔

(۲) دوسری ضرب مقصور (سبب کے ساکن حرف کو حذف کر کے اس کے متحرک کو ساکن کرنا تو "فاعلاتن" "فاعلان" ہو جائے گا) اس کا شعر یہ ہے۔

ونتظار	طال حبسی	انهوقد	مالکن	مان عنني	ابلغن نع
فاعلان	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلاتن

اس میں "مالکن" فاعلن کے وزن پر عروض محذوف اور "وانتظار" "فاعلان" کے وزن پر ضرب مقصور ہے۔

ترجمہ: پہنچا دو نعمان کو میری طرف سے پیغام، البتہ طویل ہو گیا ہے میرا رکنا اور انتظار کرنا

اَلثَّالِثُ(۱) مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ:

قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا شَابَ بَعْدِیْ رَأْسُ هٰذَا وَاشْتَهَبْ

اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوْءَةٌ(۲) صَحِيْحَةٌ، وَاَضْرُبُهَا ثَلَاثَةٌ : اَلاَوَّلُ مَجْزُوٌّ مُسَبَّغٌ وَبَيْتُهُ:

يَا خَلِيْلَيَّ اَرْبَعَا وَاسْتَخْبِرَا رَبْعًا بِعُسْفَانَ

(۱) تیسری ضرب عروض کی مانند محذوف ہے، یعنی ''فاعلن'' ہے اس کا شعر یہ ہے:

قالت لخن	ساء لمما	جئتها	شاب بعدی	راس هذا	وشتهب
فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن

اس شعر میں ''جئتها'' عروض اور ''وشتهب'' ضرب دونوں ''فاعلن'' کے وزن پر محذوف ہیں۔

ترجمہ: میری محبوبہ خنساء نے کہا جب میں اس کے پاس آیا، کہ بوڑھا سفید ہو گیا ہے میرے بعد اس شخص کا سر، اور سفیدی غالب آ گئی۔

(۲) دوسری عروض مجزو صحیح ہے، اور اس کی تین ضرب ہیں۔

پہلی ضرب مجزو مسبغ ہے (یعنی سبب خفیف پر ساکن حرف کا اضافہ کرنا جیسے ''فاعلاتن'' پر ساکن حرف نون کا اضافہ کیا تو ''فاعلاتنن'' ہو گیا، چونکہ دونوں ساکن کا نطق ممکن نہیں تھا اس لئے پہلے نون کو الف سے بدل دیا تو ''فاعلاتان'' ہو گیا اس کا شعر یہ ہے۔

یا خلیلي	ی ربعاوس	تخبرارب	عن بعسفان
فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتان

اس شعر میں ''ی ربعاوس'' ''فاعلاتن'' کے وزن پر عروض صحیح اور ''عن بعسفان'' ''فاعلاتان'' کے وزن پر ضرب مسبغ ہے، یہ شعر مجزو ہے عروض اور ضرب سے ایک ایک جزء ساقط ہے۔

ترجمہ: ''اربعا'' امر حاضر کے تثنیہ کا صیغہ ہے ٹھہرنا اور اقامت کرنا۔

اے میرے دونوں دوستو! ٹھہرو اور خبر لو مقام عسفان کے لوگوں کی یعنی وہ مقام لوگوں سے خالی ہو گیا یا آباد ہے۔

☆......☆......☆

اَلثَّانِی(۱) مِثْلُهَا وَبَیْتُهُ:

مُقْفِرَاتٌ دَارِسَاتٌ مِثْلُ آیَاتِ الزَّبُوْرِ

اَلثَّالِثُ(۲) مَجْزُوٌّ مَحْذُوْفٌ وَبَیْتُهُ:

مَا لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَیْنَانِ مِنْ هٰذَا ثَمَنُ

اَلتَّاسِعُ اَلسَّرِیْعُ(۳)، وَاَجْزَاؤُهُ: مُسْتَفْعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ، مَفْعُوْلَاتُ، مَرَّتَیْنِ، وَاَعَارِیْضُهُ اَرْبَعٌ، وَاَضْرُبُهُ سِتَّةٌ:

---

(۱) دوسری ضرب عروض کی صحیح ہے (تغیر وغیرہ سے سالم ہے) اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

ت ززبوری	مثل آیا	دارساتن	مقفراتن
فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن

اس میں ''دارساتن'' عروض اور ''ت ززبوری'' ضرب دونوں ''فاعلاتن'' کے وزن پر صحیح ہیں اور شعر مجزو ہے۔

ترجمہ: گھر خالی ہے اور اس کے نشانات مٹے ہوئے ہیں، جیسے کتاب کی مخفی علامات اور سطر (۲) تیسری ضرب مجزو محذوف ہے یعنی جز کے آخر سے سبب خفیف کو ساقط کرنا اور ''فاعلاتن'' سے ''تن'' کو حذف کیا تو ''فاعلا'' ہو کر ''فاعلن'' بن گیا اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

ذاثمن	نان من ھا	رت بھلعی	مالماقر
فاعلن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن

اس شعر میں ''رت بھلعی'' ''فاعلاتن'' کے وزن پر عروض صحیح اور ''ذاثمن'' ''فاعلن'' کے وزن پر ضرب محذوف ہے اور شعر مجزو ہے۔

ترجمہ: جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اس کی قیمت نہیں ہے بلکہ آنکھیں ٹھنڈی ہونا قیمت سے بڑھ کر چیز ہے۔

اَلاُوْلٰی مَطْوِیَّۃٌ مَکْسُوْفَۃٌ وَاَضْرُبُھَا ثَلاثَۃٌ[۱] : اَلاَوَّلُ مَطْوِیٌّ مَوْقُوْفٌ وَبَیْتُہٗ: اَزْمَانَ سَلْمٰی لاَیَرٰی مِثْلَھَا الرّٰ ائُوْنَ فِی شَامٍ وَلاَ فِی عِرَاقٍ[۲]

(۳) نویں بحر سریع ہے، سرعتِ نطق کی وجہ سے سریع کہا جاتا ہے، کیونکہ اس بحر کے ہر تین اجزاء میں سات اسباب ہوتے ہیں، اور اسباب کے نطق میں اوتاد سے زیادہ سرعت ہوتی ہے۔

اس کے اجزاء یہ ہے:

مستفعلان، مستفعلن، مفعولات، مستفعلان، مستفعلن، مفعولات

اس کی چار عروض، اور چھ ضرب ہیں پہلی عروض مطویہ مکسوفہ ہے، یعنی مفعولات سے چوتھا ساکن حرف، واؤ کو "طی" کی وجہ سے اور ساتویں متحرک حرف ت کو کسف کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔ تو مفعلا ہو کر "فاعلن" ہو جائے گا۔

(۱) اور اس کی تین ضرب ہیں پہلی ضرب مطوی موقوف ہے (طی کی وجہ سے چوتھے ساکن حرف کو حذف کر دیا جائے گا اور وقف کی وجہ سے ساتویں متحرک حرف کو ساکن کر دیا جائے گا تو "مفعولات" "مفعلات" ہو کر "فاعلان" بن جائے گا اور اس کا شعر یہ ہے۔

ازمان سل	مالا یری	مثلھر	راء ون فی	شامن ولا	فی عراق
مستفعلن	مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	مستفعلن	فاعلان

(۲) ترجمہ: یاد کرو اس زمانے کو جو سلمی کے ساتھ گزرا، نہیں دیکھا ہے اس جیسا زمانہ دیکھنے والوں نے نہ شام میں نہ عراق میں یعنی جس وقت وہ تو من جوان تھی اس وقت کی نظیر نہیں ہے۔

اس شعر میں "مثلھر" "فاعلن" کے وزن پر عروض مطوی مکسوف اور "فی عراق" "فاعلان" کے وزن پر ضرب مطوی موقوف ہے۔

اَلثَّانِی (۱) مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ:

هَاجَ الْهَوىٰ رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا　　مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ

اَلثَّالِثُ (۲) اَصْلَمُ وَبَيْتُهُ:

قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِيلِ الْخَنَا　　مَهْلاً لَقَدْ اَبْلَغْتَ اَسْمَاعِی

---

(۱) دوسری ضرب عروض کے مانند مطوی مکسوف ہے یعنی فاعلن ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

ہاج لہوی	رسمن بذا	ت لغضا	مخلولقن	مستعجمن	محولو
مستفعلن	مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	مستفعلن	فاعلن

ترجمہ: بھڑکایا عشق کو محبوب کے مکانات کے ایسے نشانات نے جو ذات الغضا مقام پر ہیں جو بوسیدہ، اور کئی سال پرانے ہیں۔

اس شعر میں ''ت لغضا'' عروض اور ''محولو'' ضرب دونوں ''فاعلن'' کے وزن پر مطوی مکسوف ہیں (۲) تیسری ضرب اصلم ہے، (یعنی ضرب کے آخر سے وتد مفروق کو حذف کردیا جائے گا ''مفعولات'' صلم کے بعد ''مفعو'' باقی رہے گا اور فعلن کی طرف منتقل ہوجائے گا) اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

قالت ولم	تقصدلقی	للخنا	مہلن لقد	ابلغت اس	ماعی
مستفعلن	مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	مستفعلن	فعلن

قیل اور قال دونوں قول کے نام ہیں، الخنا: فحش

ترجمہ: میری محبوبہ نے کہا ٹھہر جاؤ، اے شخص، حالانکہ اس نے (ٹھہر جاؤ) کے لفظ سے فحش کلام کا ارادہ نہیں کیا بلاشبہ تو نے پہنچادی ہے میرے کانوں تک اپنی بات۔

اس شعر میں ''للخنا'' فاعلن کے وزن پر عروض مطوی مکسوف ہے اور ''ماعی'' فعلن کے وزن پر ضرب اصلم ہے۔

اَلثَّانِيَةُ (۱) مَخْبُوْلَةٌ مَكْسُوْفَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا وَبَيْتُهُ:

اَلنَّشْرُ مِسْكٌ وَالْوُجُوْهُ دَنَا نِيْرٌ وَاَطْرَافُ الاَكُفِّ عَنَمْ

اَلثَّالِثَةُ (۲) مَوْقُوْفَةٌ مَشْطُوْرَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا، وَبَيْتُهُ:

يَنْضَحْنَ فِي حَافَاتِهَا بِالاَبْوَالِ

---

(۱) دوسری عروض مخبول مکسوف ہے: مخبول میں طی اور خبن کو جمع کیا جائے گا اور خبن کی وجہ سے جزء کے دوسرے ساکن حرف کو اور طی کی وجہ سے چوتھے ساکن حرف کو حذف کر دیا جائے گا اور مکسوف ہونے کی وجہ سے ساتویں حرف کو حذف کر دیا جائے گا تو ''مفعولات'' معلا بنے گا اس کے بعد ''فعلن'' کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

اس کی ضرب بھی اسی کے مانند مخبول اور مکسوف ہے، اس کا شعر یہ ہے۔

انںشر مس	کن ولوجو	ہ دنا	نیرن واط	راف لاکف	فعنم
مستفعلن	مستفعلن	فعلن	مستفعلن	مستفعلن	فعلن

ان عورتوں سے پھیلنے والی خوشبو مشک کی طرح ہے، اور چہرہ دیناروں کی طرح روشن ہے، اور ہتھیلیوں کے اطراف عنم پودے کی طرح سرخ ہیں۔

اس میں ''ہ دنا'' عروض اور ''ف عنم'' ضرب دونوں فعلن کے وزن پر مخبول مکسوف ہے۔

(۲) تیسری عروض موقوفہ (یعنی آخری حرف کو ساکن کر دیا جائے گا تو ''مفعولات ہو کر ''مفعولان'' کی طرف منتقل ہو جائے گا، اور یہ عروض مشطور ہے یعنی شعر کے نصف اجزء محذوف ہونگے، اسکی ضرب اس کے عروض کے مانند موقوفہ مشطورہ ہوگی، اس کا شعر یہ ہے:

ینضحن فی	حافاتها	ب لا بوال
مستفعلن	مستفعلن	مفعولان

اس میں ''ب لابوال'' عروض اور ضرب ''مفعولان'' کے وزن پر موقوف ہیں، اور شعر کے نصف اجزاء محذوف ہیں۔

اَلرَّابِعَةُ [۱] مَكْسُوفَةٌ مَشْطُورَةٌ ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَبَيْتُهُ:

يَا صَاحِبَيْ رَحْلِيْ اَقِلَّا عَذْلِيْ

اَلْعَاشِرُ: اَلْمُنْسَرِحُ [۲] ، وَاَجْزَاؤُهُ: مُسْتَفْعِلُنْ، مَفْعُوْلَاتُ، مُسْتَفْعِلُنْ، مَرَّتَيْنِ، وَاَعَارِيْضُهُ ثَلَاثَةٌ كَاَضْرُبِهِ ، اَلْاُوْلٰى صَحِيْحَةٌ [۳] ، وَضَرْبُهَا مَطْوِيٌّ، وَبَيْتُهُ:

ترجمہ: وحشی جانور چھڑکتے ہیں اس کے اطراف میں پیشاب، یعنی بہت سارے گھر خالی ہوتے ہیں وحشی جانور اس میں بسیرا کر لیتے ہیں اور اس گھر کے اطراف و جوانب میں بول و براز کرتے ہیں۔

(۱) چوتھی عروض مکسوفہ مشطورہ ہے یعنی کسف کی وجہ سے ساتویں متحرک حرف کو حذف کر دیا جائے گا اور "مفعولات"، مفعولا، ہو کر "مفعولن" کی طرف منتقل ہو جائے گا اور مشطورہ ہونے کی وجہ سے شعر کے نصف اجزاء محذوف ہونگیں، اس کی ضرب بھی عروض کی طرح مکسوفہ ہے اس کا شعر یہ ہے۔

یا صاحبی	رحلی اقل	لا عذلی
مستفعلن	مستفعلن	مفعولن

اس شعر میں "لا عذلی" مفعولن کے وزن پر عروض اور ضرب مکسوف ہے اور شعر مشطور ہے کیونکہ شعر کا آدھا حصہ محذوف ہے۔

ترجمہ: اے میرے کجاوہ کے ساتھیوں کم کرو میری ملامت۔

(۲) دسویں بحر منسرح ہے (الوشاح میں ہے: المنسرح فی الأصل یقال: للخارج من ثیابه، وبه سمی هذا البحر لخروجه عن أمثاله. وقال الآخر : المنسرح بكسر الراء اسم فاعل سمی به لا نسراحه ای سهولته علی اللسان) اس کے اجزاء "مستفعلن، مفعولات، مستفعلن دو مرتبہ، اس کی تین عروض ہیں اور تین ضرب ہیں۔

(۳) پہلی عروض صحیح اور اس کی ضرب مطوی (یعنی طی کی وجہ سے چوتھے ساکن حرف کو حذف کر دیا جائے گا، جیسے، مستفعلن، مستعلن، ہو کر "مفتعلن" ہو جائے گا۔ اس کا شعر یہ ہے۔

اِنَّ ابْنَ زَيْدٍ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلاً ۔ لِلْخَيْرِ يُفْشِي فِي مِصْرِهِ الْعُرْفَا

اَلثَّانِيَةُ [۱] مَوْقُوفَةٌ مَنْهُوكَةٌ ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَبَيْتُهُ :

صَبْرًا بَنِي عَبْدِ الدَّار

اَلثَّالِثَةُ [۲] مَكْسُوفَةٌ مَنْهُوكَةٌ ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَبَيْتُهُ :

....

ان نبن زي	دن لازال	مستعملن	للخيريف	شي في مصر	هلعرفا
مستفعلن	مفعولات	مستفعلن	مستفعلن	مفعولات	مفتعلن

اس میں "مستعملن" مستفعلن" کے وزن پر عروض صحیح اور "هلعر فا" "مفتعلن" کے وزن پر ضرب مطوی ہے۔

ترجمہ: بے شک ابن زید ہمیشہ بھلائی کرنے والا اور ظاہر کرنے والا اپنے شہر میں اچھائی کو

(۱) دوسری عروض موقوفہ (یعنی مصرع کے آخر میں وتد مفروق کے آخری حرف ساکن ہو گا، اور مفعولات، ہوگا اور یہ منہوکہ ہے (یعنی دو تہائی اجزاء محذوف ہوں گے) اس کی ضرب بھی اس کی مثل موقوفہ ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

صبرن بني	عبد دار
مستفعلن	مفعولات

اس شعر میں "عبد دار" "مفعولات، کے وزن پر عروض اور ضرب موقوف ہے اور یہ شعر منہوک بھی ہے کیونکہ شعر کے دو تہائی اجزاء محذوف ہیں۔

ترجمہ: صبر کروائے بنی عبد الدار۔

(۲) تیسری عروض مکسوفہ منہوکہ ہے (مکسوفہ ہونے کی وجہ سے ساتواں متحرک حرف ساقط ہو جائے گا اور "مفعولات" "مفعولا" ہو کر "مفعولن" ہو جائے گا، اور منہوک ہونے کی وجہ سے شعر کے دو تہائی اجزاء محذوف ہونگے) اس کی ضرب بھی اسی کی مانند مکسوفہ ہے، اس کا شعر یہ ہے:

وَیْلُ اُمِّ سَعْـــدٍ سَــعْدًا

اَلْحَادِیْ عَشَرَ(۱): اَلْخَفِیْفُ، وَاَجْزَاؤُهُ: فَاعِلاتُنْ، مُسْتَفْعِ لُنْ، فَاعِلاتُنْ مَرَّتَیْنِ، وَاَعَارِیْضُهُ ثَلاثَةٌ، وَاَضْرُبُهُ خَمْسَةٌ: اَلاُوْلٰی صَحِیْحَةٌ وَلَهَا ضَرْبَانِ: اَلاَوَّلُ(۲) مِثْلُهَا، وَبَیْتُهُ

حَلَّ اَهْلِی مَا بَیْنَ، دَرْنِیْ فَبَادَوْ   لِیْ وَحَلَّتْ عُلْوِیَّةً بِالسَّخَالِ

وَیَلْحَقُهُ التَّشْعِیْثُ(۳) جَوَازاً، وَهُوَ تَغْیِیْرُ فَاعِلاتُنْ لِزِنَةِ مَفْعُوْلُنْ، وَبَیْتُهُ:

ویلمم سع	دن سعدن
مستفعلن	مفعولن

اس شعر میں ''دن سعدن'' مفعولن کے وزن پر عروض وضرب مکسوف ہے اور شعر منہوک ہے یعنی دو تہائی اجزاء محذوف ہیں۔

ترجمہ: ہلاکت ہو ام سعد کیلئے سعد کی وجہ سے۔

(۱) گیارہویں بحر: خفیف ہے کثرت اسباب کی وجہ سے شاعرانہ ذوق رکھنے والوں کیلئے ہلکا ہوتی ہے۔ اور اس کے اجزاء یہ ہیں:

فاعلاتن، مستفع لن، فاعلاتن دو مرتبہ، اس کی تین عروض اور پانچ ضرب ہیں۔

(۲) پہلی عروض صحیح (علتوں سے سالم ہے) اور اس کی دو ضرب ہیں: پہلی ضرب عروض کی مانند صحیح ہے اور اس کا شعر یہ ہے:

حلل اهلی	ما بین در	نافبا دو	لی و حللت	علوی یتن	بس سخالی
فاعلاتن	مستفعلن	فاعلاتن	فاعلاتن	مستفعلن	فاعلاتن

اس شعر میں ''نافبا دو'' عروض اور ''بس سخالی'' ضرب دونوں ''فاعلاتن'' کے وزن پر صحیح ہیں عروض کے مانند ضرب میں بھی کوئی تغیر نہیں ہے۔

لَیْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَیْتٍ ۔۔۔ اِنَّمَا الْمَیْتُ مَیِّتُ الْاَحْیَاءِ
اِنَّمَا الْمَیْتُ مَنْ یَعِیْشُ کَئِیْباً ۔۔۔ کَاسِفًا بَالُهُ قَلِیْلَ الرَّجَاءِ

تحقیق: درنا، اور بادولی، دو مقامات کا نام ہے، علویۃ: عالیہ بلندی کی طرف منسوب ہے "سخال" کتاب کے وزن پر ایک جگہ کا نام ہے۔

ترجمہ: ٹھہرے ہیں میرے گھر والے، درنی اور بادولی، مقامات کے درمیان، اور محبوبہ ٹھہری ہے سخال میں بلند جگہ پر

(۳) اور اس ضرب کے ساتھ تشعیث لاحق کرنا جائز ہے، اور تشعیث یہ ہے کہ فاعلاتن کے وزن کو مفعولن میں بدل دیا جائے اس کا شعر یہ ہے:۔

لیس من ما	ت فسترا	ح بمیتن	ان ن مل می	ت میتل	احیا ئی
فاعلاتن	مفاعلن	فعلاتن	فاعلاتن	مفاعلن	مفعولن

ترجمہ: نہیں ہے مردہ وہ شخص جو مر گیا اور دنیا کی تکلیف سے آرام پا گیا، بلاشبہ مردہ وہ ہے جو مردہ ہے زندہ رہتے ہوئے بھی۔

اس شعر میں "ح بمیتن" "فعلاتن" کے وزن پر عروض مخبون ہے اور "احیائی" میں تشعیث ہے اور اس کا وزن "مفعولن" ہے۔

اننمل می	ت من یعی	ش کئیبن	کاسفن با	له قلیل	ر رجائی
فاعلاتن	مفاعلن	فعلاتن	فاعلاتن	مفاعلن	مفعولن

ترجمہ: بے شک کہ میت وہ ہے جو زندہ رہے غم میں اور برے حال میں، اور اس کی امیدیں کم ہوں۔ اس شعر میں "ش کئیبن" "فعلاتن" کے وزن پر عروض مخبون اور "ل ررجاء" میں تشعیث ہے اور اس کا وزن "مفعولن" ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ عروض غیر صحیح ہونے کی صورت میں بھی ضرب میں تشعیث لاحق ہو سکتی ہے۔ نیز یہ کہ تشعیث، عروض میں لاحق نہیں ہوتی، اگر عروض میں تشعیث لاحق ہو تو، تصریع کہتے ہیں ان دونوں اشعار کے "حشو" میں (عروض اور ضرب کے علاوہ باقی حصے ہیں) بھی خبن ہے جیسا کہ تقطیع سے ظاہر ہے کہ "مستفع لن" خبن یعنی دوسرے حرف کو حذف کرنے کے بعد "متفع لن" ہو گیا۔

اَلثَّانِیْ (۱) مَحْذُوْف ، وَبَیْتُهٗ:

لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ ثُمَّ هَلْ آتِیَنْهُمْ اَمْ یَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدٰی

اَلثَّانِیَةُ مَحْذُوْفَةٌ (۲) ، وَضَرْبُهَا، مِثْلُهَا ، وَبَیْتُهٗ :

اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ نَنْتَصِفْ مِنْهُ اَوْ نَدَعْهُ لَکُمْ

(۱) دوسری ضرب محذوف ہے (یعنی آخر سے سبب خفیف کو حذف کر دیا جائے گا تو ''فاعلاتن'' سے سبب خفیف ''تن'' کو حذف کرنے کے بعد ''فاعلا'' باقی رہے گا اور وہ ''فاعلن'' کی طرف منتقل ہو جائے گا) اس کا شعر یہ ہے۔

لیت شعری	ھل ثمم ھل	آتینھم	ام یحولن	من دون ذا	کر ردا
فاعلاتن	مستفعلن	فاعلاتن	فاعلاتن	مستفعلن	فاعلن

ترجمہ: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں آئندہ ان سے زیارت کے لئے آسکونگا، یا حائل ہو جائے گی اس سے پہلے ہلاکت اور موت۔

اور ''ھل'' کا تکرار لفظی تاکید کیلئے ہے۔

اس شعر میں اتینھم ''فاعلاتن'' کے وزن پر عروض صحیح اور ''کرردی'' ''فاعلن'' کے وزن پر ضرب محذوف ہے۔

(۲) دوسری عروض محذوف یعنی ''فاعلاتن'' سے سبب خفیف کو ساقط کرنے کے بعد ''فاعلا'' باقی رہے گا اور فاعلن کی طرف منتقل ہو جائے گا اس کی ضرب بھی اس کے مانند محذوف ہے، اس کا شعر یہ ہے۔

ان قدرنا	یو من علی	عامرن	نن تصف من	ھوا وندع	ھو لکم
فاعلاتن	مستفع لن	فاعلن	فاعلاتن	مستفع لن	فاعلن

ترجمہ: اگر ہم قادر ہو جائیں کسی دن عامر نامی آدمی پر تو اس سے انتقام لیں گے یا اسے چھوڑ دیں گے تمہارے لئے اس میں ''عامرن'' عروض اور ''ھولکم'' ضرب دونوں فاعلن کے وزن پر محذوف ہیں۔

اَلثَّالِثَةُ مَجْزُوْءَةٌ[۱] صَحِيْحَةٌ ، وَلَهَا ضَرْبَانِ : اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا، وَبَيْتُهُ :

لَيْتَ شِعْرِيْ مَا ذَا تَرٰى ۔۔۔ اُمُّ عَمْرٍو فِيْ اَمْرِنَا

اَلثَّانِي مَجْزُوْءٌ[۲] مَخْبُوْنٌ مَقْصُوْرٌ ، وَبَيْتُهُ :

كُلُّ خَطْبٍ اِنْ لَمْ تَكُوْ ۔۔۔ نُوْا غَضِبْتُمْ يَسِيْرُ

....

(۱) تیسری عروض مجزو صحیح ہے یعنی تغییر سے سالم ہے، اس کی دو ضرب ہیں، پہلی ضرب عروض کی مانند صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

لیت شعری	ماذا تری	امم عمرن	فی امرنا
فاعلاتن	مستفعلن	فاعلاتن	مستفعلن

ترجمہ: کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا رائے ہے ام عمرو کی ہمارے معاملے میں اگر اچھی ہے تو خوش ہوتے اور اگر یہ بری ہے تو غمگین ہوتے۔

اس شعر میں "ماذا تری" عروض اور "فی امرنا" ضرب دونوں "مستفعلن" کے وزن پر صحیح ہیں، اور مجزو ہے۔

(۲) دوسری ضرب مجزو مخبون مقصور (یعنی خبن کی وجہ سے مستفعلن" کے" سین کو حذف کر دیا جائے گا اور قصر کی وجہ سے صرف لام یا صرف نون کو حذف کر دیا جائے گا تو "متفعلن" یا "متفعل" ہو کر "فعولن" کی طرف منتقل ہو جائے گا اس کا شعر یہ ہے:

کلل خطبن	ان لم تکو	نوغضبتم	یسیرو
فاعلاتن	مستفع لن	فاعلاتن	فعولن

ترجمہ: ہر مشکل کام اگر تم غصہ نہ ہو آسان ہے۔

اس شعر میں "یسیرو" فعولن کے وزن پر ضرب مخبون مقصود ہے، اور یہ مجزو ہے اس لئے عروض اور ضرب میں سے ایک ایک جزء محذوف ہے۔

اَلثَّانِیْ عَشَرَ(۱): اَلْمُضَارِعُ، وَاَجْزَاؤُہٗ: مَفَاعِیْلُنْ، فَاعِ لَاتُنْ، مَفَاعِیْلُنْ مَرَّتَیْنِ مَجْزُوٌّ وُجُوْباً، وَعَرُوْضُہٗ وَاحِدَۃٌ صَحِیْحَۃٌ، وَضَرْبُھَا مِثْلُھَا وَبَیْتُہٗ:

دَعَانِیْ اِلٰی سُعَادیٰ ــ دَوَاعِیْ ھَوَیٰ سُعَادیٰ

....

(۱) بارہویں بحر: مضارع ہے (مضارع کا معنی مشابہت ہے، چونکہ یہ بحر خفیف کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس لئے اس کو مضارع کہا جاتا ہے) اس کے اجزاء۔

"مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، دو مرتبہ ہیں، اس بحر کا مجزو استعمال واجب ہے۔

اس کی ایک عروض صحیح ہے اور اس کی ضرب بھی عروض کی مانند صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

دعا نی ا	لا سعادی	دواعی ہ	واسعادی
مفاعیل	فاع لاتن	مفاعیل	فاع لاتن

ترجمہ: بلالیا مجھے سعادی کی طرف سعادی کی محبت کے دواعی نے یعنی حسن صورت اور کشش نے، اس شعر میں "لا سعادی" عروض اور "واسعادی" ضرب دونوں فاعلاتن کے وزن پر صحیح ہیں اسمیں کسی قسم کا تغیر نہیں ہے۔

اور اس شعر میں پہلا جزء مفاعیلن، مکفوف یعنی جزء کے ساتویں ساکن حرف کو حذف کرنے کی وجہ سے "مفاعیل" ہوگیا۔

......☆......☆......☆......

اَلثَّالِثَ عَشَرَ (۱) : اَلْمُقْتَضَبُ، وَاَجْزَاؤُهُ : مَفْعُوْلَاتُ، مُسْتَفْعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ مَرَّتَيْنِ، مَجْزُوٌّ وُجُوْباً ، وَعَرُوْضُهُ، وَاحِدَةٌ مَطْوِيَّةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَبَيْتُهُ:

اَقْبَلَتْ فَلَاحَ لَهَا عَارِضَانِ كَالسَّبَجِ

(۱) تیرھویں بحر مقتضب ہے اس کے اجزاء یہ ہیں

مفعولات، مستفعلن، مستفعلن، دو مرتبہ، اس بحر کو مجزو استعمال کرنا واجب ہے اس کی ایک عروض مطوی (یعنی جز کے چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا تو "مستفعلن" کے چوتھے ساکن حرف فاء کو حذف کرنے سے "مستعلن" ہو کر مفتعلن" ہو جائے گا، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس کے دوسرے جزء "مفعولات" میں خبن کی وجہ سے سبب کے دوسرے ساکن حرف "فاء" کو حذف کر دیا جائے اور طی کی وجہ سے چوتھے ساکن حرف "واؤ" کو بھی حذف کر دیا جائے تو "معلات" ہو کر "فعولات" یا "فاعلات" بن جائے گا اس لئے تقطیع میں "مفعولات" کی جگہ "فاعلات" اور "مستفعلن" کی جگہ پر "مفتعلن" لکھا جائے گا۔

اس کی ایک ہی ضرب اسی کی مثل مطوی یعنی مفتعلن ہے اس کا شعر یہ ہے: تقطیع

اقبلت ف	لاح لها	عارضان	ک سبجی
فاعلات	مفتعلن	فاعلات	مفتعلن

اس شعر میں "لاح لها" عروض اور "ک سبجی" ضرب دونوں مفتعلن کے وزن پر مطوی ہیں، یہ شعر مجزو ہے۔

ترجمہ: محبوبہ سامنے آئی تو ظاہر ہوئے اس کے دونوں رخسار چمکتے ہوئے کالے بالوں کی لٹوں کی طرح۔

☆.....☆.....☆

اَلرَّابِعَ عَشَرَ[1] : اَلْمُجْتَثُّ ، وَاَجْزَاؤُهُ: مُسْتَفْعِ لُنْ، فَاعِلَاتُنْ، فَاعِلَاتُنْ، مَرَّتَيْنِ مَجْزُوٌّ وُجُوْباً، وَعَرُوْضُهُ وَاحِدَةٌ صَحِيْحَةٌ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَبَيْتُهُ :

اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيْصٌ   وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ

وَيَلْحَقُهُ التَّشْعِيْثُ[2] ، وَبَيْتُهُ:

لِمْ لَا يَعِيْ مَا اَقُوْلُ   ذَا السَّيِّدُ الْمَاْمُوْلُ

---

(۱) چودھویں بحر: مجتث (مجتث کا معنی مقطوع ہے یعنی بحر خفیف سے اس کو کاٹا گیا ہے، اور مستفعلن بحر خفیف میں جو درمیان میں تھا اس کو مقدم کیا گیا ہے، اس کے اجزاء مستفعلن، فاعلاتن، فاعلاتن دو مرتبہ ہیں، (مستفعلن، میں وتد مفروق اور فاعلاتن میں وتد مجموع ہے) اس بحر کو مجزو استعمال کرنا واجب ہے، اس کی ایک عروض صحیح ہے اور اس کی ضرب بھی اس کی مانند صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

للهلالی	ولوجه مث	ها خمیصن	البطن من
فاعلاتن	مستفع لن	فاعلاتن	مستفع لن

اس شعر میں ''ها خمیصن'' عروض اور ''للهلالی'' ضرب دونوں ''فاعلاتن'' کے وزن پر صحیح ہیں تغیر سے سالم ہیں، اور یہ شعر مجزو ہے۔

الخمیص: الضامر ترجمہ: محبوبہ کا پیٹ کمر سے لگا ہوا اور اس کا چہرہ چاند کی مانند ہے ''منہا'' بطن سے حال ہے۔

(۲) اور اس کے ساتھ تشعیث لاحق ہوتی ہے، جب ''فاعلاتن'' پر تشعیث لاحق ہوتی ہے تو وتد مجموع سے متحرک حرف کو حذف کر دیا جاتا ہے تو ''فالاتن'' یا ''فاعاتن'' باقی رہتا ہے پھر اس کو ''مفعولن'' کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

مامولو	ذسسیدل	مااقولو	لم لا یعی
مفعولن	مستفعلن	فاعلاتن	مستفعلن

اَلْخَامِسَ عَشَرَ[1]: اَلْمُتَقَارِبُ، وَاَجْزَاؤُهُ : فَعُولُنْ ثَمَانَ مَرَّاتٍ ، وَلَهُ عَرُوْضَانِ وَسِتَّةُ اَضْرُبٍ[2] : اَلاُوْلٰى صَحِيْحَةٌ، وَاَضْرُبُهَا اَرْبَعَةٌ اَلاَوَّلُ مِثْلُهَا ، وَبَيْتُهُ:

فَاَمَّا تَمِيْمٌ تَمِيْمُ بْنُ مُرٍّ فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رُوْبٰى نِيَامَا ،

اَلثَّانِىْ مَقْصُوْرٌ[3] وَبَيْتُهُ

اس شعر میں "ماقولو" عروض صحیح اور "ماموتو" مفعولن کے وزن پر ضرب تشعیث شدہ ہے۔

۔ ترجمہ: کیا وجہ ہے کہ آقا غور سے سن نہیں رہا، جو میں کہہ رہا ہوں، حالانکہ اس سے احسان کی امید ہے (یعنی اس پر لازم ہے کہ میری رعایت کرے اور میری بات اور درخواست کو سنے، حالانکہ وہ ایسا نہیں کر رہا۔

(۱) پندرھویں بحر: متقارب، ہے (اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس کے اوتاد اسباب سے اور اسباب اوتاد سے قریب ہیں۔ کیونکہ ہر دو وتد کے درمیان ایک سبب ہوتا ہے) اس کے اجزاء "فعولن" آٹھ مرتبہ ہیں۔

(۲) اس کی دو عروض اور چھ ضرب ہیں، پہلی عروض صحیح ہے اور اس کی چار ضرب ہیں پہلی ضرب عروض کی مانند صحیح ہے، اور اس کا شعر یہ ہے۔

فامما	تمیمن	تمیمب	نمررن	فالفا	هملقو	م روبی	نیاما
فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن

روبی۔ جرجی ہے کے وزن پر سست اور متوالا ہے، الفا: پانا قولہ تعالیٰ "ما الفینا علیہ آباءنا"

ترجمہ: بہر حال قبیلہ تمیم بن مر کو پایا ہے قوم نے سست نیند کی وجہ سے۔ اس شعر میں "نمررن" عروض اور "نیاما" ضرب دونوں "فعولن" کے وزن پر صحیح اور سالم ہیں

(۳) دوسری ضرب مقصور: (یعنی سبب خفیف کے ساکن حرف کو حذف کر کے ماقبل کے متحرک حرف کو ساکن کرنا تو "فعولن" سے نون ساکن کو حذف کر کے، ماقبل کے لام کو ساکن کیا تو "فعول" ہوا) اس کا شعر یہ ہے۔ تقطیع:

وَيَاوِىْ اِلٰى نِسْوَةٍ بَائِسَاتٍ وَشُعْثٌ مَرَاضِيعَ مِثْلِ السَّعَالِ

لثالث[1] مَحْذُوفٌ وَبَيْتُهُ:

وَاَرْوِىْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِيْصًا يُنَسِّى الرُّوَاةَ الَّذِىْ قَدْ رَوَوْا

....

سعال	عسطلس	مراضى	وشعثن	نساتن	وتن با	الى نس	ويأوى
فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن

بائسات: محتاج عورتیں، الشعث: پراگندہ بال والی، السعال: چڑیل

ترجمہ: بیشک کہ وہ شخص رہتا ہے ایسی عورتوں کے پاس جو فقیر، پراگندہ بال، دودھ پلانے والی چڑیلوں کی طرح ہیں اگر "مراضیع" صاد سے ہو تو بدبودار ہے۔

اس شعر میں "نساتن" فعولن، کے وزن پر عروض صحیح اور سعال، فعولن کے وزن پر ضرب مقصور ہے۔

(۴) تیسری ضرب محذوف (یعنی فعولن، سے سبب خفیف "لن" کو حذف کرنے کے بعد "فعو" باقی رہے گا اور "فعل" کی طرف منتقل ہو جائے گا) اس کا شعر یہ ہے:

روو	للذی قد	رواتل	ینسسر	عویصن	رشعرن	من ششع	واروی
فعل	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن

ترجمہ: اور میں نقل کرتا ہوں اشعار میں سے ایسے مشکل شعر جو بھلا دیتے ہیں ناقلین کو وہ اشعار جو انہوں نے پہلے نقل کئے اور یاد کئے، کیونکہ میرے اشعار بہت اچھے ہیں اور ان کے اشعار قبیح ہیں۔

اس میں "عویصن" فعولن، کے وزن پر عروض صحیح اور "روو" "فعل" کے وزن پر ضرب محذوف ہے۔

......☆......☆......☆......

اَلرَّابِعُ اَبْتَرُ(۱) وَبَيْتُهُ:

خَلِيْلَيَّ عُوْجَا عَلٰى رَسْمِ دَارٍ خَلَتْ مِنْ سُلَيْمٰى وَمِنْ مَيَّهْ

اَلثَّانِيَةُ مَجْزُوْءَةٌ(۲) مَحْذُوْفَةٌ، وَلَهَا ضَرْبَانِ: اَلْاَوَّلُ مِثْلُهَا، وَبَيْتُهُ

اَمِنْ دِمْنَةٍ اَقْفَرَتْ لِسَلْمٰى بِذَاتِ الْغَضٰى

(۱) چوتھی ضرب ابتر (یعنی قطع وحذف دونوں جمع ہوں گے۔جیسے "فعولن" سے "لن" کو حذف کی وجہ سے ساقط کیا اور قطع کی وجہ سے واو کو ساقط کر کے "عین" کو ساکن کیا تو "فع" ہو کر "فل" کی طرف منتقل ہو گیا اس کا شعر یہ ہے

خلیلی	یعوجا	علی رس	م دارن	خلت من	سلیمیٰ	ومن می	یه
فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فعولن	فل

ترجمہ: اے میرے دوستو! ٹھہر جاؤ ایسے گھر کی نشانی پر جو خالی ہو گیا سلیمی محبوبہ اور میہ معشوقہ سے اس شعر میں "م دارن" فعولن کے وزن پر عروض صحیح اور "یہ" فل کے وزن پر ضرب ابتر ہے۔

(۲) دوسری عروض مجزو محذوف ہے (یعنی "فعولن" سے "لن" کو حذف کی وجہ سے ساقط کیا تو "فعو" ہو کر "فعل" کی طرف منتقل ہو گیا) اس کی دو ضرب ہیں پہلی ضرب عروض کے مانند محذوف ہے اور اس کا شعر یہ ہے۔

امن دم	نتن اق	فرت	لسلمی	بذاتل	غضی
فعولن	فعولن	فعل	فعولن	فعولن	فعل

"دمنۃ" گھر کے آثار "ذات الغضا" جگہ کا نام۔ کیا کھڑے ہو گئے سلمی کے خالی گھر کی نشانی پر جو ذات غضا نامی جگہ پر ہے۔

اس شعر میں "فرت" "فعل" کے وزن پر عروض اور "غضی" "فعل" کے وزن پر ضرب دونوں محذوف ہیں اور یہ شعر مجزو ہے۔

اَلثَّانِي(۱) مَجزُوٌّ اَبْتَرُ ، وَبَيْتُهُ:

تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ　　فَمَا يُقْضَ يَأْتِيكَا

اَلسَّادِسَ عَشَرَ اَلْمُتَدَارَكُ (۲) ، وَاَجْزَاؤُهُ فَاعِلُنْ ثَمَانَ مَرَّاتٍ، وَلَهُ عَرُوْضَانِ ، وَاَرْبَعَةُ اَضْرُبٍ، اَلاُوْلٰى تَامَّةٌ ، وَضَرْبُهَا مِثْلُهَا ، وَبَيْتُهُ :

جَاءَنَا عَامِرٌ سَالِمًا صَالِحًا　　بَعْدَ مَا كَانَ مَا كَانَ مِنْ عَامِرٍ

(۱) دوسری ضرب مجزو ابتر (قطع اور حذف دونوں جمع ہوں گے، فعولن" سے "لن" کو حذف کی وجہ سے ساقط کیا، اور قطع کی وجہ سے "واؤ" کو ساقط کر کے عین کو ساکن کیا تو "فع" یا "فل" ہو گیا اس کا شعر یہ ہے۔

کا	ض یاتی	فمایق	تئس	ولا تب	تعففف
فل	فعولن	فعولن	فعل	فعولن	فعولن

ترجمہ: پاکدامن رہ، اور غم نہ کر، جو تیرے لئے فیصلہ کر دیا گیا ہے وہ یقیناً آ کر رہے گا۔

یعنی ہر برے کام سے باز رہ، اور جو کچھ فوت ہو گیا ہے اس پر غم نہ کر جو رزق تیرے لئے مقدر ہے وہ یقیناً تجھے ملے گا۔ اس شعر میں "تئس"، "فعل" کے وزن پر عروض اور "کا" "فل" کے وزن پر ضرب ابتر ہے۔

(۲) سولہویں بحر: متدارک ہے (خلیل نے اس بحر کو ذکر نہیں کیا اخفش نحوی نے اس کا تدارک کیا اس لئے اس کو "متدارک" کہا جاتا ہے۔ اس کے اجزاء "فاعلن" آٹھ مرتبہ ہیں، اس کی دو عروض ہیں اور چار ضرب ہیں پہلی عروض تام اور صحیح ہے تغیر سے سالم ہے اس کی ضرب بھی اس کے عروض کے مانند صحیح ہے اس کا شعر یہ ہے۔

عامرن	کان من	کان ما	بعد ما	صالحن	سالمن	عامرن	جاء نا
فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن

ترجمہ: آیا ہمارے پاس عامر صحیح سالم دل اور نیت سے، بعد اس کے کہ جو کینہ اور جھگڑا عامر کی طرف سے تھا۔

اس شعر میں "صالحن" عروض اور "عامرن" ضرب دونوں فاعلن کے وزن پر صحیح ہیں۔

اَلثَّانِيَةُ[1] مَجْزُوَّةٌ صَحِيحَةٌ ، وَاَضْرُبُهَا ثَلاثَةٌ : الاَوَّلُ مَجْزُوٌّ مَخْبُوْنٌ مُرَفَّلٌ، وَبَيْتُهُ:

دَارُ سَلْمَى بِشَحْرِ عُمَان قَدْ كَسَاهَا الْبِلَى اَلْمَلَوَان

اَلثَّانِي[2] مَجْزُوٌّ مُذَالٌ ، وَبَيْتُهُ:

....

(۱) دوسری عروض مجزو صحیح ہے، اس کی تین ضرب ہیں، پہلی ضرب مجزو مخبون مرفل (یعنی خبن کی وجہ سے جز کے دوسرے ساکن حرف کو حذف کردیا جائے گا تو فاعلن 'فعلن' ہوگا اور ترفیل کی وجہ سے وتد مجموع کے آخر میں سبب خفیف کا اضافہ کردیا جائے گا تو فعلاتن، ہوکر ''فعلاتن'' ہوجائے گا اس کا شعر یہ ہے۔

دارسل	مابشح	رعمانی	قدکسا	هلبلل	ملوانی
فاعلن	فاعلن	فعلاتن	فاعلن	فاعلن	فعلاتن

شحر: ساحل، البلی: فناء وہلاک. ملوان: دن رات، اور ''ملوان'' کا لفظ ہمیشہ تثنیہ ہی استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ: سلمی محبوبہ کا گھر عمان کے ساحل پر ہے، البتہ پہنا دیا ہے اس کو تباہی کا لباس دن رات کے گزرنے نے اس میں ''رعمانی'' عروض اور ''ملوانی'' ضرب دونوں ''فعلاتن'' کے وزن پر مخبون اور مرفل ہیں عروض کو ضرب سے ملانے کیلئے عروض میں ضرب کی تعلیل کی گئی اسے تصریع کہتے ہیں۔

اور شعر مجزو ہے عروض اور ضرب سے ایک ایک جزء محذوف ہے۔

(۲) دوسری ضرب مجزو مذال ہے (جس میں تذلیل ہے اس کو ''مذال'' کہا جاتا ہے یعنی وتد مجموع کے آخر میں حرف ساکن کا اضافہ کرنا تو ''فاعلن'' کے آخر میں نون ساکن کے اضافہ کرنے سے ''فاعلن'' ہوکر ''فاعلان'' ہوجائے گا۔ اس کا شعر یہ ہے۔

......☆......☆......☆......

هٰذِهٖ دَارُهُمْ اَقْفَرَتْ　　اَمْ زَبُوْرٌ مَحَتْهَا الدُّهُوْرُ

اَلثَّالِثُ مِثْلُهَا(۱)، وَبَيْتُهٗ:

قِفْ عَلٰى دَارِهِمْ وَابْكِيَنْ　　بَيْنَ اَطْلَالِهَا وَالدِّمَنْ

وَالْخَبْنُ حَسَنٌ(۲)، وَبَيْتُهٗ:

ھدد ھور	رن محت	ام زبو	اقفرت	دارھم	ھاذھی
فاعلان	فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن

''ام'' بمعنی بل''۔

ترجمہ: یہ میری محبوبہ کا گھر ہے جو خالی ہو گیا (اس کے بعد) بلکہ وہ ایک کتاب ہے مٹادیا ہے اس کی کتابت کو زمانہ نے۔ اس شعر میں ''اقفرت'' فاعلن، کے وزن پر عروض صحیح اور ''ھد دھور'' فاعلان، کے وزن پر ضرب مذال ہے اور شعر مجزو ہے ایک ایک جزء عروض اور ضرب سے ساقط ہے۔

(۱) تیسری ضرب عروض کی مانند صحیح ہے، یعنی ''فاعلن'' اس کا شعر یہ ہے۔

وددمن	لالھا	بین اط	وبکین	دارھم	قف علی
فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن

''قف'' وقف، سے امر کا صیغہ ہے کھڑا ہو جا، ''وابکین'' بکاء سے امر حاضر با نون خفیفہ اطلال، جمع طلل ماقی من آثار الدار، تباہ شدہ گھروں کے کھنڈرات 'الدمن'' اس قوم کی جگہ کے نام ہے جہاں یہ گھر تھا۔

ترجمہ: کھڑا ہو جا ان کے گھر پر اور رو، تباہ شدہ گھروں کے کھنڈرات اور ''دمن'' نامی مقام کے درمیان۔

(۲) اس بحر میں خبن کرنا بہتر ہے، (یعنی جزء کے دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا تو ''فاعلن'' سے دوسرا حرف ''الف'' کو حذف کرنے سے ''فعلن'' ہو جائے گا، اس کا شعر یہ ہے۔

كُرَةٌ طُرِحَتْ بِصَوالِجَةٍ فَتَلَقَّفَهَا رَجُلٌ رَجُلُ

وَالْقَطْعُ فِي حَشْوِهِ جَائِزٌ[1]، وَبَيْتُهُ:

مَالِيَ مَالٌ إِلَّا دِرْهَمُ أَوْ بِرْذَوْنِي ذَاكَ الْأَدْهَمُ

وَقَدْ اِجْتَمَعَا[2] فِي قَوْلِهِ:

زُمَّتْ اِبِلٌ لِلْبَيْنِ ضُحًى فِي غَوْرِ تِهَامَةَ قَدْ سَلَكُوْا

کرتن	طرحت	بصوا	لجتن	فتلق	قفها	رجلن	رجلن
فعِلن	فعِلن	فعِلن	فعِلن	فعِلن	فعِلن	فعِلن	فعِلن

ترجمہ: گیند ڈال دیا گیا ہے مڑے ہوئے سرے والی لکڑی کے ذریعے، تو لے رہا ہے اس کو ایک ایک آدمی۔ اس میں "لجتن" عروض اور "جلن" ضرب ہے اور بحر کے تمام اجزء مخبون ہیں۔

(۱) اس بحر کے حشو میں قطع جائز ہے، (یعنی وتد مجموع "علن" سے نون ساکن کو حذف کر کے اس کے ماقبل لام کو ساکن کیا تو "فاعلن" سے فاعل، ہو کر فعلن، ہو گیا، اور ضرب اور عروض میں بھی قطع جائز ہے۔ اس کا شعر یہ ہے۔

مالی	مالن	اللا	درهم	اوبر	ذونی	ذاک ل	أدهم
فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن

نہیں ہے میرے پاس مال مگر درہم اور ترکی سیاہ گھوڑے، اس بحر میں تمام اجزاء مقطوع ہیں۔

(۲) بسا اوقات خبن (فعِلن) اور قطع (فعْلن) جمع ہو جاتے ہیں جیسے ان کے قول میں۔

زممت	ابلن	للبي	نضحن	في غو	رتها	مة قد	سلكو
فعْلن	فعِلن	فعْلن	فعِلن	فعْلن	فعِلن	فعِلن	فعِلن

ترجمہ: باندھا گیا تھا اونٹوں کو جدائی کیلئے چاشت کے وقت مکہ کے نشیب میں تحقیق وہ چلے گئے۔ اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ایک جز مقطوع اور دوسرا جز مخبون ہے، اور دوسرے مصرعہ میں پہلا جز مقطوع اور بقیہ اجزاء مخبون ہیں۔

اَلْخَاتِمَةُ⁽¹⁾ فِی اَلْقَابِ الاَبْیَاتِ وَغَیْرِهَا

اَلتَّامُّ⁽²⁾ مَا اسْتَوْفٰی اَجْزَاءَ دَائِرَتِهٖ مِنْ عَرُوْضٍ ، وَضَرْبٍ بِلَا نَقْصٍ، کَاَوَّلِ الْکَامِلِ وَالرَّجَزِ. وَالْوَافِیْ⁽³⁾ فِیْ عُرْفِهِمْ مَا اسْتَوْفَاهَا مِنْهُمَا بِنَقْصٍ کَالطَّوِیْلِ، وَالْمَجْزُوْءُ⁽⁴⁾ مَا ذَهَبَ جُزْ آ عَرُوْضِهٖ وَضَرْبِهٖ .

(۱) خاتمہ:

اشعار کے القاب اوراس کے علاوہ اجزاء کے القاب کے بیان میں۔

(۲) ''تام'' وہ شعر ہے جس کے دائرے میں سے عروض وضرب وغیرہ اجزاء کسی قسم کی کمی کے بغیر پورے ہوں یعنی عروض ضرب اور حشو میں زحاف اور علت نہیں ہوگی۔

جیسے بحر کامل اور بحر رجز کی پہلی نوع، پہلی نوع سے مراد وہ ہے جس میں عروض اور ضرب دونوں صحیح ہیں اوراس میں بحر متدارک کی پہلی نوع بھی داخل ہے اس لئے کاف حرف تشبیہ کو لایا ہے۔اور بحر کامل اور بحر رجز کی پہلی نوع کہنے سے باقی انواع خارج ہو گئے (عروضیین نے سولہ بحروں کو پانچ دائروں میں منضبط کیا ہے)۔

(۳) وافی: عروضیین کی اصطلاح میں وہ شعر ہے جس کے دائرہ کے اجزاء پورے ہوں لیکن ان کے عروض اور ضرب میں زحاف وعلت کی وجہ سے کمی واقع ہوئی ہو جیسے بحر طویل، حرف تشبیہ لانے کی وجہ سے مزید نو بحر اس میں داخل ہیں، یعنی متقارب، سریع، رمل، بسیط، وافر، منسرح، خفیف، اور کامل و رجز کی پہلی نوع کے علاوہ باقی دوسرے انواع داخل ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ تام اور وافی کے درمیان تباین ہے۔

(۴) مجزو: وہ شعر ہے جس کے عروض وضرب سے ایک ایک جزء حذف ہو، (الجزء معناه لغة أخذ بعض أجزاء الشئ)

یہاں ''جزا'' تثنیہ ہے اس سے بظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ شعر کے عروض اور ضرب دونوں ساقط ہو جائیں گے حالانکہ یہ مراد نہیں بلکہ عروض اور ضرب میں سے صرف ایک ایک جزء ساقط ہوگا باقی اجزاء موجود رہیں گے مثلاً اگر بحر آٹھ اجزاء پر مشتمل ہے تو مجزو ہونے کی صورت میں چھ اجزاء پر مشتمل رہے گا۔اور اگر چھ اجزاء پر مشتمل تھا تو مجزو ہونے کے بعد چار اجزاء پر مشتمل رہے گا۔

وَالْمَشْطُوْرُ [۱] **مَا ذَهَبَ نِصْفُهُ ، وَالْمَنْهُوْکُ** [۲] **مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ ، وَالْمُصَمَّتُ** [۳] **مَا خَالَفَتْ عَرُوْضُهُ ضَرْبَهُ فِي الرَّوِيِّ كَقَوْلِهِ:**

أَإِنْ تَوَسَّمْتَ مِنْ خَرْقَاءَ مَنْزِلَةً ۔۔۔ مَاءُ الصَّبَابَةِ مِنْ عَيْنَيْکَ مَسْجُوْمُ

---

(۱) مشطور، وہ شعر ہے جس کے نصف اجزاء حذف ہوں، اگر بحر آٹھ اجزاء پر مشتمل ہے تو مشطور ہونے کے بعد چار اجزاء پر اور اگر چھ اجزاء پر مشتمل ہے تو مشطور ہونے کے بعد تین اجزاء پر مشتمل رہے گا اور شطر کا معنی لغت میں کاٹنا اور لغوی اور اصطلاحی معنی کے درمیان مناسبت ظاہر ہے کہ آدھا حصہ کاٹ دیا گیا۔

(۲) منہوک: وہ شعر ہے جس کے دو تہائی اجزاء حذف ہوں اور یہ منہوک صرف ان بحروں میں ہوسکتا ہے جو چھ اجزاء پر مشتمل ہے ورنہ دو تہائی اجزاء حذف کرنا ممکن نہیں ہوگا اور نہک کا معنی ضعف ہے۔

(۳) مصمت: وہ شعر ہے جس کی عروض روی میں ضرب سے مخالف ہو، اور روی شعر کے وہ حرف ہے جس پر نظم اور قصیدہ کی بنیاد ہوتی ہے وہ قصیدہ اسی حرف کی طرف منسوب ہوتا ہے جیسے قصیدہ دالیہ یا قصیدہ لامیہ یعنی وہ قصیدہ جس کا آخری حرف دال اور لام ہو۔

اور مصمت کا لفظ اصمات سے مفعول کا صیغہ ہے سکوت کے معنی میں ہے چونکہ مصرعہ اول کے روی کا حرف معلوم نہیں ہوتا اس لئے اس کو سکوت کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

جیسے "ا ان تو سمت من خرقاء منزلة ، ماء الصبا بة من عینیک مسجوم" اس شعر میں حرف روی "میم" ہے جبکہ اس کے عروض کے آخر میں "تاء" ہے لہٰذا عروض روی میں ضرب کے مخالف ہے اور دونوں الگ الگ ہیں، اور یہ شعر بحر بسیط سے ہے۔

التوسم: النظر، والصبابة: رقة الشوق، مسجوم: سائل۔

ترجمہ: کیا تو نے خرقاء محبوبہ کی نظر میں اپنا مرتبہ تاڑ لیا، اس لئے عشق کے آنسو تمہاری دونوں آنکھوں سے بہہ رہے ہیں

وَالْمُصَرَّعُ[1] مَا غُيِّرَتْ عَرُوْضُهُ لِلالْحَاقِ بِضَرْبِهِ بِزِيَادَةٍ كَقَوْلِهِ:

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيْبٍ وَّ عِرْفَانِ
وَرَبْعٍ خَلَتْ آيَاتُهُ مُنْذُ ازْمَانِ
اَتَتْ حِجَجٌ بَعْدِيْ عَلَيْهَا فَاَصْبَحَتْ
كَخَطِّ زَبُوْرٍ فِي مَصَاحِفِ رُهْبَانِ

....

(۱) ''مصرع'' وہ شعر ہے جس کی عروض میں کچھ زیادتی کر کے تغیر کیا گیا ہے تا کہ وہ ضرب کے ساتھ وزن اور روی میں لاحق اور موافق ہو جائے جیسے۔

قفانبک من ذکری حبیب و عرفان ...... وربع خلت آیاته منذ ازمان

اتت حجج ، بعدی علیها فاصبحت ...... کخط زبور فی مصاحف رهبان

پہلے شعر کی عروض ''وعرفان''، اور ضرب ''ذازمان'' دونوں مفاعیلن کے وزن پر ہیں اور روی نون ہے، حالانکہ ان دونوں اشعار کا تعلق بحر طویل سے ہے اور اس کی عروض میں قبض ہونا واجب ہے یعنی عروض کا وزن مفاعلن کے وزن پر ہونا ضروری ہے لیکن یہاں پہلے شعر میں عروض کو ضرب کے موافق کرنے کیلئے ''مفاعلن'' میں عین اور لام کے درمیان یاء کو بڑھا دیا تو اب اس کا وزن، مفاعلن کے بجائے مفاعیلن ہو گیا۔ اور دوسرے شعر کو اس لئے ذکر کیا تا کہ عروض کا اصل وزن معلوم ہو اور تغیر کا بھی علم ہو جیسے ''فاصبحت'' ''مفاعلن'' کے وزن پر عروض مقبوض ہے اور ''ف رھبان'' ضرب ''مفاعیلن'' کے وزن پر صحیح ہے روی میں دونوں مختلف ہیں۔

ترجمہ: عرفان، ساتھی، دوست، ربع محبوب اترنے کا محل۔

ٹھہر جاؤ ہم ذرا روئیں اپنے محبوب اور ساتھیوں اور محبوب کے اترنے کے ایسے گھر کی یاد میں کہ خالی ہو گئیں ان کی نشانیاں ایک زمانے سے۔

گزرے بہت سے سال میرے بعد اس گھر پر تو وہ ہو گیا راہبوں کے مصحف کی تحریر کی طرح۔ راہب لوگوں کے مصحف کے حروف حد سے زیادہ باریک ہوتے تھے اس لئے تشبیہ دی۔

أَوْ نَقْصٍ [۱] كَقَوْلِهٖ:

أَجَارَتَنَا إِنَّ الْخُطُوبَ تَنُوبُ ... وَإِنِّيْ مُقِيْمٌ مَا أَقَامَ عَسِيْبُ

أَجَارَتَنَا إِنَّا مُقِيْمَانِ هٰهُنَا ... وَكُلُّ غَرِيْبٍ لِلْغَرِيْبِ نَسِيْبُ

وَالْمُقَفّٰى [۲] كُلُّ عَرُوْضٍ وَضَرْبٍ تَسَاوَيَا بِلَا تَغْيِيْرٍ كَقَوْلِهٖ:

---

(۱) یا عروض میں کچھ کمی کر کے ضرب کے وزن اور روی کے ساتھ ملا دیا جائے گا جیسے شاعر کا قول:

اجارتنا ان الخطوب تنوب...... وانی مقیم ما اقام عسیب

اجارتنا انا مقیمان ههنا ......وکل غریب للغریب نسیب

عسیب: ایک پہاڑ کا نام ہے، غریب: سے مراد شاعر کی ذات ہے، نسیب: نسبت کرنا

ترجمہ: جب امرء القیس ملک روم سے واپس آیا اور موت کے بارے میں یقین ہو گیا تو کہا: "اے میری قبر کی پڑوسن بے شک کہ مشکلات (موت) باری باری آتی ہیں، اور میں اپنی قبر میں مقیم رہوں گا۔ جب تک کہ قائم رہے گا عسیب پہاڑ۔

یہ دونوں اشعار بحر طویل سے ہیں پہلے شعر میں عروض "تنوب" اور ضرب "عسیب" دونوں فعولن کے وزن پر محذوف ہیں حالانکہ بحر طویل کے عروض کا وزن مفاعیلن ہے اس میں حذف کی علت نہیں ہوتی جیسا کہ دوسرے شعر کی عروض "ن ههنا" مقبوض اور ضرب "نسیب" محذوف سے ظاہر ہے۔

یہاں پہلے شعر میں عروض کو ضرب کے موافق کرنے کیلئے "مفاعیلن" سے لن کو حذف کر دیا اور "مفاعی" ہو کر "فعولن" کی طرف منتقل ہو گیا اور تصریع کی وجہ سے عروض کے وزن میں کمی کی گئی۔

(۲) مقفی: وہ شعر ہے جس کے عروض وضرب کسی تبدیلی کے بغیر وزن اور روی میں بالکل برابر ہوں۔ جیسے شاعر کا شعر ہے:

قِفَا نَبْکِ مِنْ ذِکْرٰی حَبِیْبٍ وَمَنْزِلِ
بِسِقْطِ اللِّوٰی بَیْنَ الدُّخُوْلِ فَحَوْمَلِ

وَالْعَرُوْضُ مُؤَنَّثَةٌ(۱)، وَهُوَ آخِرُ الْمِصْرَاعِ الْاَوَّلِ، وَغَایَتُهَا فِی الْبَحْرِ اَرْبَعٌ کَالرَّجَزِ، وَمَجْمُوْعُهَا اَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ، وَالضَّرْبُ مُذَکَّرٌ، وَهُوَ آخِرُ الْمِصْرَاعِ الثَّانِیْ، وَغَایَتُهُ فِی الْبَحْرِ تِسْعَةٌ کَالْکَامِلِ، وَمَجْمُوْعُهُ ثَلَاثَةٌ وَّسِتُّوْنَ.

ترجمہ: ٹھہر جاؤ ہم ذرا رولیں، دخول اور حومل کے درمیان مقام سقط اللوی میں محبوب اور اس کے گھر کی یاد میں اس شعر میں ''ومنزل'' عروض اور فحومل ضرب دونوں مقبوض اور ہم وزن ہیں اور دونوں کے آخر میں حرف لام ہے۔

(۱) عروض مؤنث ہے (کیونکہ وہ '' العارضة التی هی الخشبة المعترضة وسط البیت '' سے ماخوذ ہے اور عارضہ کا لفظ مؤنث ہے لہٰذا عروض بھی مؤنث ہے) اور یہ پہلے مصرعہ کا آخری جز ہوتا ہے (یہاں ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ العروض مؤنث کی طرف مذکر کی ضمیر ''ھو'' کو کیسے لوٹایا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خبر کی رعایت کی ہے، اور خبر مذکر ہے لہٰذا ھو ضمیر بھی مذکر ہے اور بعض نسخوں میں ''ھی'' ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں) نیز یہ کہ عروض کا معنی طرف اور کنارہ ہے، اور عروض بھی شعر کے ایک کنارہ پر ہوتا ہے، اور ہر شعر کے دو مصرع ہوتے ہیں پہلے مصرعے کو صدر اور دوسرے مصرعہ کو ''عجز'' کہتے ہیں اور صدر کے آخری جزء کو عروض کہتے ہیں اور نصف بیت کو مصراع الباب دروازہ کے (ایک پٹ) کواڑ کے ساتھ تشبیہ دے کر مصرعہ کہتے ہیں۔

اور کسی بحر میں عروض کے عدد زیادہ سے زیادہ چار ہیں جیسے بحر رجز (اور سریع) میں اور تمام بحروں میں عروض کا مجموعہ ۳۴ ہے، (مصنف کیلئے ۳۶ کہنا زیادہ بہتر تھا تا کہ بحر متدارک کے عروض بھی شامل ہو جاتے) ضرب مذکر ہے اور یہ دوسرے مصرعہ کا آخری جزء ہوتا ہے اور کسی بحر میں ضرب کے عدد زیادہ سے زیادہ نو ہوتے ہیں جیسے بحر کامل میں، اور تمام بحروں میں ضرب کا مجموعہ ۶۳ ہیں اور اگر متدارک کے ضرب کو شامل کرتے تو مجموعہ ۶۷ ہوتے ہیں۔

وَالابْتِدَاءُ (۱) كُلُّ جُزْءٍ اَوَّلَ بَيْتٍ اُعِلَّ بِعِلَّةٍ مُمْتَنِعَةٍ فِي حَشْوِهِ كَالْخَرْمِ وَالاِعْتِمَادُ (۲) كُلُّ جُزْءٍ حَشْوِيٌّ زُوْحِفَ بِزِحَافٍ غَيْرِ مُخْتَصٍّ بِهِ كَالْخَبْنِ ، وَالْفَصْلُ (۳) كُلُّ عَرُوْضٍ مُخَالِفَةٍ لِلْحَشْوِ صِحَّةً وَاعْتِلاً لاَ

اب مصنف رحمہ اللہ اشعار اور اس کے بعض اجزاء کے القاب سے فارغ ہوئے ہیں اب بقیہ اجزاء کے القاب کا ذکر شروع کر دیا ہے اور فرمایا۔

(۱) ابتداء: شعر کا ہر وہ پہلا جز جس میں ایسی علت کے ساتھ تبدیلی کی گئی ہو جو حشو میں ممنوع ہے جیسے خرم (عروض اور ضرب کے علاوہ شعر کے بقیہ حصے کو حشو کہتے ہیں اور خرم کہتے ہیں شعر کے پہلے جزء کے وتد مجموع کے پہلے حرف کو حذف کرنا جیسے "فعولن" سے فاء کو حذف کرنا اور مصنف نے خرم کا ذکر پہلے نہیں کیا حالانکہ پہلے ذکر کرنا مناسب تھا اور خرم کو پانچ بحر: طویل "متقارب" وافر، ھزج اور مضارع میں داخل کرنا جائز ہے۔ اگرچہ بالفعل داخل نہ ہو۔

(۲) اعتماد: ہر وہ حشوی جزء جس میں ایسا زحاف کیا گیا ہو جو اس کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے خبن۔ اور خبن کا زحاف صرف حشوی جزء کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ عروض اور ضرب میں بھی واقع ہوتا ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر حشوی جزء میں ایسا زحاف ہوا ہے جو اس کے ساتھ خاص ہے تو اس کو "اعتماد" نہیں کیا جائے گا اور اعتماد کر کے نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد پر اعتماد کرتا ہے۔

(۳) فصل ہر وہ عروض جو حشو سے مخالف ہو صحیح ہونے اور علت واقع ہونے میں۔

(فصل کا معنی لغت میں کاٹنا اور اصطلاح میں وہ ہے جو مصنف نے ذکر کیا، یعنی اگر عروض کیلئے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو وہ حشو کیلئے لازم نہ ہو جیسے مفاعلن بحر طویل کے عروض کا وزن ہے اور اس میں قبض لازم ہے اور "فعلن" بحر بسیط کے عروض کا وزن ہے اس میں خبن لازم ہے اور یہ حشو میں لازم نہیں ہے۔

اس طرح منسرح کے عروض مستفعلن کیلئے صحیح ہونا لازم ہے یعنی خبل نہ ہو، اور یہ حشو میں لازم نہیں اور اس عروض کو فصل کر کے نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو بقیہ اجزء سے کاٹ دیا گیا ہے، اور اس کیلئے وہ چیز لازم ہے جو حشو کیلئے لازم نہیں۔

وَالْغَایَۃُ [۱] فِی الضَّرْبِ کَا لْفَصْلِ فِی الْعَرُوْضِ وَالْمَوْفُوْرُ [۲] کُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الْخَرْمِ مَعَ جَوَازِہٖ فِیْہِ ، وَالسَّالِمُ [۳] کُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنَ الزِّحَافِ مَعَ جَوَازِہٖ فِیْہِ ، وَالصَّحِیْحُ [۴] کُلُّ جُزْءٍ لِعَرُوْضٍ وَضَرْبٍ سَلِمَ مِمَّا لاَ یَقَعُ حَشْوًا کَالْقَصْرِ وَالتَّذْیِیْلِ

(۱) غایۃ، غایہ ضرب میں جیسا کہ فصل عروض میں یعنی غایۃ ہر وہ ضرب ہے جو صحیح ہونے اور علت واقع ہونے میں حشو کے مخالف ہو، مثلاً اگر ضرب کیلئے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو وہ حشو کیلئے لازم نہ ہو۔ جیسے بحر رجز کی دوسری ضرب مستفعلن کیلئے قطع لازم ہے اور بحر بسیط کی پہلی ضرب ''فاعلن'' کیلئے خبن لازم ہے اور حشو کیلئے یہ امور لازم نہیں۔ اس طرح بحر متقارب کی پہلی ضرب ''فعولن'' کیلئے صحیح ہونا لازم ہے، حالانکہ حشو کیلئے یہ لازم نہیں۔

''غایۃ'' کا معنی لغت میں آخر ہے اور ضرب شعر کے آخر میں واقع ہوتا ہے، مذکورہ چیزیں جو لازم ہوتی ہیں بالکل آخر میں لازم ہوتی ہیں اس سے آگے تجاوز کرنا ممکن نہیں۔

(۲) ''موفور'' ہر وہ جزء جو خرم سے سالم ہو، حالانکہ اس جزء میں خرم واقع ہونا جائز ہے۔

یعنی بحر طویل متقارب، وافر، ہزج اور مضارع کو وتد مجموع سے شروع کرنا۔ اور موفور کا معنی لغت میں تام اور مکمل ہے اور اصطلاحی معنی کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے۔

(۳) ''سالم'' ہر وہ جزء ہے جو زحاف سے سالم ہو حالانکہ اس میں واقع ہونا جائز ہے یعنی عروض اور ضرب کے علاوہ ہر حشو جو زحاف یعنی خبن وغیرہ سے سالم ہو۔

(۴) ''صحیح'' ہر وہ عروض وضرب ہے جو ایسی علت سے سالم ہو جو حشو میں واقع نہیں ہو سکتی جیسے قصر اور تذییل وغیرہ اس میں قطع بتر اور بقیہ علتیں داخل ہیں۔ ''کل جزء لعروض وضرب'' میں ''لام'' ''من'' بیانیہ کے معنی میں ہے اور یہ جزء کا بیان ہے اگر ''کل عروض وضرب'' کہتے تو زیادہ واضح ہوتا خلاصہ یہ کہ عروض وضرب وغیرہ صحیح ہوں گے۔

☆ ☆ ☆

وَالْمُعَرّٰی.(۱) كُلُّ جُزْءٍ سَلِمَ مِنْ عِلَلِ الزِّيَادَةِ مَعَ جَوَازِهَا فِيهِ كَالتَّذْيِيلِ

اَلْعِلْمُ الثَّانِي(۲) فِيهِ خَمْسَةُ اَقْسَامٍ

الاَوَّلُ اَلْقَافِيَةُ(۳)، وَهِيَ مِنْ آخِرِ الْبَيْتِ اِلٰى اَوَّلِ مُتَحَرِّكٍ قَبْلَ سَاكِنٍ بَيْنَهُمَا، وَقَدْ تَكُوْنُ بَعْضَ كَلِمَةٍ(۴)، وَبَيْتُهُ:

---

(۱) "معری" ہر وہ جزء (ضرب) ہے جو زیادت کی علت سے سالم ہو، حالانکہ اس میں زیادت کی علت واقع ہونا جائز ہے جیسے تذییل تسبیغ اور ترفیل۔

"معری" "تعریۃ" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے "وہی تجرید الثیاب" چونکہ ضرب زیادت کی علت سے خالی ہے تو ننگے آدمی سے مشابہ ہوگئی۔

(۲) دوسرا علم، علم قافیہ اس میں پانچ قسمیں ہیں۔

یعنی شعر سے تعلق رکھنے والے دو علموں میں سے دوسرا علم

(۳) پہلی قسم قافیہ کی تعریف ہے (قافیہ کی جمع قوافی ہے، قفا القفو بمعنی تبع سے ماخوذ ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قافیہ ماقبل کے شعر کا تابع ہوتا ہے۔

قافیہ شعر کے آخری حرف سے اس اول متحرک تک جو ساکن حرف سے پہلے ہے ایسا ساکن حرف جو آخری حرف اور اس متحرک کے درمیان واقع ہے، (یعنی شعر کے آخر میں دو ساکنوں کے درمیان متحرک حروف اور وہ متحرک حرف جو پہلے ساکن سے پہلے ہے ان سب کے مجموعہ کا نام قافیہ ہے)

(۴) اور قافیہ کبھی کلمہ کا بعض حصہ ہوتا ہے (یہاں کلمہ سے کلمہ عرفیہ مراد ہے کلمہ نحویہ اور کلمہ لغویہ مراد نہیں ہے کیونکہ کلمہ عرفیہ کیلئے موضوع ہونا ضروری نہیں البتہ نحویہ اور لغویہ کیلئے موضوع ہونا ضروری ہے۔

اور اس کا شعر یہ ہے

وُقُوفًا بِهَا صَحْبِیْ عَلَیَّ مَطِیَّهُمْ
یَقُوْلُوْنَ لَا تَهْلِکْ اَسًی وَتَحَمَّلِ

هِیَ مِنَ الْحَاءِ اِلَی الْیَاءِ وَكَلِمَةٌ (۱) كَقَوْلِهٖ:

فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَیْنِ مِنِّی صَبَابَةً عَلَی النَّحْرِ حَتّٰی بَلَّ دَمْعِیْ مَحْمِلِیْ

وَكَلِمَةٌ وَبَعْضُ (۲) اُخْرٰی كَقَوْلِهٖ: وَبَارِحٌ تَرِبُ

....

اس میں قافیہ ''حا'' سے ،یا، تک ہے یعنی ''حملی، یہاں یا اور میم ساکن ہیں ان دونوں حرفوں کے درمیان میم ،لام اور پہلے میم سے پہلے 'حا' سب کے مجموعے ''حملی، قافیہ ہے اور یہ کلمہ کا بعض حصہ ہے پورا کلمہ نہیں ہے۔

ترجمہ: اس حال میں کہ روکے ہوئے ہیں اس مقام پر میرے ساتھی میری وجہ سے اپنی سواریوں کو وہ کہتے ہیں کہ ہلاک مت ہو غم سے اور برداشت کرو۔

(۱) اور قافیہ کبھی مکمل ایک کلمہ ہوتا ہے جیسا کہ شاعر کے شعر میں

ففاضت دموع العین منی صبابة علی النحر حتی بل دمعی محملی

ترجمہ: پس بہنے لگے آنسو میری آنکھوں سے شدت عشق میں سینہ پر، یہاں تک کہ تر کر دیا ہے میرے آنسوؤں نے میرے کجاوہ کو۔

اس شعر میں محملی، قافیہ ہے جو میم سے یا تک ہے اور مکمل کلمہ ہے۔

(۲) اور قافیہ کبھی ایک مکمل کلمہ اور دوسرے کلمہ کا بعض حصہ ہوتا ہے جیسا کہ شاعر کے شعر میں ''وبارح تربو'' یہ شعر کا آخری حصہ ہے اور پورا شعر یہ ہے:

ومن عفت ومحامعالمها......هطل اجش وبارح تربو

ترجمہ: وہ مقامات ہیں جو ختم ہو گئے اور ان کے آثار کو تیز بارش اور طوفانِ بادوباراں نے مٹا دیا ''بارح'' الریح الشدیدة ،والترب: ذوالتراب (وریح شدیدة ذات تراب)

هِيَ مِنَ الْحَاءِ إِلَى الْوَاوِ، وَكَلِمَتَيْنِ (۱) كَقَوْلِهِ:
مِكَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا   كَجُلْمُودِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ
هِيَ مِنْ مِنْ إِلَى الْيَاءِ. اَلثَّانِي (۲) حُرُوْفُهَا سِتَّةٌ:

اور ''وبارح تربو'' میں حا سے واو تک ''ح تربو'' قافیہ ہے اس میں تربو مکمل کلمہ ہے اور ''ح'' دوسرے کلمہ کا بعض حصہ ہے پورا کلمہ نہیں ہے دونوں کا مجموعہ قافیہ ہے۔

یہاں مصنف نے پورا شعر ذکر نہیں کیا حالانکہ اس سے پہلے ہر جگہ مکمل شعر ذکر کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ شعر بحر کامل میں گزر چکا ہے اس لئے اقتصار سے کام لیا۔

(۱) کبھی قافیہ دو کلموں پر مشتمل ہوتا ہے جیسا کہ شاعر کے شعر میں:

مکر مفر مقبل مدبر معا...... کجلمود صخر حطه السیل من عل

جلمود: الحجر العظیم من الصخر

اس شعر میں قافیہ ''منْ'' سے یا تک من علی، ہے، ظاہر ہے کہ ''من'' اور ''علی'' الگ الگ دو کلمے ہیں۔

ترجمہ: گھوڑا آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا اور پیچھے ہٹنے والا بیک وقت (مقبل مدبر، مکر اور مفر کا بیان ہے) چٹان کے بڑے پتھر کی طرح ہے جسے گرا دیا ہے سیلاب نے اوپر سے۔

(۲) اقسام خمسہ میں سے دوسری قسم قافیہ کے حروف کے بیان میں ہے، قافیہ کے حروف کی چھ قسمیں ہیں (یعنی قافیہ ان مجموعی چھ حروفوں میں سے کسی ایک حرف سے خالی نہیں ہوگا اور ان میں بڑا ''روی'' ہے کیونکہ یہ ہر قافیہ میں ہونا ضروری ہے اس لئے قصیدہ کو ''روی'' کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور وہ روی، تاسیس، ردف، وصل، خروج اور دخیل ہیں اور یہ سب اس شعر میں جمع ہیں۔

مجری القوافی فی حروف ستة ...... کالشمس تجری فی علو بروجها

تاء سیسها و دخیلها مع ردفها...... ورویها مع و صلها وخروجها

اَوَّلُهَا الرَّوِیُّ (۱)، وَهُوَ حَرْفٌ بُنِیَتْ عَلَیْهِ الْقَصِیْدَةُ وَنُسِبَتْ اِلَیْهِ ثَانِیْهَا الْوَصْلُ (۲)، وَهُوَ حَرْفُ لِیْنٍ نَاشِیٌٔ عَنْ اِشْبَاعِ حَرْکَةِ الرَّوِیِّ، اَوْهَاءٍ تَلِیْهِ، فَالاَلِفُ کَقَوْلِهِ:

....

(۱) اول روی، وہ حرف ہے جس پر قصیدہ کی بنیاد ہوتی ہے اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہوتا ہے، جیسے قصیدہ لامیہ یا میمیہ یا نونیہ وغیرہ اگر آخری حرف لام یا میم یا نون ہو اور ''روی'' رویہ، بمعنی فکر سے لیا گیا ہے کیونکہ شاعر اس حرف پر فکر کرتا ہے۔

روی، کا ایک دوسرا معنی ہے بمعنی تام گویا کہ شاعر شعر بناتے وقت پانی پیتا ہے جب روی کے حرف تک پہنچ جاتا ہے تو اس کا پیٹ بھر جاتا ہے دوبارہ شروع سے شروع کرتا ہے۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ شاعر ایسے دو حرف کو منتخب کر لیتا ہے جن میں روی بننے کی صلاحیت ہوتی ہے ان پر اشعار بناتا ہے اور اس ہیئت کو قصیدہ کے آخر تک لازم کر لیتا ہے اور تمام اشعار اس حرف کے تابع ہوتے ہیں اور اس پر قصیدہ کی بنیاد ہوتی ہے اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہوتا ہے اور یہ نسبۃ الکل الی الجزء ہے۔

جیسے مندرجہ ذیل شعر میں ''روی'' بد، کے دال ہے

ومن نکذ الدنیا علی الحسران یری...... عدو الہ مامن صداقتہ بد

(۲) دوم وصل

وہ حرف لین ہے جو روی کی حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہو، یا وہ ''ھا'' جو روی کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور حرف لین الف واو اور یاء میں سے الف کی مثال جیسے اس مصرعہ میں:

اقلی اللوم عازل والعتابا...... وقولی ان اصبت لقد اصابا

''اقلی'' اقلال، سے امر کا صیغہ ہے، لوم: ملامت، عاذل، اصل میں عاذلۃ، ہے منادی مرخم ہونے کی وجہ سے ''تاء'' ساقط ہو گیا ہے، ''عتابا'' لوم پر عطف ہے۔

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَا

وَالْوَاوُ بَعْدَ ضَمَّةٍ [1] كَقَوْلِه:

سُقِيتِ الْغَيْثَ اَيَّتُهَا الْخِيَامُو

ترجمہ: ملامت اور عتاب کو کم کراے ملامت کرنے والی، اور اگر میں درست کہوں تو کہہ درست کہا۔

اس میں "تابا"، قافیہ ب، حرف روی اور "ب" کی حرکت کو کھینچنے سے جو الف پیدا ہوا ہے وہ "وصل" ہے۔ یہاں اصل دلیل "تابا" نہیں بلکہ دوسرے مصرعہ کے آخری جزء "صابا" ہے۔

"اصابا" قافیہ ہے، باء حرف روی ہے اور "ب" کی حرکت کو کھینچنے سے جو الف پیدا ہوا ہے وہ "وصل" ہے اس لئے مصنف کیلئے مناسب یہ تھا کہ پورے شعر کو ذکر کرتے یا صرف آخری مصرعہ کو دلیل کے طور پر پیش کرتے تو زیادہ مناسب ہوتا۔

(۱) حرف وصل واؤ جو ضمہ کے بعد واقع ہو یعنی روی کے حرف پر ضمہ ہوگا اور اس کو کھینچنے سے واؤ پیدا ہوگا تو حرف "ولو" ضمہ کے بعد ہوگا اگر واو ضمہ کے بعد نہیں بلکہ فتحہ یا کسرہ کے بعد واقع ہو تو وہ "وصل" نہیں ہوگا، جیسے "رموا" روی ہے وصل نہیں ہے۔

جیسے شاعر کا شعر ہے:

سقیت الغیث ایتها الخیامو

اس کا پہلا مصرعہ "متی کان الخیام بذی طلوع

ذی طلوع جگہ کا نام ہے۔

ترجمہ: جب خیمے لگیں ذی طلوع نامی مقام پر، تو نفع بخش بارش سے سیراب ہو اے خیمے والو۔ اس شعر میں "یامو" قافیہ میم روی ہے اور میم کی حرکت ضمہ کو کھینچنے سے جو "واو" پیدا ہوا ہے وہ حرف "وصل" ہے۔

وَالْيَاءُ بَعْدَ كَسْرَةٍ[1] كَقَوْلِهِ:

كَمَا زَلَّتِ الصَّفْوَاءُ بِالْمُتَنَزِّلِ

وَالْهَاءُ تَكُوْنُ سَاكِنَةً[2] كَقَوْلِهِ:

فَمَا زِلْتُ اَبْكِيْ حَوْلَهُ وَ اُخَاطِبُهُ

---

(۱) اور حرف وصل ''یا'' جو کسرہ کے بعد واقع ہو (یعنی حرف، روی، پر کسرہ ہوگا اور اس کسرہ کو کھینچنے سے یا، پیدا ہوگا، اگر یا، کسرہ کے بعد واقع نہ ہو جیسے، لدی، ظبی میں تو وہ وصل نہیں گا۔

جیسے شاعر کے اس قول میں:

کما زلت الصفواء بالمتنزلی،، اس کا پہلا مصرعہ

و کمیت یزل اللبد عن حال متنه

صفواء، چکنی چٹان، متنزلی بفتح الزاء سیلاب گزرنے کی جگہ اوپر سے نیچے جاتا ہے تو پتھر وغیرہ کو بہا کرلے جاتا ہے۔ اور بکسر الزاء سیلاب۔

ترجمہ: اور کمیت گھوڑے کی پیٹھ کی چکناہٹ سے نمدہ گر جاتا ہے جس طرح گر جاتی ہے بڑی چکنی چٹان بارش سے اس شعر میں ''نزلی'' قافیہ لام'' روی اور ''ی'' حرف وصل ہے تو یہاں لام کے کسرہ کو کھینچنے کی وجہ سے ''ھا'' پیدا ہوا ہے تو ''ی'' حرف وصل ہے۔

(۲) حرف وصل ''ھا'' جو ساکن ہو جیسے شاعر کا قول ہے:

فمازلت ابکی حوله واخاطبه

اس کا پہلا مصرعہ ''**وقفت علی ربع لمیة ناقتی**''

میہ، محبوبہ کا نام ہے، اور وقفت بمعنی حبست، اور ناقتی، وقفت کا مفعول ہے۔

......☆......☆......☆......

وَمُتَحَرِّكَةً مَفْتُوحَةً (۱) كَقَوْلِهِ:

يُوْشِكُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِيَّتِهِ فِي بَعْضِ غِرَّاتِهِ يُوَافِقُهَا

وَمَضْمُوْمَةً (۲) كَقَوْلِهِ:

فَيَا لَائِمِيْ دَعْنِيْ أُغَالِيْ بِقِيْمَتِيْ فَقِيْمَةُ كُلِّ النَّاسِ مَا يُحْسِنُوْنَهُوْ

....

ترجمہ: روکی میں نے اپنی اونٹنی میہ محبوبہ کے مکان پر اور میں رونے لگا اس کے اردگرد اور اس سے مخاطب ہونے لگا۔

اس شعر میں "خاطبہ" "قافیہ" "ب" روی اور "ہ" ساکن وصل ہے۔

اور مصنف نے ان مثالوں میں صرف آخری مصرعہ کو ذکر کیا ہے پورے شعر کو نہیں کیونکہ مقصد صرف آخری مصرعہ سے حاصل ہو جاتا ہے پورا شعر ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) اور حرف وصل "ھا" متحرک مفتوح جیسے

یوشک من فر من منیته في بعض غراته یوافقها

غُرات جمع "غرة"، غفلت، یوافقها، یوشک کی خبر ہے۔

ترجمہ: قریب ہے وہ شخص جو بھاگتا ہے اپنی موت سے، اسکی کسی غفلت میں موت اس کو آلے۔ اس شعر میں "وافقها" قافیہ "ق" روی اور "ھا" متحرک مفتوح وصل ہے۔

(۲) حرف وصل "ھا" مضموم جیسے شاعر کا شعر ہے:

فیالائمی دعنی اغالی بقیمتی...... فقیمة کل الناس ما یحسنونهو

"فیالائمی" ای یامن یلومنی علی ما افعله " اغالی" اپنی قیمت بڑھاوں۔

ترجمہ: اے مجھے ملامت کرنے والے میرے فعل پر، مجھے چھوڑ دے کہ میں اپنی قیمت بڑھا رہا ہوں۔ اس لئے کہ ہر آدمی کی قیمت وہ ہے جسے وہ اچھا سمجھے۔

اس شعر میں "نونهو" قافیہ "ن" روی اور "ہ" مضموم وصل ہے۔

وَمَكْسُورَةً (١) كَقَوْلِهِ:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِي

ثَالِثُهَا الْخُرُوْجُ (٢)، وَهُوَ حَرْفٌ نَاشِئٌ عَنْ حَرَكَةِ هَاءِ الْوَصْلِ، وَيَكُوْنُ أَلِفاً كَيُوَافِقُهَا (٣)، وَوَاوًا كَيُحْسِنُونَهُو وَيَاءً كَنَعْلِهِي.

رَابِعُهَا الرِّدْفُ (٤)، وَهُوَ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ الرَّوِيِّ، فَالأَلِفُ كَقَوْلِهِ:

---

(۱) حرف وصل ھاء مکسور جیسے شاعر کا شعر ہے

کل امری مصبح فی اھلہ...... والموت ادنی من شراک نعلھی

مصبح: صبح کے وقت داخل ہوا "والموت" میں واو حالیہ ہے "ادنی" زیادہ قریب ہے۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں بخار ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "کیف اصبحت؟" آپ نے صبح کیسے کی تو یہ شعر کہا:

ترجمہ: ہر آدمی صبح کرتا ہے اپنے اہل و عیال میں، حالانکہ موت زیادہ قریب ہے جوتے کے تسمے سے۔ اس شعر میں " نعلھی "قافیہ ،لام روی اور "ھاء مکسور" وصل ہے۔

(۲) سوم خروج، وہ حرف ہے جو وصل کے ھاء کی حرکت سے پیدا ہو (خروج "مخروج" اسم مفعول کے معنی میں ہے اور اس کو خروج کر کے اس لئے نام رکھا جاتا ہے کہ وہ وصل سے بھی تجاوز کر کے باہر نکل گیا ہے۔

(۳) اور یہ "الف" ہو سکتا ہے، جیسے سابقہ اشعار میں "یوافقھا" کے آخر میں "ھاء" وصل کے بعد، الف، ہے اور واو، ہو سکتا ہے جیسے "یحسنونھو" کے آخر میں ھاء وصل کے بعد "واؤ" ہے اور یاء، ہو سکتی ہے جیسے "نعلھی" کے آخر میں ھاء وصل کے بعد "ی" ہے۔

(۴) چہارم ردف، وہ حرف، ہے "روی" سے پہلے ردف مصدر بمعنی اسم فاعل ہے، نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حرف "روی" کے پیچھے ہوتا ہے، (یہاں حرف مد کی بجائے حرف لین کہنا زیادہ مناسب تھا تا کہ عام ہو جائے اور غیر دونوں کو شامل کر لے۔ الف، جیسے

اَلاَعِمْ صَبَاحًا اَيُّهَا الطَّلَلُ الْبَالِي

وَالْيَاءُ[۱] كَقَوْلِهِ:

بُعَيْدَ الشَّبَابِ عَصْرَ حَانَ مَشِيْبُو

وَالْوَاوُ كَسُرْ حُوْبُو[۲]

"الاعم صباحاً ایہا الطال البالی" اور دوسرا مصرعہ ہے"وهل یعمن من كان فی العصر الخالی"

تحقیق:"عم صباحاً" جاہلیت کے دور کے سلام کے الفاظ ہیں،"طلل" کھنڈر مکانات کے بچے کھچے آثار ونشانات"بالی" بوسیدہ، پرانا۔

ترجمہ: اے تباہ ہونے والے گھروں کے آثار تم پر سلام ہو۔اس شعر میں"بالی" قافیہ، لام، روی اوراس سے پہلے"الف" ردف ہے۔

(۱) ردف جو"یاء" ہو جیسے شاعر کا قول:

"بعید[۱] الشباب عصر حان مشیبو" پہلا مصرعہ یہ ہے"طحابک قلب فی الحسان طروب"

ترجمہ: اے نفس! جوانی کے کچھ ہی بعد جس وقت کہ بڑھاپا قریب ہو گیا مست کر دینے والا دل تجھ کو حسین عورتوں میں لے گیا۔

اس شعر میں"شیبو" قافیہ"ب" روی اوراس سے پہلے"ی" ردف ہے۔

(۲) ردف جو"واؤ" ہو جیسے"سرحوبو" یہ شعر کا آخری حصہ ہے پورا شعر یہ ہے:

قد اشهد الغارة الشعواء تحملنی ...... جرداء معروقة اللحيين سرحوبو

چونکہ پورا شعر پہلے گزر گیا ہے اس لئے دوبارہ ذکر نہیں کیا۔

اس شعر میں"حوبو" قافیہ"ب" روی اوراس سے پہلے"واؤ" ردف ہے

---

(۱) بعید بعد کی تصغیر ہے جو تھوڑے سے بعد پر دلالت کرتا ہے، مشیب: بڑھاپا

خَامِسُهَا اَلتَّاسِيْسُ (۱)، وَهُوَ اَلِفٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّوِيِّ حَرْفٌ، وَيَكُوْنُ مِنْ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ كَقَوْلِهٖ:

وَلَيْسَ عَلَى الْاَيَّامِ وَالدَّهْرِ سَالِمُو

وَ مِنْ غَيْرِهَا اِنْ كَانَ الرَّوِيُّ ضَمِيْرًا كَقَوْلِهٖ:

اَلَا لَا تَلُوْمَانِيْ كَفَى اللَّوْمُ مَابِيَا فَمَا لَكُمَا فِي اللَّوْمِ خَيْرٌ وَلَا لِيَا

اَلَمْ تَعْلَمَا اَنَّ الْمَلَامَةَ نَفْعُهَا قَلِيْلٌ وَّمَا لَوْمِيْ اَخِيْ مِنْ سِمَاتِيَا

---

(۱) پنجم تاسیس: یہ وہ الف ہے کہ اس کے اور حرف روی کے درمیان کوئی حرف ہو، اور یہ اس کلمہ میں بھی ہوسکتا ہے جس میں حرف روی موجود ہے جیسے شاعر کا قول ہے: ع

"ولیس علی الایام والدهر سالمو" یہ بھی آدھا مصرعہ ہے۔

ترجمہ: نہیں ہے کوئی شخص دنوں اور زمانہ میں محفوظ مصیبتوں سے۔

اس میں "سالمو" قافیہ، میم حرف روی اور اسی کلمہ میں سین اور لام کے درمیان "الف" تاسیس ہے اور تاسیس کا الف روی کے کلمہ کے غیر میں بھی ہوسکتا ہے اگر روی ضمیر ہو جیسے شاعر کا قول:

الا لا تلوماني كفى اللوم مابيا فما لكما في اللوم خير ولا ليا

الم تعلما ان الملامة نفعها قليل وما لومي اخي من سماتيا

تحقیق: یہ عبد یغوث الحارثی جاہلی شاعر کا شعر ہے جب اس کو قید کرلیا گیا تھا تو اس نے یہ اشعار کہے تھے۔ "کفی اللوم" منصوب بنزع الخافض ہے اور مفعول محذوف ہے اصل میں "کفانی فی اللوم" ہے "مابیا" کفی کا فاعل ہے "اخی، لومی، کا مفعول بہ ہے" "سماتیا" میرے اخلاق اور صفات۔

ترجمہ: ارے مجھے ملامت نہ کرو، مجھے ملامت کیلئے کافی ہے جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے گرفتاری اور ذلت وغیرہ پس نہیں ہے تمہارے لئے ملامت کرنے میں بہتری اور نہ میرے لئے۔ (۲) کیا تم نہیں جانتے کہ ملامت کا فائدہ کم ہے اور اپنے بھائی کو ملامت کرنا میری عادت نہیں ہے۔

اَوْ بَعْضِهَا[1] كَقَوْلِهِ:

فَاِنْ شِئْتُمَا اُلْقِحْتُمَا اَوْ نُتِجْتُمَا ۔۔۔ وَ اِنْ شِئْتُمَا مِثْلاً بِمِثْلٍ كَمَا هُمَا

وَ اِنْ كَانَ عَقْلاً فَاَعْقِلاَ لِاَخِيْكُمَا ۔۔۔ بَنَاتِ مَخَاضٍ وَالْفِصَالَ الْمَقَادِمَا

پہلے شعر میں "لالیا"، قافیہ "ی" روی" اور "لا" کا الف تاسیس کا ہے، یہاں "لا" اور "لیا" الگ الگ کلمہ ہے۔

(۱) اور تاسیس کا الف روی کے کلمہ کے غیر میں ہے. یا روی ضمیر کا حصہ ہو جیسے شاعر کا قول ہے:

فان شئتما القحتما او نتجتما ۔۔۔ و ان شئتما مثلا بمثل کما هما

و ان کان عقلا فاعقلا لاخیکما ۔۔۔ بنات مخاض والفصال المقادما

تحقیق: "القحتما" صورۃ مجہول کا صیغہ ہے ای اخذتما اللقاح "اللقاح: دودھ والی اونٹنی" "نتجتما" حاملہ اونٹنی، مثلاً بمثل، ایک کے بدلے میں ایک برابر برابر۔

عقل: دیت، بنات مخاض: ایک سالہ اونٹنیاں، فصال، فصیل، کی جمع ہے بچہ، القادم: مقدم۔

ترجمہ: شاعر نے مقتول کے دونوں وارثوں کو دو چیزوں میں اختیار دیا ہے چاہے دیت لے لیں چاہے قصاص لے لیں اگر تم دونوں چاہو تو دودھ والی اونٹنیاں لے لو یا حاملہ اونٹنیاں لے لو اور اگر تم دونوں چاہو تو برابر سرابر معاملہ کرلو۔

اور اگر دیت چاہتے ہو تو تم دونوں دیت لے لو اپنے بھائی کیلئے ایک سالہ اونٹنیاں اور آگے بڑھتے والے بچے۔

پہلے شعر میں "ماھما" قافیہ "ھما" کی "میم" روی اور "ھما" سے پہلے ما کا الف "تاسیس" ہے اور روی یعنی میم ضمیر کا حصہ ہے کیونکہ کامل ضمیر "ھما" ہے۔

مصنف دوسرے شعر کو اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ذکر کیا ہے کہ شاعر پر قصیدہ کے آخر تک الف تاسیس کو لانا ضروری ہے۔

سَادِسُهَا [1] اَلدَّخِيلُ ، وَهُوَ حَرْفٌ مُتَحَرِّكٌ بَعْدَ التَّاسِيسِ كَلَامٌ سَالِمٌ. اَلثَّالِثُ [2] حَرَكَاتُهَا سِتٌّ : اَوَّلُهَا الْمَجْرَى [3] وَهُوَ حَرَكَةُ الرَّوِيِّ الْمُطْلَقِ. ثَانِيهَا: اَلنَّفَاذُ [4] ، وَهُوَ حَرَكَةُ هَاءِ الْوَصْلِ كَيُوَافِقُهَا وَيُحْسِنُوهُ نَهْوَ وَنَعْلِهِي.

---

(۱) ششم دخیل: وہ متحرک حرف ہے جو الف تاسیس کے بعد واقع ہو (دخیل فعیل بمعنی فاعل ہے یعنی وہ متحرک حرف جو الف تاسیس اور روی کے درمیان واقع ہو اور متحرک کہنے سے ردف خارج ہو گیا ہے کیونکہ وہ ساکن ہوتا ہے متحرک نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ ردف اور دخیل ایک قافیہ میں جمع نہیں ہوتے ، اس طرح 'ردف' اور تاسیس بھی ایک قافیہ میں جمع نہیں ہوتے ، کیونکہ دونوں ساکن ہیں، اور اجتماع ساکنین لازم آتا ہے)، جیسے "سالم" سابقہ شعر میں گزرا ہے۔ **ولیس علی الایام والدھر سالمو.**

اس میں الف اور میم کے درمیان جو لام ہے وہ دخیل ہے۔

(۲) تیسری قسم (قافیہ سے متعلقہ پانچ قسموں میں سے تیسری قسم) حرکات کے بیان میں (یعنی شاعر پہلے شعر میں جو حرکات لائے گا آخری اشعار تک اسی طرح لانا لازم ہوگا اس کی چھ قسمیں ہیں:

(۳) اول مجری: مطلق حرف روی کی حرکت جیسے منزل میں لام کی حرکت "روی مطلق" وہ متحرک حرف ہے جس کے بعد الف ہو جیسے "لقد اصابا" میں باء کے بعد الف ہے یا واو ہو جیسے "تربو" میں باء کے بعد واو ہے، یا یاء ہو جیسے الکواکبی میں باء کے بعد "ی" ہے اور اس کا مطلق نام اس لئے رکھا ہے کہ آواز آسانی سے نکل جاتی ہے رکتی نہیں۔

(۴) دوم: نفاذ: ھاء وصل کی حرکت جیسے: یوافقھا، میں "ھا" کی حرکت "نفاذ" ہے اس طرح یحسنونھو، نعلھی، تین مثالیں ہیں اور ان سب میں ھاء کا زبر پیش اور زیر تینوں حرکتیں ہیں، چونکہ اشعار مکمل طور پر گزر چکے ہیں اس لئے پورا شعر دوبارہ ذکر نہیں کیا۔

ثَالِثُهَا: الْحَذْوُ[1]، وَهُوَ حَرَكَةُ مَا قَبْلَ الرِّدْفِ، كَحَرَكَةِ بَاءِ الْبَالِيْ وَشِيْنِ مَشِيْبِ وَحَاءِ سُرْحُوْبِ. رَابِعُهَا: الْاِشْبَاعُ[2]، وَهُوَ حَرَكَةُ الدَّخِيْلِ، كَكَسْرَةِ لَامِ سَالِمِ وَضَمَّةِ فَاءِ التَّدَافُعِ وَفَتْحَةِ وَاوِ تَطَاوَلِي. خَامِسُهَا: الرَّسُّ[3] وَهُوَ حَرَكَةُ مَا قَبْلَ التَّاسِيْسِ كَفَتْحَةِ سِيْنِ سَالِمِ

---

(۱) سوم حذو "وہ "ردف" سے ماقبل حرف کی حرکت جیسے سابقہ اشعار میں "البالی" میں باء کی حرکت اور "مشیب" میں شین کی حرکت اور "سرحوب" میں حاء کی حرکت۔

حذو کا معنی تبع ہے یعنی شاعر قافیہ میں اس کی پیروی کرتا ہے تا کہ ردف لازمی طور پر متفق ہوں۔

(۲) چہارم اشباع: وہ "دخیل" کی حرکت ہے جیسے "سالم" میں لام کا کسرہ اور "التدافع" میں فاء کا ضمہ اور "تطاولی" میں واو کا فتح۔

یعنی سابقہ شعر " ولیس علی الایام والدھر سالمو "میں "سالم" کے لام کا زیر اور نابغہ کا قول "برزن الا لا سیرھن التدافع" میں "التدافع" کے فاء کا پیش: (جب وہ عورتیں پردہ سے باہر نکلیں تو ان کے پاس سفر سے روکنے کیلئے کوئی چیز نہیں تھی)

اور یا تخلی ذات السد رالجد اول" تطاولی ما شئت ان تطاولی میں "تطاولی" کے واو کا زبر (مصنف نے کچھ ایسے اشعار کی طرف بھی اشارہ کیا جن کا ذکر پہلے نہیں ہوا، شہرت کو ذکر کے قائم مقام کردیا)

(۳) پنجم رس: تاسیس سے پہلے والے حرف کی حرکت جیسے "سالم: میں سین کی حرکت کیونکہ الف تاسیس ہے اس سے پہلے سین پر حرکت ہے اور اس حرکت کو رس کہا جاتا ہے۔

......☆......☆......☆......

سَادِسُهَا: اَلتَّوْجِيْهُ[۱]، وَهُوَ حَرَكَةُ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُقَيَّدِ كَقَوْلِهِ:

حَتّٰى إِذَا جَنَّ الظَّلَامُ وَاخْتَلَطْ ‏ ‏ جَاءُوْا بِمَذْقٍ هَلْ رَأَيْتَ الذِّئْبَ قَطْ

اَلرَّابِعُ أَنْوَاعُهَا[۲] تِسْعٌ: سِتَّةٌ مُطْلَقَةٌ مُجَرَّدَةٌ[۳] مَوْصُوْلَةٌ بِاللِّيْنِ كَقَوْلِهِ:

....

(۱) ششم توجیہ: وہ روی مقید سے پہلے کی حرکت ہے اور روی مقید سے مراد ساکن روی ہے اس سے پہلے والے حرف کی حرکت کا نام توجیہ ہے۔ جیسے:

حتی اذا جن الظلام و اختلط...... جاء وا بمذق هل رایت الذئب قط

تحقیق: جن الظلام: اندھیرے نے چیزوں کو چھپالیا، اختلط اندھیرا عام ہو گیا پھیل گیا، مذق: برابر پانی ملا ہوا دودھ۔

ترجمہ: یہاں تک کہ جب چھا گیا اندھیرا اور پھیل گیا، تو وہ لائے پانی ملا ہوا دودھ، کیا تو نے دیکھا ہے بھیڑیئے کو کبھی (یعنی دودھ صاف اور خالص نہیں تھا بلکہ بھیڑیئے کے رنگ کے مشابہ تھا)۔

اس شعر میں ''ذئب قط'' قافیہ ہے ''ط'' روی مقید اور قاف کی حرکت زبر توجیہ ہے۔

(۲) چوتھی قسم (قافیہ کے پانچ قسموں میں سے چوتھی قسم) قافیہ کے انواع کے بیان میں، اس کی نو قسمیں ہیں ان میں سے چھ مطلق ہیں، اور مطلق سے مراد روی مطلق متحرک ہے ساکن نہیں اور مطلق کی نسبت قافیہ کی طرف کلیت اور جزئیت کے علاقے کی وجہ سے مجاز عقلی کی بناء پر ہے۔ اور چھ اس طرح ہیں کہ یہ انواع[۱] یا تو تاسیس اور ردف سے خالی ہوں گے (۲) یا موسسہ ہوگا (۳) یا مردوفہ تو یہ تین ہیں، اور ہر ایک ان میں سے یا تو حرف لین کے ساتھ ملا ہوا ہوگا یا ''ھاء'' سے تو اور دو صورت بن جائیں گی، تو اس طرح تین کو دو سے ضرب دینے سے کل چھ صورتیں بن جائیں گی۔

(۳) مجرد حرف لین کے ساتھ موصول یعنی تاسیس اور ردف سے خالی ہوگا جیسے شاعر کے شعر میں "حمدت الهی بعد عروة از نجا...... خراش و بعض الشراهون من بعض

حَمِدْتُ اِلٰهِی بَعْدَ عُرْوَةَ اِذْ نَجَا
خِرَاشٌ وَبَعْضُ الشَّرِّ اَهْوَنُ مِنْ بَعْضِ

وَبِالْهَاءِ[1] كَقَوْلِهٖ:

اَلاَ فَتًى لاقَى الْعُلٰى بِهِمَّهٖ

....

تحقیق: یہ خویلد بن مرہ کا شعر ہے کہ اس کے بھائیوں نے عروہ کو قتل کر دیا، اور اس کے پہلے خراش کو گرفتار ہونے کے بعد رہائی ملی: بعض الشر: سے مراد عروہ کا اکیلا ہلاک ہونا، "اهون من بعض" سے دونوں کا ہلاک ہونا۔

ترجمہ: میں نے تعریف کی اللہ کی، عروہ کی وفات کے بعد، جبکہ نجات پائی خراش نے کیونکہ بعض تکلیفیں ہلکی ہوتی ہیں دوسری تکلیفوں سے۔ اس شعر میں "بعض" قافیہ ہے وہ مطلق ہے مجرد ہے، تاسیس اور ردف سے خالی ہے کیونکہ "ضاد" متحرک ہے اور "یاء" حرف لین کے ساتھ موصول ہے جو "ضاد" کی حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہوئی ہے۔

(۱) روی ھاء کے ساتھ موصول ہو جیسے شاعر کا شعر ہے:

الافتی لا قی العلی بهمه......دوسرا مصرعہ ہے......**لیس ابوه یا بن عم امه**

"الا" تمنی کیلئے ہے۔

ترجمہ: کاش ایسا نوجوان جو عزم وارادہ سے پالے بلند مراتب کو، اور اس کا باپ اس کی ماں کا چچازاد بھائی نہ ہو (یعنی والدین کے درمیان پہلے سے رشتہ داری نہ ہو بلکہ اجنبی ہوں تو ایسے جوان میں طاقت ہوتی ہے کیونکہ والدین میں نکاح سے پہلے نسبی رشتہ داری ہونا اولاد میں ضعف کا سبب ہے)۔

اس شعر میں "همه" قافیہ مطلق مجرد ہے اور "میم" حرف روی ھاء کے ساتھ موصول ہے۔

......☆......☆......☆......

وَمَرْدُوْفَةٌ بِاللِّيْنِ (۱) كَقَوْلِهِ:

اَلَاقَالَتْ بُثَيْنَةُ اِذْ رَاَتْنِي   وَقَدْ لَا تَعْدِمُ الْحَسْنَاءُ ذَامَا

وَبِالْهَاءِ (۲) كَقَوْلِهِ:

عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمَقَامُهَا

---

(۱) اور قافیہ میں ردف ہو اور روی حرف لین کے ساتھ موصول ہو یعنی روی سے پہلے حرف مد یا حرف لین ہو اور بعد میں بھی، جیسے شاعر کا شعر ہے۔

الاقالت بثينة اذ راتني...... وقد لا تعدم الحسناء ذاما

''لا تعدم'' قول کا مقولہ ہے، واو زائدہ ہے اور الحسناء ''لا تعدم'' کا فاعل ہے، بثینہ ایک عورت کا نام ہے بثنہ کی تصغیر ہے ''ذاما'' الف کے بعد میم مخففہ ہے، وزن شعر کی وجہ سے ورنہ اصل میں میم مشدد کے ساتھ ہے۔

ترجمہ: سن لو بثینہ نے کہا جب مجھے دیکھا ''بہت کم حسین عورتیں ہیں جو نہ پائیں برائی کرنے والے اور عیب نکالنے والے کو''۔

یعنی اکثر و بیشتر غیرت کی وجہ سے حسین عورتوں کی برائی بیان کی جاتی ہے اور عیب جوئی کی جاتی ہے حالانکہ وہ برائی اور عیب اس میں نہیں ہوتا۔

اس شعر میں ''ذاما'' قافیہ مردوفہ، ''میم'' روی اور اس سے پہلے ''ذا'' کا الف ردف اور ماء کا الف حرف لین ہے، اور روی ''میم'' حرف لین ''الف'' کے ساتھ متصل ہے۔

(۲) ردف ہو اور روی ''ھاء'' کے ساتھ متصل ہو (یہاں عبارت مختصر ہے دوسرے نسخوں میں "رابعها مطلقة مردوفة موصولة بالهاء" ہے اور یہ زیادہ واضح ہے)

جیسے شاعر کا شعر ہے: "عفت الديار محلها ومقامها"

"محلها" حالت رفع میں "الديار" سے بدل بعض ہے اور مقامہا کا عطف محلہا پر عطف المرادف علی المرادف ہے۔

ترجمہ: تباہ ہو گئے گھر جہاں وہ لوگ اترتے تھے اور اقامت کرتے تھے۔ اس میں ''قامھا'' قافیہ مطلقہ مردوفہ میم حرف روی ''قاء'' کا الف اور ھا روی سے متصل ہے۔

وَمُؤَسَّسَةٌ (۱) مَوْصُولَةٌ بِاللِّينِ كَقَوْلِهِ:

كِلِينِي لِهَمٍّ يَا أُمَيْمَةُ نَاصِبِ وَلَيْلٍ أُقَاسِيهِ بَطِيءِ الْكَوَاكِبِ

وَبِالْهَاءِ كَقَوْلِهِ:

فِي لَيْلَةٍ لَا نَرَى بِهَا أَحَدًا يَحْكِي عَلَيْنَا إِلَّا كَوَاكِبُهَا

---

(۱) اور تاسیس ہو اور روی حرف لین سے متصل ہو، جیسے نابغہ ذبیانی کے شعر میں:

کلینی لهم یا امیمة ناصب...... ولیل اقاسیه بطیء الکواکب

تحقیق: کلینی، بکسر الکاف دعینی' ناصب، هم، کی صفت ہے تھکانے والا۔ اقاسی "الشدائد والمکاره التی نزلت فیه: برداشت کروں، بطیٔ" لیل کی صفت ہے سردی کی رات جو جلدی ختم نہ ہو۔

ترجمہ: اے امیمہ مجھے چھوڑ دے ایسے غم کیلئے جو تھکانے والا ہے، اور ایسی رات کیلئے جس کے ستارے ست ہیں کہ برداشت کروں، یعنی سردی کے زمانے کی لمبی رات کیلئے جو جلدی ختم نہیں ہوتی۔

اس شعر میں "واکب" قافیہ مؤسسہ "با" حرف روی اور "باء" کی حرکت کو کھینچنے سے "جو یا پیدا ہوئی ہے وہ حرف لین ہے اور روی اس کے ساتھ متصل ہے اور" وا کا الف تاسیس ہے۔

(۲) تاسیس ہو اور روی "ھاء" سے متصل ہو، جیسے عدی بن زید کا شعر

فی لیلة لا نری بها احدًا...... یحکی علینا الا کواکبها

"فی لیلۃ" کا تعلق ماقبل کے بیت سے ہے۔

ترجمہ: ایسی رات میں کہ ہم نہیں دیکھیں اس میں کسی اور کو، کسی کو خبر نہیں ہے ہمارے بارے میں مگر ستارے کو یعنی شاعر اپنی محبوبہ کے ساتھ ایسی رات میں خلوت میں تھا کہ ان دونوں کے بارے میں ستارے کے علاوہ کسی اور کو خبر نہ تھی کوئی ان کے راز کو فاش کر سکے، ہاں ستارے کو خبر ہے اگر وہ راز افشاء کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

اس میں "واکبھا" قافیہ "باء" روی "ھاء" سے متصل ہے اور واء کے بعد الف تاسیس ہے۔

وَثَلاثَةٌ مُقَيَّدَةٌ مُجَرَّدَةٌ (۱) كَقَوْلِهِ:

اَتَهْجُرُ غَانِيَةٌ اَمْ تُلِمْ   اَمِ الْحَبْلُ وَاهٍ بِهَا مُنْجَزِمْ

وَمَرْدُوفَةٌ (۲) كَقَوْلِهِ:

كُلُّ عَيْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَال

وَمُؤَسَّسَةٌ (۳) كَقَوْلِهِ:

(۱) اور روی مقید کی تین قسمیں ہیں اور روی مقید سے مراد روی ساکن ہو گا متحرک نہیں ہو گا۔ ان میں سے پہلی قسم مجرد مقید ہے جیسے اَعشیٰ کا شعر ہے:

اتهجر غانية ام تلم...... ام الحبل واه بها منجزم

تحقیق: غانیہ: حسین عورت جو اپنے حسن و جمال کی وجہ سے زیورات اور اچھے کپڑے سے مزین ہونے کی محتاج نہ ہو "تلم" "الم بہ سے قریب ہونا" "واہ" پرانا کمزور. منجزم: ٹوٹنے والی. حبل سے مراد وعدہ ہے جو ان دونوں کے درمیان تھا۔

ترجمہ: کیا حسینہ چھوڑ دے گی یا قریب ہوگی، یا اس سے کئے ہوئے وعدہ کی رسی کمزور ہے ٹوٹنے والی ہے۔ اس شعر میں "منجزم" قافیہ مقید مجرد ہے یعنی میم ساکن ہے اور تاسیس اور ردف سے خالی ہے کیونکہ روی سے پہلے تاسیس اور ردف نہیں ہے۔

(۲) دوسری قسم ردف کے ساتھ جیسے:

كل عيش صائر للزوال

ترجمہ: ہر زندگی لوٹنے والی ہے زوال کی طرف (زندگی ابدی نہیں ہے)

اس شعر میں "والْ" قافیہ مقیدہ مردوفہ ہے، لام ساکن روی اور اس سے پہلے کا الف ردف ہے۔

(۳) تیسری قسم تاسیس کے ساتھ جیسے

وَغَرَرْتَنِيْ وَزَعَمْتَ اَنْ نَكَ لاَ بِنٌ فِي الصَّيْفِ تَامِرُ

وَالْمُتَكَاوِسُ(۱): كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيْهَا اَرْبَعُ حَرَكَاتٍ بَيْنَ سَاكِنَيْهَا كَقَوْلِهٖ:

قَدْ جَبَرَ الدِّيْنَ الْإِلٰهُ فَجَبَرْ

....

وغررتني وزعمت ان...... نک لا بن فی الصيف تامر

تامر : عندک تمر فی زمن الشتاء

ترجمہ: تو نے مجھے دھوکہ دیا اور تو نے یہ دعویٰ کیا کہ تو دودھ دینے والا گرمیوں میں اور کھجوریں دینے والا سردیوں میں ہوگا۔

اس شعر میں ''تامر'' قافیہ مقیدہ مؤسسہ ہے، راء، روی اور ''تاء'' کا الف تاسیس ہے۔ اور روی سے پہلے حرف لین متصل نہیں ہے ورنہ مردوفہ ہوتا۔

(۱) قافیہ متکاوس: وہ قافیہ ہے جس میں لگا تار چار حرکات آئیں دو ساکنوں کے درمیان: (متکاوس، تکاوس سے اسم فاعل کا صیغہ ہے لغت میں ہجوم، میلان اور اونٹ کا تین پاؤں سے چلنے پر اطلاق ہوتا ہے، اور اصطلاحی تعریف اوپر گزری ہے، چونکہ مسلسل چار حرکات کا ہجوم ہوتا ہے اور ایک حرف دوسرے حرف کی طرف مائل ہوتا ہے اس لئے متکاوس کہا جاتا ہے۔

جیسے عجاج کا قول ہے

قد جبر الدين الاله فجبر

تحقیق: جبر، لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جیسے اس شعر میں پہلا ''جبر'' متعدی اور دوسرا جبر، لازم ہے اور انجبر کے معنی میں ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے دین کی اصلاح کی تو دین کی اصلاح ہوگئی۔ اس میں ''لاہ فجبر'' قافیہ متکاوس ہے اس قافیہ میں دو ساکن ہیں، لا، کا الف اور بالکل آخر کی راء، ساکن ہیں اور ان دونوں ساکنوں کے درمیان، ہ، ف، ج اور ب متحرک ہیں اور ان میں چار حرکات ہیں اس لئے یہ قافیہ متکاوس ہے (اور متکاوس لفظ قافیہ کی صفت ہے)

وَالْمُتَرَاكِبُ[۱]: كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ فِيهَا ثَلَاثُ حَرَكَاتٍ بَيْنَهُمَا كَقَوْلِهِ:

أَخُبُّ فِيهَا وَاضَعْ

وَالْمُتَدَارَكُ[۲]: كُلُّ قَافِيَةٍ تَوَالَتْ بَيْنَهُمَا حَرَكَتَانِ كَقَوْلِهِ:

تَسَلَّتْ عَمَايَاتُ الرِّجَالِ عَنِ الْهَوَى

وَلَيْسَ فُؤَادِيْ عَنْ هَوَاهَا بِمُنْسَلِيْ

....

(۱) قافیہ متراکب: وہ قافیہ ہے جس میں لگاتار تین حرکات ہوں دو ساکنوں کے درمیان:

جیسے : اخب فیها واضع

اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے "یالیتنی فیها جذع"

ترجمہ: کاش کہ میں اس وقت جوان ہوتا، اور اس وقت دوڑتا اور تیز چلتا۔

اس شعر میں ''هاواضع'' قافیہ متراکب ہے، اس میں ''ها'' کے بعد الف اور آخر میں عین دونوں ساکن ہیں، ان دونوں کے درمیان ''واض'' متحرک ہیں اور ان پر مسلسل تین حرکات ہیں اس لئے یہ قافیہ متراکب ہے۔

(۲) قافیہ متدارک: وہ قافیہ ہے جس میں دو ساکنوں کے درمیان دو متحرک حرف لگاتار آئیں جیسے امرأالقیس کا شعر ہے:

تسلت عمایات الرجال عن الهوی

ولیس فوادی عن هواها بمنسلی

تحقیق: تسلت زائل ہوگئی باطل ہوگئی، عمایات الرجال: غافل لوگ۔

ترجمہ: زائل ہوگئیں لوگوں کی نوخیز عمر کی (عاشقانہ) گمراہیاں جبکہ میرا دل اس کی محبت سے جدا ہونے والا نہیں۔

اس شعر میں ''منسلی'' قافیہ متدارک ہے اور اس میں نون اور یا دونوں ساکن ہیں ان دونوں کے درمیان سین اور لام دو متحرک حرف ہیں۔

وَالْمُتَوَاتِرُ(۱) : كُلُّ قَافِيَةٍ بَيْنَ سَاكِنَيْهَا حَرَكَةٌ كَقَوْلِ الْخَنْسَاءِ :

يُذَكِّرُنِي طُلُوْعُ الشَّمْسِ صَخْرًا ... وَاَذْكُرُهُ بِكُلِّ مَغِيْبِ شَمْسِ

وَالْمُتَرَادِفُ(۲) : كُلُّ قَافِيَةٍ اِجْتَمَعَ سَاكِنَاهَا كَقَوْلِه:

هٰذِهِ دَارُهُمْ اَقْفَرَتْ ... اَمْ زَبُوْرٌ مَحَتْهَا الدُّهُوْرُ

---

(۱) قافیہ متواتر: وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکنوں کے درمیان ایک حرکت ہو جیسے خنساء شاعرہ کا قول اپنے بھائی صخر کے مرثیہ میں:

یذکرنی طلوع الشمس صخراً...... واذکرہ بکل مغیب شمس

ترجمہ: مجھے یاد دلاتا ہے سورج کا طلوع ہونا (بھائی) صخر کی اور میں اس کو یاد کرتی ہوں جب بھی سورج ڈوبتا ہے۔

اس شعر میں "شمس" قافیہ متواتر ہے اور میم ساکن اور یاء ساکنہ کے درمیان سین متحرک ہے اور شمس "اصل میں "شمسی" ہے۔

(۲) قافیہ مترادف: وہ قافیہ ہے جس میں دو ساکن جمع ہوں (یعنی درمیان میں فاصل کے بغیر جمع ہوں) جیسے شاعر شعر میں کہتا ہے:

هذه دارهم اقفرت...... ام زبور محتها الدهور

ترجمہ: یہ ان کے گھر ہیں جو اجڑ گئے یا وہ ایک پرانی کتاب کی طرح ہیں جن کو زمانے نے مٹا دیا ہے۔

اس شعر میں "ها الدهور" قافیہ مترادف ہے اور آخر میں واؤ اور راء دونوں ساکن ہیں۔

......☆......☆......☆......

﴿ تَنْبِيهٌ ﴾(۱): اَلْوَتِدُ(۲) الْمَجْمُوعُ إِذَا كَانَ آخِرَ جُزْءٍ جَازَ طَيُّهُ، كَالْبَسِيطِ(۳) وَالرَّجَزِ(۴)، أَوْ خَزْلُهُ(۵) كَالْكَامِلِ، أَوْ خَبْنُهُ(۶)

....

(۱) تنبیہ

تنبیہ کا معنی لغت میں بیدار کرنا، متنبہ کرنا، اور اصطلاح میں اکثر و بیشتر کسی چیز کو اجمالی طور پر بیان کرنے کے بعد تفصیلی طور پر ذکر کرنا، کبھی کبھار تنبیہ کا استعمال مجازی طور پر اس چیز پر بھی ہوتا ہے جس کا ذکر پہلے اجمالی طور پر نہیں ہوا۔

(۲) اگر بحر کا آخری جزء وتد مجموع ہو تو اس میں طی جائز ہے (اگر بحر کے آخری جزء میں دو متحرک کے بعد ایک ساکن ہے تو جزء کے چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا جائز ہے)

(۳) جیسے بحر بسیط مجزو کا جز (مستفعلن) یہاں عبارت میں دو مضاف محذوف ہیں اصل عبارت یہ ہے "کجز ءِ مجزو البسیط پہلے مضاف سے مثال ممثل لہ کے مطابق ہو جائے گی، اور دوسرے مضاف سے ایک سوال مقدر کا جواب ہو جائے گا وہ سوال یہ ہے کہ بحر بسیط کے آخر میں طی داخل نہیں ہوتا ہے مگر مجزو میں تو اشکال باقی نہیں رہے گا۔

(۴) اور بحر رجز کا جز (مستفعلن) بحر رجز عام ہے چاہے مجزو ہو یا مجزو نہ ہو سب کو شامل ہے لہٰذا یہاں صرف ایک مضاف مقدر ماننا ضروری ہے اور وہ جزء ہے۔

(۵) یا اس میں خزل جائز ہے جیسے بحر کامل کا جزء (یعنی اگر بحر کا آخری جزء وتد ہے تو خزل جائز ہے خزل کا معنی طی اور اضمار کا جمع کرنا یعنی جز کے دوسرے حرف کو ساکن کر کے چوتھے حرف کو حذف کرنا جیسے متفاعلن کے تاء کو ساکن کیا اور الف کو حذف کیا تو متفعلن ہو کر مفتعلن ہو گیا۔

اور یہاں "کالکامل" میں مضاف محذوف ہے اصل عبارت "کجز ءِ الکامل" ہے چاہے مجزو ہو یا نہ ہو سب کو شامل ہے کیونکہ بحر کامل کے تمام اجزاء متماثل ہیں۔

(۶) یا اس کا خبن جائز ہے (یعنی دوسرے ساکن حرف کو حذف کرنا) جیسے بحر رمل کا جز یعنی فاعلاتن اور اس میں مجزو اور غیر مجزو دونوں برابر ہیں کیونکہ بحر رمل کے تمام اجزاء متماثل ہیں۔

كَالرَّمَلِ وَالْخَفِيْفِ (۱) وَالْخَبَبِ (۲)، جَازَ (۳) اِجْتِمَاعُ الْمُتَدَارِكِ، وَالْمُتَرَاكِبِ أَوْ خَبْلُهُ (۴)

---

(۱) اور بحر خفیف کا جزء، (یعنی بحر خفیف کامل کا جزء ہے۔ بحر خفیف مجزو کا جزء نہیں)

جیسے "فاعلاتن"

(۲) اور بحر خبب کا جزء (یعنی فاعلن)۔ بحر خبب بحر متدارک کا دوسرا نام ہے۔

مصنف کیلئے "خبب" کی جگہ پر "متدارک" کہنا زیادہ مناسب تھا تاکہ پریشانی نہ ہوتی۔

واضح رہے کہ جس جزء میں خبن کرنا جائز ہوگا اس کے آخر میں حذف یعنی جزء کے آخر سے سبب خفیف کو بھی ساقط کرنا لازم ہوگا اسلئے مصنف کیلئے "کالرمل والخفیف المحذوفی الضرب" کہنا زیادہ مناسب تھا ورنہ ظاہر عبارت سے ذہن جزء تام کی طرف سبقت کرتا ہے حالانکہ یہ مقصد کے خلاف ہے۔

وتد مجموع میں مذکورہ تمام زحافات وعلل کے بعد ایک قصیدہ میں قافیہ متدارک اور متراکب کو جمع کرنا جائز ہے یعنی لازم نہیں کہ پورے قصیدہ میں ایک ہی قسم کا قافیہ ہو۔

(۳) اور مصنف کا قول: جاز اجتماع الخ اذا شرطیہ کا جواب ہے ای جاز اجتماع ذلک فی القصیدۃ الواحدۃ۔

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر ایک ہی قصیدہ کے قافیہ میں ان بحروں کے ضربوں کو تام استعمال کیا جائے گا تو اس وقت قافیہ متدارکہ ہوگا اور اگر ان بحروں کے ضربوں کو تام استعمال نہیں کیا جائے گا مثلاً بحر بسیط مجزو کے جزء میں طی کو داخل کیا جائے گا تو قافیہ متراکبہ ہوگا۔

(۴) یا وتد مجموع میں خبل جائز ہے (یعنی دوسرے اور چوتھے ساکن حرف کو حذف کرنا)

"او خبلہ" کا عطف "طیہ" پر ہے اصل عبارت "اذ کان الوتد المجموع فی آخر الجزء الذی جاز خبلہ ای طیہ مع خبنہ وفی کلامہ حذف بعد قولہ او خبلہ، والاصل او طیہ"۔

كَالْبَسِيطِ (۱) وَالرَّجَزِ اِجْتَمَعَ الْمُتَكَاوِسُ مَعَ الاَوَّلَيْنِ،
اَلْخَامِسُ (۲) عُيُوْبُهَا: اَلاِيْطَاءُ (۳) اِعَادَةُ كَلِمَةِ الرَّوِيِّ لَفْظًا وَمَعْنًى كَقَوْلِهِ:

اَوَاضِعُ الْبَيْتِ فِي خَرْسَاءَ مُظْلِمَةٍ
تُقَيِّدُ الْعَيْرَ لاَ يَسْرِىْ بِهَا السَّارِىْ
لاَ يُخْفَضُ الرِّزْقُ فِي اَرْضٍ اَلَمَّ بِهَا
وَلاَ يَضِلُّ عَلَى مِصْبَاحِهِ السَّارِىْ

---

(۱) جیسے بحر بسیط مجزو اور بحر رجز کے مطلق جزء (یعنی مستفعلن) میں۔
اس طرح اگر ہوا تو ایک قصیدہ میں قافیہ متکاوس پہلی دو قسم یعنی متدارک اور متراکب کے ساتھ جمع ہو جائے گا۔ اور یہ جائز ہے لازم نہیں ہے، لہٰذا قصیدہ کے ایک قافیہ میں لانا اور دوسرے قافیہ میں نہ لانا دونوں جائز ہوگا۔
(۲) پانچویں قسم قافیہ کے عیوب کے بیان میں ہے (یعنی وہ عیوب جو قافیہ کو لاحق ہوتے ہیں)
(۳)(ا) الایطاء: روی کے کلمہ کو لفظاً اور معنیً دوبارہ لانا یعنی لفظ اور معنی میں فرق نہ ہو اور دونوں اعتبار سے تکرار ہو اور دونوں لفظوں کے درمیان سات اشعار کا فاصلہ نہ ہو، ورنہ "ایطاء" نہ ہوگا مثلاً روی کے کلمہ کا صرف لفظ کے اعتبار سے تکرار ہے معنی کے اعتبار سے تکرار نہیں، یا صرف معنی کے اعتبار سے تکرار ہے لفظ کے اعتبار سے نہیں تو وہ "ایطاء" نہیں ہوگا۔ جیسے علم صفت کے ساتھ یا معرف منکر کے ساتھ مکرر ہے تو وہ "ایطاء" نہیں ہوگا۔
اور ایطاء کے معنی موافق ہونا چونکہ دونوں روی لفظ اور معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے موافق ہیں۔ اس لئے "ایطاء" کہا جاتا ہے۔
جیسے نابغہ کا شعر ہے:

او اضع البيت فى خرساء مظلمة — تقيد العير لا يسرى بها السارى
لا يخفض الرزق فى ارض الم بها — ولا يضل على مصباحه السارى

تحقیق: اواضع البیت ماقبل کے شعر پر عطف ہے، خرساء، سنسان بیابان زمین۔

وَالتَّضْمِيْنُ: تَعْلِيْقُ الْبَيْتِ بِمَا بَعْدَهُ كَقَوْلِهِ:

وَهُمْ وَرَدُوْا الْجِفَارَ عَلٰى تَمِيْمٍ وَهُمْ اَصْحَابُ يَوْمِ عُكَاظَ اِنِّیْ

شَهِدْتُ لَهُمْ مَوَاطِنَ صَادِقَاتٍ شَهِدْنَ لَهُمْ بِحُسْنِ الظَّنِّ مِنِّیْ

....

تقید: پابند کردیتی ہے، مقید کردیتی ہے، العسیر. گدھا، السارِی، رات کو سفر کرنا۔

الم بھا: اس میں بادشاہ نے قیام کیا جس بادشاہ کا ذکر سابقہ اشعار میں ہے۔

ترجمہ: کیا گھر بنانے والا ہے ایسی سنسان بیابان تاریک زمین میں جہاں پابند کردیتی ہے گدھے کو (گرمی کی شدت کی وجہ سے) اور کوئی چلنے والا نہیں چلتا، نہیں اترتا ہے رزق ایسی زمین میں مگر بادشاہ نے قیام کیا ہے اس زمین میں، اور نہیں بھٹکتا ہے کوئی مسافر راستہ سے اس کے چراغ کی وجہ سے، ان دونوں اشعار میں ''روی'' الساری ہے تکرار ہے، اور دونوں جگہ ایک ہی معنی ہے لفظ اور معنی میں کوئی فرق نہیں۔

(۱) تضمین، شعر اپنا معنی دینے میں بعد والے شعر سے معلق ہو یعنی پہلے شعر کا قافیہ دوسرے شعر کے ابتداء سے اس طرح معلق ہو کہ اس کے بغیر کلام مکمل نہ ہو جیسے جواب شرط، قسم، خبر، فاعل، صلہ، وغیرہ دوسرے شعر میں ہیں تو پہلا شعر ان کے بغیر مکمل نہیں ہوگا یہ عیب ہے۔

اور اگر کلام کا کچھ حصہ دوسرے شعر کے بغیر مکمل ہو جاتا ہے تو وہ عیب نہیں جیسے دوسرے شعر میں پہلے شعر کی تفسیر یا صفت وغیرہ ہے تو یہ عیب نہیں ہے۔

جیسے نابغہ کے شعر میں:

وهم وردوا الجفار علی تمیم وهم اصحاب یوم عکاظ انی

شهدت لهم مواطن صادقات شهدن لهم بحسن الظن منی

تحقیق: ''وہم'' سے مراد بنو اسد ہے، جفار، کتاب کے وزن پر بنی تمیم کے چشمے کا نام ہے، عکاظ، غراب، کے وزن پر مکہ مکرمہ کے اطراف میں ایک بازار کا نام ہے، جاہلیت کے زمانہ میں عرب والے اس بازار میں جمع ہوتے اور مشاعرہ منعقدہ کرتے اور اشعار میں ایک قبیلہ دوسرے

وَالاِقْوَاءُ[1] : اِخْتِلَافُ الْمَجْرٰى بِكَسْرٍ وَضَمٍّ كَقَوْلِهٖ:

لَا بَأْسَ بِالْقَوْمِ مِنْ طُوْلٍ وَمِنْ قِصَرٍ ۔۔۔ جِسْمُ الْبِغَالِ وَاَحْلَامُ الْعَصَافِيْرِ

كَاَنَّهُمْ قَصَبٌ جُوْفٌ اَسَافِلُهٗ ۔۔۔ مُثَقَّبٌ نَفَخَتْ فِيْهِ الْاَعَاصِيْرُ

قبیلے پر فخر کرتا مرثیہ خوانی کرتے اور اس میں قتل وقتال کے بڑے بڑے واقعات ہوتے اور اسلام نے اس سلسلہ کو ختم کیا ورنہ اس جگہ پر اوس اور خزرج کے درمیان ایک سو بیس سال تک لڑائی ہوتی رہی اور اوس کو خزرج پر برتری رہی۔

ترجمہ: اور وہ بنواسد بنو تمیم کے جفار نامی چشمے کے پاس آئے (اور غارت گری کی اور عکاظ بازار والے پر بھی) حالانکہ وہ عکاظ بازار والے ہیں، اور میں خود شریک ہوا ہوں ان کی بچی لڑائیوں میں، گواہی دی ہے ان لڑائیوں نے ان کے حق میں مرے حسن ظن کی یعنی وہ واقعی بہادر ہیں۔

اس میں پہلے شعر کا قافیہ "انی" ہے اور وہ دوسرے شعر کے شروع کے لفظ "شھدت" پر معلق ہے یعنی "انی" کا مفہوم "شھدت" کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

(۱) اقواء: دو شعروں کے مجریٰ میں کسرہ اور ضمہ کا اختلاف ہو (حرف روی کی حرکت کو مجری کہتے ہیں) یعنی ایک شعر میں مجری مکسور ہو تو دوسرے شعر میں مجری مضموم ہوگا۔

جیسے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا شعر ہے:

لا باس بالقوم من طول ومن قصر ۔۔۔ جسم البغال واحلام العصافیر

کانھم قصب جوف اسافلہ ۔۔۔ مثقب نفخت فیہ الاعاصیر

تحقیق: لا باس بالقوم: ان پر کوئی عیب نہیں ہے، احلام: حلم کی جمع ہے بمعنی عقل۔

قصب: بانس جوف: کھوکھلے، اعاصیر اعصار کی جمع ہے بمعنی آندھی، ایسی ہوا جو مٹی کو آسمان اور زمین کے درمیان اٹھالے۔

وَالاِصْرَافُ(۱): اِخْتِلَافُ الْمَجْرٰی بِفَتْحٍ وَغَیْرِہٖ فَمَعَ الضَّمِّ کَقَوْلِہٖ:

اَرَیْتَکَ اِنْ مَنَعْتَ کَلَامَ یَحْیٰی　　اَتَمْنَعُنِیْ عَلٰی یَحْیٰی الْبُکَاءَ

فَفِیْ طَرْفِیْ عَلٰی یَحْیٰی سُهَادٌ　　وَفِیْ قَلْبِیْ عَلٰی یَحْیٰی الْبَلَاءُ

....

ترجمہ. کوئی عیب نہیں ہے قوم پر زیادہ لمبا ہونے یا چھوٹا ہونے کا، لیکن ان کے جسم خچر کی طرح ہیں اور ان کی عقلیں چڑیوں کی عقل کی مانند ہیں (طیش کثرت حرکت اور عدم تدبیر میں)۔

گویا کہ وہ کھوکھلے بانس ہیں جن کے نیچے سوراخ ہیں، پھونکا ہے اس میں ہواؤں نے یعنی عقل کی قلت اور فربہ جسم ہونے کے ساتھ کھوکھلے بانس کیطرح کمزور بھی ہے، پہلے شعر میں مجری: عصافیر، مکسور اور دوسرے شعر میں مجری "اعاصیر" مضموم ہے۔

(۱) اصراف مجری میں زبر اور غیر زبر کا اختلاف ہو۔

اس میں چار صورتیں بن سکتی ہیں (۱) پہلے شعر کی روی کے حرف پر فتح ہو بعد والے شعر کی روی کے حرف پر ضمہ ہو (۲) یا کسرہ ہو (۳) پہلے شعر کی روی کے حرف پر ضمہ ہو (۴) یا کسرہ ہو اور بعد والے شعر کی روی کے حرف پر فتح ہو۔

مصنف نے ان میں سے بعض صورتوں کو ذکر کیا ہے اور بعض کو چھوڑ دیا ہے شہرت کی بنا پر مثلاً مجری میں زبر اور پیش کا اختلاف، جیسے شاعر کا قول۔

اریتک ان منعت کلام یحییٰ　　اتمنعنی علی یحییٰ البکاء

ففی طرفی علی یحییٰ سھاد　　وفی قلبی علی یحییٰ البلاء

سہاد، بے خواب

ترجمہ: تیری کیا رائے ہے اگر تو نے مجھے منع کر دیا یحییٰ سے بات کرنے سے، کیا تم مجھے روک دو گے یحییٰ پر رونے سے۔

میری آنکھیں یحییٰ کی وجہ سے بے خواب ہیں، اور میرے دل میں یحییٰ کی وجہ سے پریشانی ہے پہلے شعر میں مجری "البکاء": زبر اور دوسرے شعر میں مجری "البلاء": پیش ہے۔

وَالْفَتْحُ مَعَ الْكَسْرِ(۱) كَقَوْلِهِ:

اَلَمْ تَرَنِیْ رَدَدْتُ عَلَی ابْنِ لَیْلٰی مَنِیْحَتَهُ فَعَجَّلْتُ الاَدَاءَ

وَ قُلْتُ لِشَاتِهِ لَمَّا اَتَتْنَا رَمَاکِ اللّٰهُ مِنْ شَاةٍ بِدَاءِ

وَالاِکْفَاءُ(۲): اخْتِلاَفُ الرَّوِیِّ بِحُرُوْفٍ مُتَقَارِبَةِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهٖ

بَنَاتُ وُطَّاءٍ عَلٰی خَدِّ اللَّیْلِ لاَ یَشْتَکِیْنَ عَمَلاً مَا اَنْقَیْنَ

---

(۱) زبر اور زیر کا اختلاف یعنی پہلے شعر کی روی پر زبر اور دوسرے شعر کی روی پر زیر ہوئی جیسے:

الم ترنی رددت علی ابن لیلی منیحته فعجلت الاداء

و قلت لشاته لما اتتنا رماک اللہ من شاة بداء

ترجمہ: تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کہ میں نے واپس کردیا ہے ابن لیلی کو اس کا عطیہ، اور میں نے جلدی کی اس کی ادائیگی میں (۲) اور میں نے کہا اس کی بکری کے بارے میں جب وہ میرے پاس آئی، کہ اللہ تجھے یعنی بکری کو بیمار کرے۔

''من'' زائدہ ہے، من شاة، تمیز مجرور ہے۔

اس میں پہلے شعر میں مجری ''الاداء'' زبر، اور دوسرے شعر میں مجری ''بداء'' زیر ہے۔

(۲) اکفاء: روی کے حرف کا قریب المخرج حرف میں مختلف ہونا یعنی دونوں حرف کا مخرج قریب قریب ہو اور ''بحروف'' سے مراد مافوق الواحد ہے جیسے۔

بنات وطاء علی خد اللیل ...... لا یشتکین عملاً ما انقین

بحر سریع مشطور موقوف

تحقیق: بنات وطاء: واطی کی جمع ہے روندنے والوں کی لڑکیاں، حد بطریق راستہ

''انقین'' موٹا ہونا۔

ترجمہ: روندنے والوں کی لڑکیاں رات کے راستہ کو، شکایت نہیں کرتیں کسی بھی کام کی جو مشکل ہو۔

پہلے شعر میں ''اللیل'' کا لام روی ہے اور دوسرے شعر میں ''انقین'' کا نون روی ہے دونوں کا مخرج قریب قریب ہے۔

وَالاِجَازَةُ (۱): اِخْتِلَافُهُ بِحُرُوْفٍ مُتَبَاعِدَةِ الْمَخَارِجِ كَقَوْلِهِ

اَلَاهَلْ تَرٰى اِنْ لَمْ تَكُنْ اُمُّ مَالِكٍ بِمِلْكِ يَدِيْ اِنَّ الْكِفَاءَ قَلِيْلُ

رَأَى مِنْ خَلِيْلَيْهِ جَفَاءً وَغِلْظَةً اِذَا قَامَ يَبْتَاعُ الْقَلُوْصَ ذَمِيْمُ

وَالسِّنَادُ (۲): اِخْتِلَافُ مَا يُرَاعٰى قَبْلَ الرَّوِيِّ مِنَ الْحُرُوْفِ وَالْحَرَكَاتِ ، وَهُوَ خَمْسَةٌ سِنَادُ الرِّدْفِ ، وَهُوَ رِدْفُ اَحَدِ الْبَيْتَيْنِ دُوْنَ الْآخَرِ كَقَوْلِهِ

اِذَا كُنْتَ فِيْ حَاجَةٍ مُرْسِلًا فَاَرْسِلْ حَكِيْمًا وَلَا تُوْصِهٖ

وَاِنْ نَابَ اَمْرٌ عَلَيْكَ الْتَوٰى فَشَاوِرْ لَبِيْبًا وَلَا تَعْصِهٖ

---

(۱) الاجازہ: روی کے حروف کا بعید المخرج میں مختلف ہونا، یعنی دونوں روی مخرج کے اعتبار سے مختلف ہوں گے جیسے:

الاھل تری ان لم تکن ام مالک بملک یدی ان الکفاء قلیل

رای من خلیلیه جفاء وغلظة اذا قام یبتاع القلوص ذمیم

ترجمہ: کیا تم نہیں دیکھتے ، اگر نہ ہو ام مالک میرے قبضے میں تو بیشک کہ ہمسری بہت کم ہے۔ دیکھتا ہے اپنے دوست سے ظلم اور سختی، جب خریدتا ہے نوجوان اونٹنی تو واقعی قابل مذمت ہوتا ہے پہلے شعر میں "قلیل" کا لام روی ہے اور دوسرے شعر میں "ذمیم" کا میم روی ہے اور دونوں کا مخرج ایک دوسرے سے بعید ہے بلکہ مخرج کے اعتبار سے مختلف ہیں۔

(۲) سناد: (اشعار کے قافیوں میں) روی سے پہلے حروف اور حرکات میں جن چیزوں کی رعایت کی جاتی ہے، ان میں اختلاف ہونا اور اس کی پانچ قسمیں ہیں، ان میں سے دو قسمیں حروف کے اعتبار سے ہیں اور تین قسمیں حرکات کے اعتبار سے۔

(۳) سناد الردف:

دو اشعار میں سے ایک میں ردف ہو دوسرے میں ردف نہ ہو یعنی ایک شعر میں "روی" سے پہلے حرف لین مد ہو اور دوسرے شعر میں روی سے پہلے حرف لین مد نہ ہو جیسے حسان کا شعر

وَسِنَادُ التَّأسِيسِ (١) : تَأسِيسُ اَحَدِهِمَا دُوْنَ الآخَرِ كَقَوْلِهِ:

يَا دَارَ مَيَّةَ اَسْلَمِي ثُمَّ اَسْلَمِي   فَخِنْدِفَ هَامَةُ هٰذَا الْعَالَمِ

اذا كنت فى حاجة مرسلا   وارسل حكيما ولا توصه

و ان ناب امر عليك التوى   فشاور لبيبا و لا تعصه

ناب: مشکل کام پیش آنا: التوی: مشکل کام

ترجمہ: جب تم کسی ضرورت سے کسی کو بھیجو، تو بھیجو دانا اور سمجھدار کو اور اسے وصیت نہ کرو (کیونکہ وہ جو مناسب ہوگا حکمت کے ساتھ انجام دے گا)

اگر پیش آئے تجھے مشکل کام اور مصیبت تو مشورہ کر ماہر عقلمند سے اور اس کی نافرمانی نہ کر

پہلے شعر میں "ردف"، واو کے ساتھ ہے جو "توصہ"، میں صاد سے پہلے ہے، اور دوسرے شعر میں یعنی تعصہ میں ردف نہیں ہے کیونکہ "صاد" سے پہلے "عین" ردف نہیں ہوسکتا ردف ہونے کیلئے حرف لین ہونا ضروری ہے اور عین حرف لین نہیں ہے۔

(۱) سناد التاسیس:

دو اشعار میں سے ایک شعر میں تاسیس ہو اور دوسرے شعر میں تاسیس نہ ہو (یعنی ایک شعر میں تاسیس کا الف ہوگا اور دوسرے شعر میں تاسیس کا الف نہیں ہوگا) جیسے شاعر کا قول ہے

يا دار مية اسلمي ثم اسلمي

فخندف هامة هذا العالم

تحقیق: "میۃ" شاعر کی محبوبہ کا نام ہے، ثم اسلمی پہلے اسلمی کی تاکید ہے، خندف" عرب کی ایک شریف عورت کا لقب، ھامہ: سر۔

ترجمہ: اے میہ محبوبہ کا گھر سلامتی کے ساتھ رہ، سلامت رہ۔ پس خندف یعنی شریف عورت (گویا اس دنیا کا دماغ ہے) تو میرے نزدیک خندف سے بھی عظیم ہے اس لئے تیرے گھر کیلئے سلامتی کی دعا کی۔

پہلے شعر میں "اسلمی" میں تاسیس نہیں ہے اور دوسرے شعر میں "عالم" میں تاسیس ہے یعنی عین اور لام کے درمیان تاسیس کے "الف" ہے۔

وَسِنَادُ الاِشْبَاعِ[1]: اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ الدَّخِيلِ كَقَوْلِهِ:

وَهُمْ طَرَدُوْا مِنْهَا بَلِيًّا فَاَصْبَحَتْ ... بَلِيٌّ بِوَادٍ مِنْ تِهَامَةَ غَائِرِ

وَهُمْ مَنَعُوْهَا مِنْ قُضَاعَةَ كُلِّهَا ... وَمِنْ مُضَرَ الْحَمْرَاءِ عِنْدَ التَّغَاوُرِ

---

(۱) سنادالاشباع

دو اشعار کے دخیل کی حرکت کا مختلف ہونا یعنی تاسیس کے بعد متحرک حرف کی حرکت میں اختلاف ہو اور یہ ایسی دو حرکتوں میں اختلاف ہو جو ثقیل ہونے میں ایک دوسرے کے قریب ہوں جیسے ضمہ کسرہ کے ساتھ، یا ثقیل ہونے میں ایک دوسرے سے بعید ہوں جیسے فتحہ ضمہ یا کسرہ کے ساتھ جیسے نابغہ کا شعر ہے:

وهم طردوا منها بليا فاصبحت ... بلي بواد من تهامة غائر

وهم منعوها من قضاعة كلها ... ومن مضر الحمراء عند التغاور

تحقیق: "وهم طردوا"، کی ضمیر سابقہ شعر کی "قوم" کی طرف راجع ہے، منھا کی ضمیر کھجور کے باغ کی طرف راجع ہے جو سابقہ شعر میں مذکور ہے "بلیا قبیلہ کا نام ہے تھامۃ: سرزمین عرب کا نشیبی حصہ، غائر: نشیبی۔ قضاعۃ: یمن کے ایک قبیلہ کا باپ۔ مضر: ایک آدمی کا نام ہے۔ تغاور: اغار کے معنی میں ہے۔

ترجمہ: انہوں نے دھتکار دیا ہے کھجور کے باغ سے بلی قبیلہ کو، پس ہو گیا ہے قبیلہ بلی تہامہ کی نشیبی وادی میں۔

اور انہوں نے منع کیا ہے اس باغ سے تمام قضاعہ کو اور روک دیا ہے مضر حمرا کو لوٹ ڈالتے وقت پہلے شعر میں دخیل یعنی "غائر" کا ہمزہ مکسور ہے اور دوسرے شعر میں دخیل یعنی تغاور کا واو مضموم ہے۔

وَسِنَادُ الْحَذْوِ[۱] : اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ مَا قَبْلَ الرِّدْفِ كَقَوْلِهِ:

لَقَدْ اَلِجَ الْخِبَاءَ عَلَى جَوَارٍ ۔ كَاَنَّ عُيُوْنَهُنَّ عُيُوْنُ عِيْنِ
كَاَنِّيْ بَيْنَ خَافِيَتَيْ عُقَابٍ ۔ تُرِيْدُ حَمَامَةً فِي يَوْمِ غَيْنِ

وَسِنَادُ التَّوْجِيْهِ[۲] : اِخْتِلَافُ حَرَكَةِ مَا قَبْلَ الرَّوِيِّ الْمُقَيَّدِ كَقَوْلِهِ:

....

(۱) سناد الحذو:

ردف سے پہلے کی حرکت کا مختلف ہونا یعنی روی سے پہلے جو حرف مد ہے اس سے پہلے حرف کی حرکت مختلف ہو جیسے۔

لقد الج الخباء علی جوار ۔ کان عیونهن عیون عین
کانی بین خافیتی عقاب ۔ نرید حمامة فی یوم غین

تحقیق: خباء خیمے۔ جوار: جوان عورتیں ،عین: نیل گائے۔ خافیتی: خافیة کی تثنیہ ہے دو پروں کے درمیان ۔غین۔ غیم ابر۔

ترجمہ: بلاشبہ میں داخل ہوا خیمے میں جوان عورتوں کے پاس، گویا کہ ان عورتوں کی آنکھیں نیل گائے کی آنکھوں کی طرح کالی ہیں۔

گویا کہ میں عقاب پرندہ کے دو پروں کے درمیان میں ہوں جو حملہ کا ارادہ کرے کبوتر پر ابر آلود دن میں۔

پہلے شعر میں ''عین'' کی یاء ردف ہے اور اس سے پہلے عین میں کسرہ ہے۔ اور دوسرے شعر میں غین، کی یاء ردف ہے اور اس سے پہلے غین پر فتح ہے۔

(۲) سناد التوجیہ: روی مقید سے پہلے حرف کی حرکت کا مختلف ہونا جیسے روبہ کے شعر میں:

......☆......☆......☆......

وَقَاتِمِ الاَعْمَاقِ خَاوِیْ الْمُخْتَرَقْ   اَ لْفَ شَتّٰی لَیْسَ بِالرَّاعِیِ الْحَمِقْ

شَذَّابَۃٌ عَنْھَا شَذَی الرَّبْعِ السُّحُقْ

وَھٰذَا آخِرُ مَا اَوْرَدْنَاہُ فِی ھٰذَا الْمُؤَلَّفِ، وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

....

وقاتم الاعماق خاوی المخترق   مشتبہ الاعلام لماع الخفق

(۲) الف شتی لیس بالراعی الحمق

(۳) شذ ابۃ عنھا شذی الربع السحق.

تحقیق: وقاتم میں واو بمعنی رب ہے، قاتم: غبار آلود: اعماق، عمق کی جمع ہے، میدان کے اطراف۔ مخترق: راستہ۔ اعلام علم کی جمع ہے بمعنی پہاڑ۔ الخفق: اضطراب، خاوی، خالی۔

ترجمہ: بہت سے میدان کے اطراف غبار آلود ہیں، اور راستے خالی ہیں۔

ان کے نشانات مشتبہ اور مٹے ہوئے ہیں اور ان کی زمین سراب کی وجہ سے چمکتی ہے۔

(۲) اس نے جمع کر لیا ہے متفرق اشیاء کو مختلف حیوانوں کو وہ احمق راعی نہیں ہے ان کو جمع کرنے کے بعد ضائع کر دے)

(۳) شذابۃ: کاٹنا۔ الربع: جگہ: مراد، گدھا، السحق: بعید

ترجمہ: وہ دور کرتی ہے اس سے بعید جگہ کی تکلیف کو۔

اس میں پہلے شعر میں مخترق، میں "ق" روی مقید ہے اس سے پہلے را پر زبر ہے اور دوسرے شعر میں "حمق" میں ق روی مقید ہے، اس سے پہلے "م" پر زیر ہے اور تیسرے شعر میں "سحق" میں ق روی مقید ہے اس سے پہلے "حاء" پر پیش ہے۔

یہ اختتامی بات جو ہم نے بیان کی اس رسالہ میں اور بکثرت درود سلام ہو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل واصحاب پر۔

......☆......☆......☆......